سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ | Monthly Magazine | Faizan-e-Madina

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

ستمبر 2026ء / ربیعُ الآخر 1448ھ

7 ستمبر

یومِ تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت

2 ستمبر

یومِ دعوتِ اسلامی

مبارک ہو

- عقیدۂ ختمِ نبوت اور قرآن 4
- امیرِ اہلِ سنت کا 45 سالہ استقلال اور اس کے عالمی نتائج 15
- غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحتیں 27
- مکار بڑھا 58
- بیٹیوں کو توکل علی اللہ کی تربیت دیں 60

شعبہ روحانی عِلاج

اللہ پاک کے پیارے حبیب صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّنْفَعَ اَخَاہُ فَلْیَنْفَعْہُ یعنی تم میں جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچا سکے تو اسے چاہیے کہ اس کو پہنچائے۔ (مسلم، ص931، حدیث:5731)

الحمدُ للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کا "شعبہ روحانی علاج" دکھیاری اُمّت کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت مسلمانوں کا اَوراد و وَظائف اور تعویذات کے ذریعے روحانی مسائل حل کرتا اور ان کی مشکلات دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ پاک کے فضل و کرم سے لاکھوں عاشقانِ رسول اس سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

دنیا بھر میں قائم **روحانی علاج کے بستوں** پر اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے لیے الگ الگ انتظام کے ساتھ تعویذات، اَوراد و وظائف اور روحانی مشورے بلا معاوضہ فراہم کیے جاتے ہیں۔

استخارہ سروس کے ذریعے بالمشافہ، فون، ای میل اور واٹس ایپ کے ذریعے شرعی اصولوں کے مطابق استخارہ کیا جاتا ہے، تاکہ ہر شخص آسانی سے اس سہولت سے استفادہ کر سکے۔

مدنی چینل پر نشر ہونے والا سلسلہ **"روحانی علاج و استخارہ"** ناظرین کو براہِ راست استخارہ، روحانی مسائل کے حل کے لیے اوراد و وظائف پر مشتمل جوابات فراہم کرتا ہے۔

کاٹ سروس کے ذریعے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موصول ہونے والے مسائل کے مطابق نظرِ بد، جادو، جنات، مختلف بیماریوں اور دیگر پریشانیوں کے لیے کاٹ کا عمل کیا جاتا ہے۔

واٹس ایپ، فیس بک اور دیگر آن لائن ذرائع کے ذریعے روزانہ روحانی علاج، مسنون دعائیں، وظائف اور اصلاحی پیغامات ہزاروں افراد تک پہنچائے جاتے ہیں۔

Online Rohani Ilaj & Istikhara موبائل ایپ کے ذریعے تعویذات، استخارہ، روحانی علاج اور دیگر خدمات چند لمحوں میں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ اور موبائل سروسز کے ذریعے متعدد آن لائن سہولیات، بشمول **Free Home Delivery** بھی مہیا کی گئی ہیں تاکہ ضرورت مند افراد تک یہ خدمات آسانی سے پہنچ سکیں۔

ان تمام خدمات کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ تعویذات، استخارہ، روحانی علاج، آن لائن کاٹ اور دیگر تمام سہولیات مکمل طور پر فی سبیل اللہ اور بلا معاوضہ فراہم کی جاتی ہیں، تاکہ ہر ضرورت مند شخص بآسانی ان سے فائدہ اٹھا سکے۔

روحانی علاج کے واٹس ایپ گروپس میں شامل ہونے کے لیے اِس نمبر 923105719226+ پر واٹس ایپ کیجیے اور فیس بک پر یہ لنک وزٹ کیجیے:

www.facebook.com/RohaniIlajIstikhara

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

ستمبر 2026ء / ربیعُ الآخر 1448ھ

جلد: 10 شمارہ: 09

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

چیف ایڈیٹر	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شعبہ ذمہ دار	مولانا بلال حسین عطاری مدنی
ذمہ دار شعبہ ڈیزائننگ	مولانا حفیظ الرحمٰن عطاری مدنی
شرعی مفتش	مفتی محمد انس رضا قادری
گرافکس ڈیزائنر	شاہد علی حسن عطاری

بفیضانِ نظر: سراجُ الْاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

آراء و تجاویز کے لیے

+922111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923103330935

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net

قیمت: رنگین شمارہ: 220 روپے سادہ شمارہ: 110 روپے

ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات: رنگین شمارہ: 3700 روپے سادہ شمارہ: 2300 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 10 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3200 روپے سادہ شمارہ: 1800 سو روپے

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لیے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قراٰن وحدیث	1	عقیدۂ ختمِ نبوت اور قرآن	مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی	4
	2	مؤمن کے لیے سب سے بڑا انعام	مولانا اعجاز نواز عطّاری مدنی	8
فیضانِ سیرت	3	رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بات کرنے کا انداز	مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی	10
مدنی مذاکرے کے سوال جواب	4	سب سے پہلے اور سب سے آخری نبی کون؟ مع دیگر سوالات	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّارؔ قادری	13
	5	امیرِ اہلِ سنت کا 45 سالہ استقلال اور اس کے عالمی نتائج	مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی	15
	6	امیرِ اہلِ سنّت کا پیغام اساتذہ کے نام	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّارؔ قادری	18
دارالافتاء اہلِ سنّت	7	بوقتِ دعا دونوں ہاتھ ملانا درست ہے یا جُدا رکھنا؟ مع دیگر سوالات	مفتی فضیل رضا عطاری	20
مختلف مضامین	8	اسلامی معاشرے میں عزتِ نفس کا تحفظ	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری	22
	9	کردار کی عظمت	حاجی محمد امین عطّاری	25
	10	غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحتیں	مولانا بلال حسین عطاری مدنی	27
	11	محاسن اسلام کی عملی تصویر: "دعوتِ اسلامی"	مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی	30
تاجروں کے لئے	12	احکامِ تجارت	مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی	35
بزرگانِ دین کی سیرت	13	حضرت سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہما	مولانا عدنان احمد عطاری مدنی	37
	14	حضرت عبد الرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہما	مولانا اویس یامین عطّاری مدنی	40
	15	اپنے بزرگوں کو یاد رکھیے	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی	41
متفرق	16	رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غذائیں (حیس)	مولانا ابو محمد عطّاری مدنی	43
	17	حسین لمحات کی کچھ یادیں	مولانا سید بہرام حسین عطّاری مدنی	45
قارئین کے صفحات	18	نئے لکھاری	محمد امیر حمزہ عطاری / محمد دانیال / محمد زاہد رضا عطاری	47
	19	آپ کے تأثرات		53
بچّوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	20	راز کی حفاظت کیجیے	مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی	54
	21	باغ کے پھلوں کی درست مقدار بتادی	مولانا سیّد عمران اختر عطّاری مدنی	55
	22	مکار بڑھا	مولانا حیدر علی مدنی	58
اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	23	بیٹیوں کو توکل علی اللہ کی تربیت دیں	اُمِّ میلاد عطاریہ	60
	24	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	مفتی فضیل رضا عطاری	62
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے!	25	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	مولانا حسین علاؤالدین عطّاری مدنی	63

Go To Index

قرآنی تعلیمات

عقیدۂ ختمِ نبوّت اور قرآن

مولانا ابوالنور راشد علی عطّاری مَدَنی*

عقیدۂ ختمِ نبوت ضروریاتِ دین میں سے ہے، جس پر امتِ مسلمہ کا تواتر کے ساتھ اجماع چلا آرہا ہے۔ قرآن حکیم کی کثیر آیات ایسی ہیں جو صراحتاً یا اشارۃً واستنباطاً اس حقیقت پر دلالت کرتی ہیں کہ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور آخری رسول ہیں اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے بعد قیامت تک کوئی کسی طرح کا نیا نبی مبعوث نہیں ہوگا۔ اس مفہوم کی آیات کو چند عوانات کے تحت ذکر کیا جاتا ہے:

1 خاتم النبیین

قرآنِ کریم کی وہ آیتِ مبارکہ جس میں رسولِ اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو صراحت کے ساتھ "خاتمُ النبیین" فرمایا گیا ہے، عقیدۂ ختمِ نبوت کی سب سے واضح، قطعی اور بنیادی دلیل ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠(۴۰)﴾ ترجَمۂ کنزُ العِرفان: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔[1]

توضیح: اس آیتِ کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو "خاتم النبیین" کے لقب سے یاد فرماکر یہ اعلان فرمادیا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ہی جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کی آخری کڑی ہیں۔ "خاتم النبیین" کا لغوی و اصطلاحی مفہوم یہی ہے کہ نبوت کا سلسلہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم پر ختم ہوگیا، اور اب آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔

امتِ مسلمہ کے ہر دور کے مفسرین، محدثین، فقہاء اور متکلمین کا اس کے مفہوم پر اجماع رہا ہے کہ حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، اور خاتم النبیین کا معنیٰ و مفہوم بھی یہی ہے۔

ختمِ نُبوّت کے منکرین اس آیتِ مبارکہ کے الفاظ "خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" کے معنیٰ میں طرح طرح کی بے بنیاد، جھوٹی اور دھوکا پر مبنی تاویلاتِ فاسدہ کرتے ہیں جو کہ قرآن، احادیث، فرامین و اجماعِ صحابہ اور مفسرین، محدثین، محققین، متکلمین اور ساری اُمّتِ محمّدیہ کے خلاف ہیں، چنانچہ مُفسّرِ قرآن ابو جعفر محمد بن

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایم فِل علومِ اسلامیہ
ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

Go To Index

جریر طبری (وفات:310ھ)، ابو الحسن علی بن محمد بغدادی ماوردی (وفات:450ھ)، ابو الحسن علی بن احمد واحدی نیشاپوری شافعی (وفات: 468ھ)، ابو المظفر منصور بن محمد المروزی سمعانی شافعی (وفات:489ھ)، محیُّ السُّنّۃ ابو محمد حسین بن مسعود بغوی (وفات: 510ھ)، ابو محمد عبدُالحق بن غالب اندلسی محاربی (وفات:542ھ)، سلطانُ العلماء ابو محمد عزالدین عبد العزیز بن عبد السلام سلمی دمشقی (وفات: 660ھ)، ناصرُ الدّین ابوسعید عبدُ اللہ بن عمر شیرازی بیضاوی (وفات: 685ھ)، ابو البرکات عبدُ اللہ بن احمد نسفی (وفات:710ھ)، ابو القاسم محمد بن احمد بن محمد الکلبی غرناطی (وفات: 741ھ)، ابو عبدُ اللہ محمد بن محمد بن عرفہ ورغمی مالکی (وفات: 803ھ)، جلال الدّین محمد بن احمد محلی (وفات:864ھ) اور ابو السعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفٰی (وفات:982ھ) رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اَجمعین سمیت دیگر کثیر مفسرینِ کرام نے اس آیت کی تفسیر میں ہمارے پیارے آقا محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آخری نبی ہونے کی تصریح و تاکید فرمائی ہے۔

2 اکمالِ دین و اتمامِ نعمتِ نبوت

قرآنِ کریم، فرقانِ حمید میں اللہ تعالٰی نے دینِ اسلام کی تکمیل، اپنی نعمت کے اتمام اور شریعتِ محمدیہ کے کامل و مکمل ہونے کا واضح اعلان فرمایا ہے۔ یہ اعلان ختمِ نبوت پر نہایت مضبوط اور واضح دلیل ہے، کیونکہ جب دین اپنی تکمیل کو پہنچ گیا، نعمتِ ہدایت مکمل ہوگئی اور اللہ تعالٰی نے اسلام کو ہمیشہ کے لیے پسندیدہ دین قرار دے دیا، تو اس کے بعد کسی نئے نبی، نئی وحی یا نئی شریعت کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اللہ کریم فرماتا ہے: ﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔[2]

توضیح: اس آیتِ کریمہ کا نزول حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا، اور روایات کے مطابق اس کے نزول کے بعد نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 81 دن حیات رہے، اور اس کے بعد کوئی حکمِ حلال و حرام نازل نہیں ہوا۔ نکتہ یہ ہے کہ ہر نبی اپنے اپنے زمانے کی ضرورت کے مطابق دینی احکام لے کر آتا رہا، اور ہر نبی اپنے بعد آنے والے نبی کی خبر دیتا رہا، یہاں تک کہ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مبعوث ہوئے اور آپ پر نزولِ وحی کے اختتام کے ساتھ ہی دین اپنی تکمیل کو پہنچ گیا۔

جب "نعمتِ نبوت" کو تمام کر دیا گیا تو اس کے بعد نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے اور نہ سلسلۂ وحی جاری رہ سکتا ہے، کیونکہ اکمالِ دین اور نبوتِ جدید ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔ حافظ ابن کثیر نے اس آیت کے تحت واضح تحریر فرمایا ہے: هذه اكبر نعم الله تعالى على هذه الامة، حيث اكمل تعالى لهم دينهم، فلا يحتاجون الى دين غيره، ولا الى نبي غير نبيهم صلوات الله و سلامه عليه، ولهذا جعله الله تعالى خاتم الانبياء وبعثه الى الانس والجن

ترجمہ: یہ اس امت پر اللہ تعالٰی کی سب سے بڑی نعمت ہے کہ اس نے ان کے لیے دین کو کامل فرمایا، لہٰذا امتِ محمدیہ نہ کسی اور دین کی محتاج ہے اور نہ کسی نبی کی، اور اسی لیے اللہ عزوجل نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خاتم النبیین بنایا اور تمام جن و بشر کی طرف مبعوث فرمایا۔[3]

3 عالمگیریت و آخریتِ رسالت

قرآنِ کریم کی متعدد آیات میں ہے کہ رسولِ اکرم حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رسالت تمام انسانیت بلکہ جن و انس دونوں کے لیے عالمگیر اور دائمی ہے کسی خاص قوم، زمانے یا مکان کے ساتھ خاص نہیں۔ چنانچہ جب آپ کی رسالت پوری کائنات کے لیے قیامت تک کافی ہے تو اس کے بعد کسی

اور نبی یا رسول کی گنجائش باقی نہیں رہتی، کیونکہ اگر کوئی نیا نبی آئے تو لازماً وہ کسی خاص علاقے یا زمانے کے لیے مخصوص ہوگا، جو رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عالمگیر رسالت کی نفی ہے۔

آیئے ذیل میں ان آیاتِ مبارکہ کا مطالعہ کرتے ہیں:

تمام انسانیت کے لیے بشیر و نذیر

﴿وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ(۲۸)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔[4]

توضیح: اس آیت میں لفظ ”كَآفَّةً لِّلنَّاسِ“ پر زور دیا گیا ہے، یعنی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بعثت کسی خاص قوم کے لیے نہیں بلکہ سب انسانوں کے لیے بغیر کسی استثنا کے ہے۔ ماقبل تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے رہے، جیسا کہ خود قرآن کریم میں متعدد مقامات پر ”اخاھم“ اور ”الٰی عاد“ یا ”الٰی ثمود“ وغیرہ کے الفاظ سے واضح ہے۔ اب قیامت تک کسی نئے نبی کی ضرورت باقی نہیں، کیونکہ رسالتِ محمدیہ ہر زمانے اور ہر مکان کے انسانوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اگر بفرضِ محال آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نیا نبی مبعوث ہو تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ آپ کی رسالتِ عامہ محدود ہو کر رہ جائے، جو خود آیت کے صریح مفہوم کے خلاف ہے۔

میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں

﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں۔[5]

توضیح: یہ آیت سورۃ سبا کی مذکورہ بالا آیت کی ہم معنی اور اس کی تائید ہے۔ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حکم دیا گیا کہ وہ انسانیت کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی رسالت کے تمام جن و انس کے لیے عام ہونے کا اعلان فرمائیں۔ خود آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے قول سے بھی اسے بیان فرمایا: ”اَنَا رَسُوْلُ مَنْ اَدْرَكْتُ حَیًّا وَمَنْ یُّوْلَدُ بَعْدِیْ“ یعنی میں اس کی طرف بھی رسول ہوں جسے میں اپنی زندگی میں پاؤں اور اس کی طرف بھی جو میرے بعد پیدا ہو۔[6]

رحمۃ للعالمین

﴿وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ(۱۰۷)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔[7]

توضیح: اس آیت میں ”العالمین“ کا لفظ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رحمت کے دائرے کے تمام جہانوں تک وسیع ہونے کو بیان کرتا ہے، اور اس کا تقاضا ہے کہ آپ پر ایمان لانے کا حکم بھی تمام جہان والوں کو دیا جارہا ہے، جبکہ آپ سے پہلے کوئی بھی ایسے نبی یا رسول تشریف نہیں لائے جن کی رحمت یا نبوت یا ایمان کی دعوت تمام جہان والوں کے لیے ہو۔ چنانچہ اب اگر کوئی یہ کہے کہ محمدِ عربی رحمۃ للعالمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد بھی کوئی نیا نبی آسکتا ہے تو یہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خاصہ ”رحمۃ للعالمین“ کے منافی ہے، کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اب صرف آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لانا کافی نہیں رہا۔ لہٰذا ”رحمۃ للعالمین“ کا تقاضا یہی ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

تمام جہانوں کے لیے نذیر

﴿تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا(۱)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سُنانے والا ہو۔[8]

توضیح: اس آیت میں نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے منصبِ

Go To Index

اِنذار کو بھی "للعالمین" یعنی عالمگیر قرار دیا گیا ہے، اور اس منصب کا ذریعہ خود قرآن کریم کو بتایا گیا ہے، جو کہ حق و باطل کے لیے فرقان یعنی فرق و فاصلہ کرنے والا ہے۔ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِنذار کسی خاص علاقے یا زمانے تک محدود نہیں بلکہ قرآن کے ذریعے تا قیامت جاری رہنے والا ہے۔ چونکہ قرآن کریم قیامت تک کے لیے کتابِ ہدایت ہے، اور اسی قرآن کے ذریعے آپ کا انذار تمام جہانوں تک پہنچتا ہے، اس لیے اس عالمگیر و دائمی منصبِ انذار کے بعد کسی نئے نبی کے ذریعے نئے انذار کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

قرآن کے ذریعے قیامت تک اِنذار

﴿وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ مَنْۢ بَلَغَ ؕ﴾

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں اور جن جن کو پہنچے۔[9]

توضیح: اس آیت میں "ومن بلغ" کا فقرہ نہایت وسیع المعنی ہے، یعنی نہ صرف موجودہ زمانے کے لوگ بلکہ ہر وہ شخص جس تک قرآن کریم کا پیغام پہنچے، وہ اسی انذارِ محمدی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دائرے میں شامل ہے، خواہ وہ قیامت تک کسی بھی زمانے میں پیدا ہو۔ اس سے یہ واضح ہے کہ قرآن کریم اور اس کے ذریعے دیا جانے والا انذار قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے کافی و شافی ہے، اور کسی نئے نبی کے ذریعے نئے انذار کی حاجت باقی نہیں رہتی، کیونکہ خود قرآن نے یہ ذمہ داری قیامت تک کے لیے سنبھال لی ہے۔

خلاصہ آیات: ان تمام آیات پر مجموعی نظر ڈالنے سے واضح ہوتا ہے کہ قرآنِ کریم نے نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رسالت کو ایسی جامع، عالمگیر اور دائمی حیثیت عطا فرمائی ہے کہ اس کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ چنانچہ "كَآفَّةً لِّلنَّاسِ" (سب انسانوں کے لیے)، "اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا" (تم سب کی طرف)، "رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" (تمام جہانوں کے لیے رحمت)، "لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا" (تمام جہانوں کے لیے ڈرانے والا)، "وَمَنْۢ بَلَغَ" (جس جس تک قرآن پہنچے)، جنات کے ایمان لانے اور اپنی قوم میں دعوت پہنچانے سے ثابت ہونے والی جن و انس دونوں کے لیے عالمگیر رسالت، اور اہلِ مکہ کے لیے آخری اور مکمل مرکزِ ہدایت کی حیثیت جیسے الفاظ و مضامین اس حقیقت کو نمایاں کرتے ہیں کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعوت ہر قوم، ہر نسل، ہر زمانے، ہر خطے اور تمام مکلف مخلوقات پر محیط ہے۔ لہٰذا اگر بالفرض آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نیا نبی مبعوث ہوتا تو اس پر ایمان لانا بھی نجات کے لیے لازم قرار پاتا، جس سے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رسالت کا ساری کائنات کے لیے کافی ہونا باقی نہ رہتا۔ ایسی صورت میں "كَآفَّةً لِّلنَّاسِ" کا عموم، "اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا" کی شمولیت، "رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" کی عالمگیر رحمت، "لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا" کے دائمی منصبِ اِنذار، "وَمَنْۢ بَلَغَ" کے قیامت تک جاری رہنے والے قرآنی اِنذار، اور جن و انس دونوں کے لیے رسالتِ محمدیہ کی جامعیت، سب کے سب اپنے کامل مفہوم کے اعتبار سے متاثر ہو جاتے۔

اس لیے ان تمام آیات کا مجموعی تقاضا یہی ہے کہ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رسالت ہی قیامت تک تمام انسانوں اور جنات کے لیے کافی، کامل، عالمگیر اور دائمی رسالت ہے، اور اسی بنا پر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی نئے نبی یا نئی نبوت کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

---

(1) پ22، الاحزاب:40 (2) پ6، المآئدۃ:3 (3) تفسیر ابن کثیر، 3/22، المآئدۃ، تحت الآیۃ:3 (4) پ22، سبا:28 (5) پ9، الاعراف:158 (6) الطبقات الکبیر لابن سعد، 1/162 (7) پ17، الانبیآء:107 (8) پ18، الفرقان:1 (9) پ7، الانعام:19

مؤمن کے لیے سب سے بڑا انعام

مولانا اعجاز نواز عطّاری مَدَنی*

حضرت سیّدُنا جریر بن عبد اللہ بَجَلی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر ہم سے فرمایا: اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا۔

ترجمہ: تم یقیناً اپنے کریم ربّ کا دیدار کرو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی مشقت نہیں ہورہی۔ اگر تم سے ہوسکے تو طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب سے قبل کی نماز میں ہرگز مغلوب نہ ہونا (یعنی فجر و عصر کی نماز ہرگز ترک نہ کرنا)۔[1]

جنتیوں کے لیے سب سے بڑی نعمت

علامہ ابنِ کمال پاشا حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت شرح ریاض الصالحین میں فرماتے ہیں: آخرت میں اہلِ ایمان کو دیدارِ الٰہی ہو گا اس پر تمام اہلِ سنت کا اِجماع ہے۔ قراٰن و سنت، اِجماعِ صحابہ اور سلف صالحین سے یہ بات ثابت ہے کہ مؤمنین کو آخرت میں دیدارِ الٰہی ہو گا۔ بیس صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے اس بارے میں احادیث مروی ہیں اور آیاتِ قراٰنیہ تو اس بارے میں مشہور ہیں۔[2]

شیخ عبد الحق محدثِ دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تمام اہلِ حق کا اس بات پر اجماع ہے کہ آخرت میں اہلِ ایمان کو دیدارِ الٰہی کی دولت نصیب ہو گی۔ انسان، ملائکہ، جنّات، مرد، عورتیں سبھی اس نعمت سے مشرّف ہوں گے۔ دیدارِ الٰہی کی اس عظیم نعمت سے صرف جنّتی ہی مشرف ہوا کریں گے، البتہ میدانِ محشر میں سب دیکھیں گے کیا مؤمن کیا کافر سب کو دیدار ہو گا پھر کفار ہمیشہ کے لیے دور و محروم ہوجائیں گے، اور دائمی حسرت و ندامت ان کا مقدر ہو گی۔ نمازوں کی پابندی سے دیدارِ الٰہی کی لیاقت (صلاحیت) پیدا ہوتی ہے۔ دیدارِ الٰہی کے وقت ایسا نہیں ہو گا کہ بعض دیکھیں اور بعض نہ دیکھیں بلکہ جس طرح چودھویں کا چاند نہایت ہی واضح اور ظاہر ہوتا ہے کثیر مجمع بھی بغیر مشقت کے دیکھ لیتا ہے اسی طرح اللہ ربُّ العزت کا دیدار بھی نہایت ہی ظاہر و کامل ہو گا وہاں ہجوم و مجمع کی وجہ سے کسی کو دیکھنے میں مشقت و رکاوٹ نہ ہو گی۔[3]

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرَّحمہ فرماتے ہیں: دنیا کی زندگی میں اللہ عزَّوجلَّ کا دیدار نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کے لیے خاص ہے اور آخرت میں ہر سنی مسلمان کے لیے ممکن بلکہ واقع۔ رہا قلبی دیدار یا خواب میں، یہ دیگر انبیا علیہم السلام بلکہ اولیا کے لیے بھی حاصل ہے۔[4]

حدیثِ مذکور میں موجود تشبیہ کی وضاحت

حدیثِ پاک میں ہے: ”تم اپنے رب کو ایسے دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔“ یعنی آخرت میں اللہ پاک کا دیدار اس طرح شک و شبہ سے بالاتر ہو گا جیسے چاند کا دیکھنا شک و شبہ سے بالاتر ہوتا ہے۔ (اللہ پاک کی ذات سمت و جہت اور حدود سے پاک ہے اس لیے یہاں تشبیہ سے) یہ ہرگز مراد نہیں کہ جس طرح

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، اسلامک ریسرچ سنٹر المدینۃ العلمیہ کراچی

چاند ایک مخصوص جہت وحَد میں سامنے نظر آتا ہے اسی طرح اللہ پاک کی ذات بھی ہو گی۔[5]

فجر وعصر میں سستی سے بچنا

لَمعات شرح مشکاۃ میں ہے: ”تم فجر وعصر کی نماز میں مغلوب نہ ہونا یعنی سُستی و آرام طلبی تم پر اس طرح غالب نہ آئے کہ یہ دونوں نمازیں ہی چھوڑ دو۔ فجر وعصر کی تخصیص ان کی افضلیت کی بنا پر ہے، ورنہ تمام نمازوں کا یہی حکم ہے کہ ان میں سے کسی میں بھی سستی نہ کی جائے۔“[6]

ان دو نمازوں کو خصوصیت سے ذکر کرنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ دیدارِ الٰہی ان ہی اوقات میں ہو گا۔[7] ان دو نمازوں پر پابندی اس دیدار کی لیاقت و قابلیت پیدا کرے گی۔[8]

فجر وعصر کا اجرِ عظیم

فیوضُ الباری میں ہے: رہی یہ بات کہ یہ دیدار کیسے ہو گا، اس کی کیفیت کیا ہو گی، ذات کا دیدار ہو گا یا تجلّی کی رُویت ہو گی؟ تو اس کے متعلق ایک مسلمان کے لیے بس اتنا جاننا اور ماننا کافی ہے کہ دیدار ہو گا۔ رہی اس کی حقیقت وماہیت و کیفیت تو یہ نہ بیان ہو سکتی ہے اور نہ بیان کی جاسکتی ہے اور نہ اس کی تہہ تک پہنچنے کا ہمیں مکلّف بنایا گیا ہے۔ رُویتِ الٰہی (دیدارِ الٰہی) کے ذکر کے وقت فجر وعصر کے ذِکر کی مناسبت یہ ہے کہ نماز افضل عبادات سے ہے اور عصر وفجر کی اہمیت و عظمت بہت زیادہ ہے، کیونکہ یہ وقت فرشتوں کے اجتماع واعمال کے اٹھنے کا ہے، لہٰذا ایسے افضل واعلیٰ عمل کا ثواب بھی افضل ہونا چاہیے اور وہ ہے دیدارِ الٰہی جو تمام اُخروی نعمتوں سے افضل واکمل اعلیٰ وارفع ہے۔[9]

ہر مومن دیدارِ الٰہی سے مُشرّف ہو گا

حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دنیا میں بندے اللہ تعالیٰ کو بصیرت یعنی نورِ قلبی سے دیکھتے ہیں اسے جانتے پہچانتے ہیں، آخرت میں اسے بصارت یعنی نورِ نگاہ سے دیکھیں گے کہ وہاں بصارت میں بصیرت ہو گی۔ دنیا میں خواب میں دیدارِ الٰہی ہو سکتا ہے بلکہ ہوتا ہے۔ ہمارے امام اعظم نے ایک سو بار ربّ کو خواب میں دیکھا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ نے خواب میں اللہ پاک کو دیکھا تو پوچھا: الٰہی! کون سی عبادت افضل ہے؟ فرمایا: تلاوتِ قرآن، دوسری بار پھر دیکھا، پوچھا: الٰہی! معنیٰ سمجھ کر تلاوت افضل ہے یا بغیر سمجھے بھی؟ فرمایا: ہر طرح افضل ہے۔ یہ حدیث عامۃ المسلمین کی دلیل ہے کہ مومن ربّ تعالیٰ کو محشر میں بھی آنکھوں سے دیکھیں گے اور جنت میں بھی دیکھا کریں گے۔[10]

ایک عاشقِ رسول کا عشق بھرا انداز

حدیثِ پاک میں ہے: ”تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چودھویں کے چاند کو دیکھا“ چاند دیکھنے کی اس کیفیت کو ایک عاشقِ رسول نے کس عشق بھرے انداز میں بیان کیا ہے، ملاحظہ فرمایئے: چنانچہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چودھویں کے چاند کو دیکھا) یعنی رحمٰن کے چاند نے آسمان کے چاند کو دیکھا۔ ڈوبنے والے گہنے چاند کو اس چاند نے دیکھا جو نہ غروب ہو نہ گہنے۔ ظاہر کے چمکانے والے چاند کو اس چاند نے دیکھا جو دل و جان، رُوح و ایمان کو چمکاتا ہے۔ رات میں چمکنے والے چاند کو اُس چاند نے دیکھا جو ابدُ الآباد تک ہر وقت دن رات چمکتا ہے اور چمکے گا، میں کیا کہوں مجھے الفاظ بھی نہیں ملتے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِكْ عَلٰى بَدْرِ النُّبُوَّةِ وَشَمْسِ الرِّسَالَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یوں کہہ لو کہ اُس چاند کو جو سورج سے چمکتا ہے اس چاند نے دیکھا جو سورج کو چمکاتا ہے جو دِلوں پر دن نکال دیتا ہے۔[11]

اللہ پاک ہمیں آخرت میں دیدارِ الٰہی کی نعمت سے سرفراز فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بخاری، 4/334، حدیث: 4851-7434 (2) الفوائد المترعۃ الحیاض، 5/56، تحت الحدیث: 1051 (3) دیکھیے: اشعۃ اللمعات، 4/449، 448 (4) بہار شریعت، 1/21، 20 (5) اشعۃ اللمعات، 4/449 (6) لمعات التنقیح، 9/138، تحت الحدیث: 5655 (7) اشعۃ اللمعات، 4/450 (8) مراٰۃ المناجیح، 7/518 (9) فیوض الباری، 3/248 (10) مراٰۃ المناجیح، 7/516، 517 (11) مراٰۃ المناجیح، 7/517۔

آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ گفتگو

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

صحیح اور دانش مندانہ گفتگو پختہ علم کی نشانی ہوتی ہے، جس کا علمی رسوخ جتنا زیادہ ہوتا ہے اُس کی گفتگو اُتنی ہی شاندار، مفید اور نتیجہ خیز ہوا کرتی ہے۔ آیئے! اِس بنیادی نکتے کو ذہن میں رکھ کر ہم قرآنِ کریم کھولتے ہیں اور سورۂ رحمٰن کی پہلی آیت پڑھتے ہیں:

﴿اَلرَّحْمٰنُ(۱) عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ(۲) خَلَقَ الْاِنْسَانَ(۳) عَلَّمَهُ الْبَیَانَ(۴)﴾

ترجمۂ کنز الایمان: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ماکان وما یکون (یعنی جو ہو چکا ہے اور جو ہوگا) کا بیان اُنہیں سکھایا۔[1]

اور جو قرآنِ کریم سکھایا اُس کی شان بیان کرتے ہوئے ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔[2]

اب ذرا اس بات پر غور فرمایئے کہ ربُّ العالمین نے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خود علم سکھایا ہو اور قرآن جیسا معجزانہ کلام اُن پر نازل فرمایا ہو تو اُن کی گفتگو کی خوب صورتی و دل کشی اور کمال کا عالم کیا ہوگا! مصطفےٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گفتگو کو محفوظ کرنے، سمجھنے، اِس پر غور و فکر کرنے میں دنیا کے ذہین ترین لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ سیّدِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیث ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ بولنا کب چاہیے، کیسے چاہیے اور کیا اور کتنا چاہیے؟ آیئے! اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اندازِ گفتگو کا مطالعہ کرتے ہیں:

1 بوقتِ ضرورت گفتگو

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اکثر اوقات خاموش رہتے تھے بلا ضرورت گفتگو نہ فرماتے تھے۔[3] رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خاموشی کی ترغیب یوں دلائی ہے: جو چپ رہا اُس نے نجات پائی۔[4] جو سلامتی چاہتا ہو تو اُس پر خاموشی لازم ہے۔[5] خاموشی اخلاق کی سردار ہے۔[6] تم پر نیکی کی بات کے علاوہ طویل خاموشی لازم ہے کیونکہ یہ شیطان کو تم سے دور کردے گی اور دینی معاملات میں تمہاری مددگار ہوگی۔[7] معلوم ہوا کہ بے وقت بولتے رہنے سے بہتر ہے کہ بندہ بروقت بولے کہ بروقت بولنا انسان کی سمجھ داری اور بے وقت بولنا نادانی کی نشانی ہے۔ ہمیں الفاظ کو خزانہ سمجھنا چاہیے اور اِسے وہاں خرچ کرنا چاہیے جہاں ضرورت ہو۔

2 گفتگو کا آغاز اور اختتام

ہمارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گفتگو کا آغاز بھی اللہ کے نام سے کرتے اور اختتام بھی اللہ کے نام پر کرتے۔[8] مراد یہ ہے کہ آپ گفتگو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھتے اور گفتگو ختم کرنے کے بعد الحمد للہ فرماتے۔[9]

3 گفتگو کے موضوعات

اللہ پاک نے سیّدِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تعلیمِ کتاب و حکمت اور تزکیۂ نفوس کے لیے مبعوث فرمایا ہے لہٰذا آپ کی گفتگو کا موضوع

* ذمہ دار مرکز خدمۃ الحدیث وعلومہ (Hadith Research Center)

ہر وہ چیز رہی جس کی انسان کو ضرورت تھی، یہی وجہ ہے کہ ہمارے سامنے موجود ذخیرۂ احادیث تقریباً ساڑھے چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود انسان کی اعتقادی، تعلیمی، سماجی اور معاشی ضرورت پوری کرنے کے لیے کافی و وافی ہے اور ہمارے عروج کے حصول اور زوال سے نجات کا راز بھی احادیثِ رسول سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے میں ہے، اسی اہمیت کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی 45 سال سے تعلیماتِ نبوی عام کرنے میں مصروف عمل ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب تک لاتعداد لوگوں کا کردار سنتوں کے سانچے میں ڈھل چکا ہے، دعوتِ اسلامی کے پلیٹ فارمز سے کئی نوجوان علومِ حدیث کی تحصیل و اشاعت میں اپنا حصّہ ملا رہے ہیں۔

4 اندازِ گفتگو

مؤثر گفتگو میں انداز کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے کیونکہ انداز عمدہ ہو تو بات دل میں اُتر جاتی ہے لہٰذا

1 آپ جلدی جلدی گفتگو نہ فرماتے بلکہ ایک جملہ پر رک جاتے تھے تاکہ سننے والا غور کرکے سمجھ لے، یہ رفتار اتنی ہوتی کہ اگر کوئی الفاظ گننا چاہتا تو گِن سکتا تھا جیسا کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمہاری جلدی کی طرح بات جلدی جلدی نہ کرتے تھے(10) آپ باتیں یوں کرتے تھے کہ اگر کوئی گننے والا گننا چاہتا تو انہیں گِن لیتا۔(11)

2 اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ گفتگو اتنا واضح اور صاف ہوتا کہ بات پوری طرح سمجھ آجاتی۔(12)

3 رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بسا اوقات کوئی بات تین بار دہراتے جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (بعض اوقات) بات کو (مشکل معنی، ناما نوسیت یا سننے والوں کی کثرت وغیرہ جیسی وجوہات کی بنا پر شفقت و مہربانی کرتے ہوئے) تین مرتبہ دہراتے تاکہ آپ کی بات سمجھی جاسکے۔(13)

ضرورت کی بنا پر کسی بات کو تین مرتبہ دہرانے کی کئی مثالیں کتبِ حدیث میں موجود ہیں اور اُن تمام یا اکثر احادیث کو سامنے رکھنے والے پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ اُن میں سے ہر ایک حدیث میں دہرائی جانے والی بات اسلام کی کسی اہم تعلیم پر مشتمل ہے، تکرار کے اِس طریقۂ گفتگو کا نتیجہ یہ نکلا کہ صحابۂ کرام نے اِسے خوب ذہن نشین کیا اور اِن کی بدولت ہمیں یہ ذخیرۂ حدیث اسلام کی روشن تعلیمات کی صورت میں پہنچا۔

5 انتخابِ الفاظ

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جوامعُ الکلِم کا معجزہ عطا ہوا تھا جس کی وجہ سے آپ طویل گفتگو کو چند الفاظ میں سمیٹ دیتے تھے، آپ کی زبان سے ادا ہونے والا لفظ لفظ؛ معانی و مطالب کے سمندر کے لیے کوزہ بن جاتا، آج بھی جو احادیثِ طیبہ کو پڑھتا ہے الفاظِ مصطفےٰ کی تاثیر اپنے دل میں ضرور محسوس کرتا ہے۔

6 لب و لہجہ

خوب صورت اندازِ گفتگو الفاظ میں مٹھاس پیدا کردیتا ہے، آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خوب صورت لب و لہجے کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے حضرت امّ معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خاموش ہوتے تو پُر وقار ہوتے اور جب گفتگو فرماتے تو چہرہ پُر نور اور بارونق ہوتا۔ گفتگو میٹھی ہوتی، بے فائدہ ہوتی نہ بیہودہ۔ آپ کی گفتگو گویا موتیوں کی لڑی ہوتی، جس سے موتی جھڑ رہے ہوتے۔(14)

رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بے مثال لب و لہجے کی چند مثالیں ملاحظہ کیجیے:

1 آپ کے لہجے میں سختی نہ تھی۔(15) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دس سال رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں گزارے مگر نہ تو کبھی آپ مجھ پر ناراض ہوئے اور نہ کبھی مجھے ڈانٹا بلکہ یہ بھی نہ فرمایا کہ یہ کام تونے کیوں کیا؟ یا کیوں نہ کیا؟(16)

2 آپ کا لب و لہجہ توہین و حقارت سے پاک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا اور کونے میں جاکر پیشاب کرنے لگا، صحابۂ کرام اسے روکنے لگے تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اسے نہ روکو؛ چھوڑ دو۔(17) جب اس نے پیشاب کرلیا تو بلا کر ارشاد فرمایا: یہ مسجدیں پیشاب اور گندگی کے لیے نہیں، یہ تو ذکرِ الٰہی، نماز اور تلاوتِ قراٰن کے لیے ہیں۔(18) (ایک روایت کے مطابق) وہ دیہاتی آپ کے اِس انداز سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اندازِ تربیت کا یوں بیان کیا: فَقَامَ اِلَیَّ بِاَبِی وَاُمِّی، فَلَمْ یُؤَنِّبْ وَلَمْ یَسُبَّ یعنی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری

طرف تشریف لائے، میرے ماں باپ ان پر قربان! آپ نے نہ تو مجھے ڈانٹا اور نہ ہی بُرا بھلا کہا۔[19] چونکہ یہ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اور اس مسئلے سے لاعلم تھے اِس لیے یہ عمل اِن سے ہوا۔[20] ورنہ حکمِ شرعی یہ ہے کہ ”مسجد میں پیشاب کرنا حرام ہے۔“[21]

3 رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے درست بات کی تعلیم دینے یا کسی کی غلطی ٹھیک کروانے کے لیے بھی لب ولہجہ درست رکھنا سکھایا ہے، ایک مثال ملاحظہ کیجیے، چنانچہ حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضور کی اقتدا میں نماز پڑھ رہا تھا، اتنے میں کسی کو چھینک آئی، میں نے نماز میں ہی یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہہ دیا، لوگ مجھے نظروں سے گھورنے لگے، میں نے کہا: تمہیں کیا ہوا؟ مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ اس پر لوگ اپنی رانوں پر ہاتھ مارتے ہوئے مجھے چپ کروانے لگے، میں خاموش ہو گیا۔ نماز مکمل ہو گئی تو حضور نے مجھے بلایا، آپ پر میرے ماں باپ فدا! میں نے آپ سے زیادہ اچھے انداز میں سکھانے والا کوئی نہ دیکھا، آپ نے مجھے مارا نہ بُرا بھلا کہا، بلکہ فرمایا: یہ جو نماز ہے، اس میں لوگوں کی گفتگو والی کوئی چیز درست نہیں ہوتی، نماز تو تسبیح، تکبیر اور تلاوت کا نام ہے۔[22]

7 دورانِ گفتگو مسکراہٹ

حضرت اُمّ درداء رضی اللہ عنہا حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے فرماتی ہیں: وہ بات کرتے ہوئے مسکرایا کرتے تھے۔ میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب دیا: میں نے رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا کہ وہ گفتگو کرتے ہوئے مسکراتے رہتے تھے۔[23]

8 ذکرِ نعمت

نعمت اگرچہ چھوٹی ہو؛ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے قول وفعل سے اُس کی عظمت بیان فرماتے، زبان سے اُس نعمت کے مل جانے پر حمدِ الٰہی بجالاتے اور اُسے ربّ کی اطاعت و فرماں برداری اور اُس کی رضا والے کاموں میں خرچ کرکے عملاً شکر بجالاتے۔ کسی نعمت کی کبھی بھی مذمّت نہ فرمائی کہ ہر نعمت اللہ کریم ہی عطا فرماتا ہے۔[24] کھانا کتنی بڑی نعمت ہے، رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِس سلسلے میں طرزِ عمل یہ رہا کہ آپ نے کبھی کھانے کو عیب نہ لگایا، اگر پسند آیا تناول فرمایا، ورنہ نہ کھایا۔[25]

گفتگو کا فن آج ایک اِسکِل کے طور پر پڑھایا جاتا ہے، لوگوں کی بڑی تعداد طرح طرح کے ارادوں کے ساتھ یہ فن سیکھتی ہے، ٹیکنالوجی نے پوری دنیا تک اپنی بات پہنچانے میں کئی آسانیاں بھی پیدا کر دی ہیں لیکن ان ساری سہولیات کے باوجود دنیا کو ہر روز ایک نئے بحران کا سامنا رہتا ہے اور جب اِس بحران کی کھوج لگاتے ہیں تو یہ بات بہت واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ اِس کا سب سے بنیادی سبب بری نیت سے کہے گئے الفاظ اور کیے گئے کام ہیں۔ اللہ کریم نے پوری دنیا کو ہر طرح کے بحران سے نکلنے کے لیے یہ بہترین اصول دیا ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (ترجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔)[26]

اِس آیت پر عمل کرتے ہوئے کیا ہی اچھا ہو کہ ہم اندازِ گفتگو سمیت زندگی کے ہر مرحلے میں اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ادا کو ادا کرنے والے بن جائیں تو کئی دشواریاں ختم ہو جائیں گی، انفرادی اور اجتماعی سطح پر سکون پیدا ہو گا، ہمدردی و خیر خواہی کے جذبے کو فروغ ملے گا، حرص، لالچ، دھوکا دہی جیسی کئی مذموم صفات کا خاتمہ ہو گا۔ اللہ کریم ہمیں سیرتِ مصطفےٰ اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ27، الرحمٰن: 1 تا 4 (2) پ14، النحل: 89 (3) شمائل ترمذی، ص135 (4) ترمذی، 4/225، حدیث: 2509 (5) مسند ابی یعلیٰ، 3/271، حدیث: 3595 (6) مسند الفردوس، 2/36، حدیث: 3666 (7) صحیح ابن حبان، 1/289، حدیث: 362 (8) شمائل ترمذی، ص135 (9) المواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ، ص356 (10) بخاری، 2/491، حدیث: 3568 (11) بخاری، 2/491، حدیث: 3567 (12) دیکھیے: المواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ، ص356 (13) دیکھیے: المواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ، ص353 ماخوذاً (14) مستدرک، 3/544، حدیث: 4333 (15) شمائل ترمذی، ص135 (16) بخاری، 2/243، حدیث: 2768، 4/110، حدیث: 6038 (17) کیونکہ اولاً تو یہ دیہاتی شرعی احکام سے واقف نہیں اور دوسرا پیشاب بیچ میں روکنا طبی اعتبار سے مضر ہے۔ (دیکھیے: مراٰۃ المناجیح، 1/325-326) (18) دیکھیے: مسلم، ص133، حدیث: 661 (19) ابن ماجہ، 1/300، حدیث: 529 (20) مرقاۃ المفاتیح، 2/194 (21) بہار شریعت، ج1/645 (22) مسلم، ص215، حدیث: 1199 (23) دیکھیے: مسند احمد، 8/172، حدیث: 21794 (24) دیکھیے: المواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ، ص353 (25) بخاری، 3/531، حدیث: 5409 (26) پ21، الاحزاب: 21۔

Go To Index

Go To Index

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کیے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کیے جا رہے ہیں۔

1 سب سے پہلے اور سب سے آخری نبی کون ہیں؟

سوال: سب سے پہلے اور سب سے آخری نبی کا نام بتا دیجئے نیز پیغمبر کے کیا معنٰی ہیں؟

جواب: سب سے پہلے نبی ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں اور سب سے آخری نبی بھی سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی ہیں۔ البتہ دُنیا میں تشریف لانے والے سب سے پہلے نبی حضرتِ آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور سب سے آخر میں تشریف لانے والے ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔ پیغمبر کے معنٰی ہیں: پیغام پہنچانے والا۔ (مدنی مذاکرہ، 10 ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ)

2 حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہما السّلام نے نکاح نہیں فرمایا

سوال: حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السّلام نے شادی کی تھی یا نہیں؟

جواب: یہ دونوں حضرات کنوارے تھے اِنہوں نے نکاح نہیں فرمایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آسمان پر موجود ہیں جب یہ دُنیا میں تشریف لائیں گے تو نکاح کریں گے۔ (دیکھئے: بہار شریعت، 1/122، 123 - مدنی مذاکرہ، یکم ربیع الاول شریف 1442ھ)

3 عجوہ کھجور کا درخت اُگ گیا

سوال: ایک اسلامی بھائی کی والدہ نے 30 سال پہلے مدینہ منورہ سے لائی گئی کھجور کی گٹھلی کو ایک گملے میں لگایا تھا جو آج قد آور درخت بن چکا ہے، کیا اس درخت کو مدینے سے لائی گئی کھجور کے ذریعے مدینے سے نسبت ہے، چونکہ مسلمان مدینے کی کھجوروں کا ادب و احترام اور تعظیم کرتے ہیں اور یقیناً کرنا بھی چاہیے تو کیا اس درخت کی کھجوروں کا بھی اسی طرح ادب و احترام کرنا لازم آئے گا؟

جواب:

عشق دے جھلے ای نمبر لے گئے
عقل منداں ایویں عمراں گالیاں

دنیا کے کسی بھی ملک سے چیز آئے وہ الگ مگر جو چیز مدینے کی گلیوں سے گھوم کر آئے اس کا ہم ادب و احترام کرتے ہیں،

مدینے سے آئی ہوئی عجوہ کھجور کی گٹھلی سے اُگے ہوئے درخت کا احترام کیا جائے گا کہ اسے ضرور مدینے کی گلیوں سے نسبت ہے، البتہ مدینے شریف کی عجوہ کھجور کے متعلق جو فضائل احادیثِ مبارکہ میں وارد ہوئے ہیں، وہ حاصل نہیں ہوں گے۔

(مدنی مذاکرہ، 15 جُمادَی الاخریٰ 1444ھ بتغیر)

4 قرآنِ کریم کے غلاف کا دھوون کہاں ڈالا جائے؟

سوال: قرآنِ کریم کو جس غِلاف میں رکھا جاتا ہے، اگر اس غلاف کو دھویا جائے تو اس کا پانی کہاں ڈالا جائے؟

جواب: اُس کا پانی کسی اَدَب والی جگہ پر ڈالا جائے، جیسے سمندر، دریا، نہر یا ایسے میدان میں ڈالا جائے جہاں پانی پر کسی کا پاؤں نہ پڑے۔ گملے میں نہ ڈالا جائے، کیونکہ ہمارے ہاں پودے کے گملے کی مٹّی میں گائے کا گوبر اور بکریوں کی مینگنیاں بھی ڈالی جاتی ہیں جو ناپاک ہوتی ہیں، ہاں! جہاں پانی سُوکھ جائے، جیسے کوئی دِیوار ہو یا گھر کی چھت وغیرہ تو وہاں وہ پانی ڈالا جا سکتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 2 صفر المظفر شریف 1442ھ)

5 ہر نماز کے ساتھ قضا نماز پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا ہر نماز کے ساتھ قضا نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: بعض قضا عمری ادا کرنے والے یوں کرتے ہیں، مثلاً فجر کی قضا فجر کے وقت، ظہر کی قضا ظہر کے وقت پڑھتے ہیں۔ اگرچہ یوں بھی قضا ادا ہو جائے گی، لیکن یہ یاد رہے! جس پر قضا نماز لازم ہو اس کو جلد از جلد ادا کرنا واجب ہے، یعنی ضروریاتِ زندگی مثلاً کھانے، پینے، کمانے اور سونے وغیرہ کے علاوہ جو بھی وقت ملے اس میں اپنی قضا نمازیں ادا کرتے رہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 2 محرم الحرام 1442ھ)

6 بچوں کے لیے صبر کے مواقع

سوال: بچے کن باتوں پر صبر کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہیں؟

جواب: جن باتوں سے آپ کو تکلیف پہنچتی یا پریشانی ہے ان پر صبر کیجیے مثلاً آپ کو بریانی کھانی تھی، مگر آپ کی امی جان کھچڑی دے دیں تو آپ کو تکلیف ہو گی، مگر آپ صبر کر کے کھا لیجیے اور ثواب کمائیے۔ اسی طرح آپ کو کوئی کھلونا چاہیے تھا، لیکن آپ کی امی جان نے کہا: ”میرے پاس پیسے نہیں ہیں میں اتنا مہنگا کھلونا نہیں دلوا سکتی“ یہ سن کر آپ کو تکلیف ہو گی، مگر آپ صبر کیجیے اور چھوٹے کھلونے سے گزارا کر لیجیے۔ یوں ہی آپ نے امی جان سے کہا: مجھے فلاں کپڑے پہننے ہیں، لیکن ہو سکتا ہے امی جان آپ کو سادہ اور مطلوبہ کپڑوں سے کم قیمت والا کپڑا اپیش کریں تو آپ ضد کیے بغیر صبر کر کے پہن لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم ثواب ملے گا۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نماز تراویح، 24 رمضان المبارک 1441ھ)

7 نکاح میں عورتوں کا گواہ بننا

سوال: کیا نکاح میں عورتیں گواہ بن سکتی ہیں؟

جواب: نکاح میں دو عاقل و بالغ مسلمان مرد یا ایک مسلمان عاقل و بالغ مرد اور دو مسلمان عاقِلہ و بالِغہ عورتیں گواہ ہوں۔ نکاح میں صرف عورتیں گواہ نہیں ہو سکتیں۔

(دیکھیے: بہار شریعت، 2/11، 12-مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الاول شریف 1442ھ)

8 پھیپھڑا کھانا کیسا؟

سوال: حلال جانوروں کا پھیپھڑا کھانا حلال ہے یا نہیں؟

جواب: پھیپھڑا کھانا حلال ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 10 ذو الحجۃ الحرام 1441ھ)

9 کنواری لڑکی کی نمازِ جنازہ پڑھنا کیسا؟

سوال: کنواری مسلمان لڑکی کی نمازِ جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز بلکہ اسی طرح فرضِ کفایہ ہے جس طرح دوسرے فوت ہونے والے مسلمانوں کی۔ یعنی جن اَفراد کو جنازے کا معلوم ہو اُن میں سے بعض نے پڑھ لیا تو دوسروں سے اس کا فرض ساقِط ہو جائے گا۔ اگر جنازے کا معلوم ہونے کے بعد بھی کسی نے ادا نہیں کیا تو جن جن کو پتا چلا تھا وہ سب کے سب گناہ گار ہوں گے۔

(دیکھیے: بہار شریعت، 1/825-مدنی مذاکرہ، یکم ربیع الآخر 1442ھ)

امیرِ اہلِ سنت

کا 45 سالہ استقلال اور اس کے عالمی نتائج

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

مشہور مقولہ ہے: Ignore the Noice, Hit the target یعنی شور نظر انداز کیجیے، ہدف کو ٹارگیٹ کیجیے۔ تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے لوگوں نے شور پر توجہ نہیں دی بلکہ ہمیشہ نظریں ہدف پر رکھیں، اِسی کو فوکس کیا اور آخرِ کار وہ کارنامہ انجام دیا جس سے آج پوری انسانیت مستفید نظر آتی ہے، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی ذاتِ گرامی بھی انہی لوگوں میں سے ایک ہے کہ جن کی مستقل مزاجی کی بدولت لاتعداد لوگوں کی زندگیاں بدل چکی ہیں۔ آیئے! دیکھتے ہیں کہ وہ کون سی چیزیں ہیں جو اِن 45 سالوں میں امیر اہل سنّت کی ذاتِ مبارکہ کا مستقل حصّہ رہی ہیں جن کی وجہ سے عالمی سطح پر بہترین نتائج سامنے آرہے ہیں:

اخلاص اپنانے اور نیّت درست رکھنے کا عظیم جذبہ

اسلام نے اخلاص اور درست نیّت پر بہت زور دیا ہے، اسلام کی اِس تعلیم پر امیرِ اہلِ سنّت بڑی استقامت کے ساتھ عمل پیرا ہیں، آپ کی کوشش ہوتی ہے کہ جو بھی کام کیا جائے وہ صرف اور صرف اللہ پاک کی رضا کے لیے ہو اور اسے اچھی نیّت کے ذریعے عبادت بنالیا گیا ہو۔ آپ کا اخلاص اور اچھی نیّت آپ کے عمل کو باعثِ خیر بنا دیتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نیتِ خیر سے کیے گئے اس عمل کو اپنانے کے رجحان میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔

حصولِ علم کا ذوق شوق

”علم“ ترقی کے لیے ضروری ہے اور حصولِ علم کا ذوق شوق؛ راہِ علم میں آنے والی دشواریوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا شروع سے اب تک حصولِ علم کا جذبہ قابلِ رشک رہا ہے، آپ اپنا مطالعہ اپ ڈیٹ رکھتے ہیں، کئی اہلِ علم سے بیک وقت رابطے میں رہتے ہیں، سوالات کے ذریعے سیکھنے سکھانے کے عمل کو مسلسل جاری رکھتے ہیں یوں جو علمی خزانہ آپ جمع کرتے ہیں اُسے تحریر و بیان اور مدنی مذاکروں کے ذریعے خرچ کرنے کا بھرپور اہتمام بھی کرتے ہیں۔

دنیا میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو باقاعدہ کسی درس گاہ میں جاکر تعلیم حاصل نہیں کر سکتے یا اپنی تعلیم کو مستقل جاری نہیں رکھ سکتے اُن میں سے جتنے لوگ امیرِ اہلِ سنّت سے وابستہ ہوئے اِس غیر رسمی طریقۂ تدریس سے وہ فیض پایا کہ آج وہ سکھانے والے بن چکے ہیں اور دنیا بھر میں حصولِ علم کا ذوق شوق پیدا کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔

*ذمہ دار مرکز خدمۃ الحدیث وعلومہ (Hadith Research Center)

علم پر عمل کے حسین نظارے

علم کا تقاضا ہی یہ ہے کہ اُس پر عمل کیا جائے، یہی وجہ ہے کہ شروع سے ہی امیر اہلِ سنّت معلومات کو معمولات بنانے کی پوری پوری کوشش فرماتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آپ کو دیکھنے والے کے دل میں نیکیوں سے محبت اور اُن پر عمل کا جذبہ کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔

قول و فعل میں یکسانیت کا پیکرِ جمیل

اسلام نے قول و فعل کے تضاد کی مذمّت بیان کی ہے اور قول و فعل میں یکسانیت قائم رکھنے والوں کو سراہا ہے۔ قول و فعل میں یکسانیت کی خوبی امیر اہلِ سنّت میں رچی بسی ہے، آپ جو کہتے ہیں اُس کہے کی توثیق اپنے عمل سے کرتے ہیں، مثلاً آپ نے کم کھانے اور کم بولنے کی تحریک شروع فرمائی تو پہلے خود کم کھا کر اور کم بول کر اِس کا عملی اظہار فرمایا، نفلی روزوں کی ترغیب دی تو پہلے روزہ رکھا، فضول نظری سے بچنے پر ذہن سازی کرنے سے پہلے خود اِس پر عمل کرکے دکھایا، یہاں تک کہ جب جب راہِ خدا میں خرچ کرنے کی مہم شروع ہوئی یا ہوتی ہے تو سب سے پہلے آپ اپنا حصّہ ملاتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی 45 سالہ ترقی میں امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے قول و فعل کی یکسانیّت کا کردار بہت اہم ہے۔

حقوق کی محافظت

خالق اور مخلوق کے حقوق ادا کرنا ہم پر لازم ہے اور اسی سے انسان کی دنیا و آخرت کی کامیابی جڑی ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اِن 45 سالوں میں امّت میں یہ شعور بیدار کرنے کی کوشش فرمائی ہے کہ وہ اللہ کے حقوق کو ہر چیز پر مقدم رکھیں اور ہر حال میں اسے ادا کریں، مثلاً اُسے دل و جان سے ایک مانیں، رضائے الٰہی کو ہر معاملے میں ترجیح دیں، فرض نماز کی بھرپور پابندی کریں، زکوٰۃ، روزہ اور حج جیسی سالانہ فرض عبادات میں بھی کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں۔ اسی طرح مخلوقِ خدا کے حقوق کی حفاظت کے لیے مختلف طبقوں کی تربیت کا ایک منظم نظام قائم فرمایا ہے جس کے نتیجے میں آج ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں جہاں دعوتِ اسلامی کا کام ترقی و عروج حاصل کرتا ہے وہاں دوسروں کا احساس بڑھ جاتا ہے، رحم دلی کے جذبات کو فروغ ملتا ہے، محبت و بھائی چارے کے نظارے عام ہوتے ہیں، حسنِ اخلاق سے متأثر ہو کر غیر مسلم بھی اسلام قبول کرنے میں دلچسپی لینے لگتے ہیں۔ یہ تو ہوئی آزاد لوگوں میں خالق و مخلوق کے حقوق کا شعور بیدار کرنے کی مختصر بات، اب اُن جیلوں میں موجود لوگوں کی بات کرتے ہیں جو کسی نہ کسی کے حقوق پامال کرنے کے سبب قید ہوئے یا ناجائز مقدمات کی وجہ سے وہاں پہنچے، اب انتقام کی آگ اُن کے سینوں میں سُلگ رہی ہے اور انہیں بے وجہ قید؛ حقوق کی پامالی پر اُکسا رہی ہے، ایسے قیدیوں کو غلطی کا احساس دلا کر مزید غلطیوں سے روکنے کے لیے بھی امیرِ اہلِ سنّت نے دعوتِ اسلامی میں تربیتی نظام قائم فرمایا ہے، دنیا میں جہاں جہاں یہ نظام پہنچا قیدیوں کی زندگی میں حیرت انگیز تبدیلی دیکھی گئی، اُن کے بدلتے رجحانات، ترکِ گناہ کا عزم اور خامیاں چھوڑ کر خوبیاں اپنانے کی حرص میں تیز رفتار اضافہ نوٹ کیا گیا ہے۔

اِن 45 سالوں میں امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد سے متعلق احتیاطوں کا نتیجہ ہے کہ آج دعوتِ اسلامی کو تحفظِ حقوق کے لیے کوشاں بین الاقوامی پُر امن تحریک کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

وقت کے قدردان

وقت کی دولت کو وقت پر خرچ کرنا عقل مندی ہے اور امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی زندگی میں اِس عقل مندی کا اظہار بہت عام نظر آتا ہے اور آپ کی وقت کی قدر دانی دیکھ کر یہ فارمولا اخذ کیا جاسکتا ہے: ”ہر کام کے لیے ایک

وقت ہے اور ہر وقت کے لیے ایک کام ہے“۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امیر اہل سنت شروع سے اب تک دعوتِ اسلامی کے نظم و نسق کو اِس فارمولے کے مطابق لے کر چل رہے ہیں۔

سننے کی صلاحیت اور ماننے کا حوصلہ

دنیا بھر کے لوگوں کو ساتھ لے کر چلنے کے لیے جہاں وسائل کی ضرورت رہتی ہے وہیں چھوٹے بڑے کئی مسائل کا سامنا بھی رہتا ہے۔ وسائل پورے کرنے اور مسائل حل کرنے کے لیے سننے کی صلاحیت، قابلِ اصلاح بات ماننے اور اچھی رائے قبول کرنے کا حوصلہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اللہ کریم نے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کو کمال درجے کا حلم و بردباری اور بے پناہ دولتِ صبر سے نوازا ہے، کم و بیش 22 سالوں میں کئی مرتبہ میں نے دیکھا ہے کہ بھرے مجمع میں کوئی طویل کلام کرے یا سخت سے سخت الفاظ میں اپنا مدعا پیش کرے آپ پورے اہتمام کے ساتھ اُس کی بات سنتے ہیں پھر نہایت نرم اور اپنائیت بھرے لہجے میں اُسے ایسا وافی شافی کافی جواب دیتے ہیں کہ اُس کے چہرے پر خوشی و اطمینان کے آثار واضح محسوس کیے جاتے ہیں اور وہ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا شروع کر دیتا ہے۔

امّت کی خیر خواہی کا جذبہ

اصلاحِ امّت کے لیے دل میں خیر خواہانہ جذبے کی بڑی اہمیت ہے۔ جذبۂ خیر خواہی کی وجہ سے آزمائش سہہ کر آسائش فراہم کرنے کا ہنر آجاتا ہے، رنج برداشت کرکے راحت پہنچانے میں دشواری محسوس نہیں ہوتی، حماقت کا جواب ذہانت سے دینے کی عادت پڑ جاتی ہے اور امّت کی تعلیم و تربیت اور ترقی و کامیابی کے لیے کار آمد منصوبے ذہن میں آتے ہیں اور دیکھتے دیکھتے وہ خواب جیسے منصوبے حقیقی تعبیر اختیار کرکے دکھیاری امّت کو سُکھ پہنچانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے جذبۂ خیر خواہی نے وہ سب کچھ دیا ہے جس کی امّت کو ضرورت ہے۔ آج دعوتِ اسلامی کے قائم کردہ تعلیمی ادارے، لٹریچر، فلاحی منصوبے، مدنی چینل، سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، ویب سائٹس سمیت تمام شعبے؛ امّت کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت ہی کام کر رہے ہیں۔

دور اندیشی اور معاملہ فہمی

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے دعوت اسلامی کا پودا لگایا، اِسے اپنی دور اندیشی سے پروان چڑھایا، معاملہ فہمی سے اِس کی نگہداشت کی اور مسلسل نگہبانی کرکے اِسے اتنا مضبوط کیا کہ کئی طوفان آکر گزر گئے لیکن دعوتِ اسلامی کا یہ درخت اپنی جگہ قائم ہے اور اپنے سائے سے سب کو مستفید کر رہا ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت نے یہی دور اندیشی اور معاملہ فہمی دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ میں منتقل فرمادی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کی ترقی کا سفر کبھی بھی رکا نہیں ہے۔

افراد سازی کے لیے مضبوط نظام

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے امّت کو سنبھالنے کے لیے دعوتِ اسلامی عطا فرمائی اور دعوتِ اسلامی کو سنبھالنے کے لیے ایسے نگران و ذمہ داران کو مقرّر کیا جو اہل افراد کی تربیت کریں، انہیں ذمہ داریاں دیں اور اُن کو مشکلات حل کرنا سکھائیں۔ افراد سازی کے اِس مضبوط نظام کی بدولت دعوتِ اسلامی کا قائم کردہ ہر شعبہ ترقی و کامیابی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔

اللہ پاک امیرِ اہلِ سنّت کو درازیٔ عمر بالخیر عطا فرمائے اور آپ کے اس گلشن (دعوتِ اسلامی) کو ہمیشہ پھلتا پھولتا اور شاد و آباد رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

Go To Index

امیرِ اَہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا پیغام اساتذہ کے نام

امیرِ اَہلِ سنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پڑھانے میں اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کی نیت ہو، جتنے وقت کا اِجارہ کیا گیا ہے اُس میں دِیانت داری سے پڑھایا جائے اور اِس کام کو سر انجام دینے میں عُرف (یعنی معمول) سے ہٹ کر کسی قسم کی کوتاہی نہ ہو۔ بعض لوگ سورس (SOURCE) لگا کر ٹیچر بن جاتے ہوں گے اور وہ اِس کے اَہل نہیں ہوتے ہوں گے۔ اب اگر کوئی شخص نااہل ہے اور ٹیچر لگ گیا تو وہ پڑھائے گا کیا؟ خود ہی نہیں پڑھا ہوا، وہ تو اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے ٹائم پاس کرے گا۔ ایسا شخص گناہ گار ہے کیونکہ شریعت کے مطابق جو بھی طے کیا جائے اُس پر عمل کرنا ضَروری ہوتا ہے جبکہ اِجارے (CONTRACT) کے حوالے سے جو شرائط ہوں وہ شریعت کے مُطابق ہوں۔ بعض جگہوں پر اِجارے کے حوالے سے کئی ایسی شرطیں ہوتی ہیں جو شریعت کے مطابق نہیں ہوتیں لہٰذا اِجارے میں جو بھی شرطیں لگائی جائیں اُنہیں عُلَمائے کِرام کَثَّرَہُمُ اللہُ السَّلَام سے تفتیش (INVESTIGATE) کروانے کے بعد نافذ کرنا چاہیے ورنہ غلطیاں ہونے کا ڈر ہے۔ اِسی طرح لوگ شادیوں میں طرح طرح کی شرائط طے کرتے ہیں یونہی جب کاروبار میں پارٹنر شپ کرتے ہیں تو اِس میں بھی اپنے طور پر کچھ نہ کچھ شرائط طے کرلیتے ہیں جن میں کچھ غَلَط شرطیں بھی شامل ہوتی ہیں یا ہوسکتی ہیں اس لیے علمائے کرام کَثَّرَہُمُ اللہُ السَّلَام سے اُن شرطوں کی تفتیش کروالینا چاہیے ورنہ اندیشہ ہے کہ گناہ ہوتے رہیں اور ہو سکتا ہے کہ روزی بھی خراب ہوتی رہے۔ ”اِحیاءُ العلوم“ کی پہلی جلد کا مطالعہ کیجیے کہ اس میں اُستاد و طلبہ دونوں کے حُقوق بڑی تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”کامیاب اُستاذ کون؟“ حاصل کر کے تمام اَساتذہ اس کا مُطالعہ فرمالیں۔

تمام طلبہ پر یکساں توجہ رکھنی چاہیے

کامیاب استاذ وہ نہیں جو صرف ذہین طلبہ پر ہی توجہ دے بلکہ کامیاب استاذ وہ ہے جو ہر طالبِ علم کو یکساں اہمیت دے۔

نوٹ: شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ سے ایک ٹیچر نے کچھ سوالات کیے جن کے آپ نے حکمت بھرے جوابات عطا فرمائے، ان جوابات کا خلاصہ ”امیرِ اہلِ سنت“ کی جانب سے چیک ہونے کے بعد تحریری انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 13 جون 2020ء، ہفتہ)

جو طلبہ اچھا پڑھتے ہیں وہ اکثر اُستاد کی توجہ کا مرکز بن جاتے ہیں اور دیگر طلبہ بسا اوقات نظر انداز ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ "کماؤ پُتّر" تو ماں باپ کو اچھا لگتا ہے، اِسی طرح جو شاگرد ذہین، فرماں بردار اور شریف ہو گا وہ اُستاد کو اچھا لگے گا اور لگنا بھی چاہیے یہ اُستاد کی مجبوری ہے لیکن اِس کی وجہ سے دیگر طلبہ کو نظر اَنداز نہ کیا جائے اور یہ بھی نہیں کہ اچھا پڑھنے والے پر زیادہ توجہ ہو اور دوسروں پر کم توجہ ہو کہ چھوڑو یار یہ نہیں پڑھتے تو نہ پڑھیں بس جو اچھا پڑھے اُسی کو پڑھاؤ، یہ رویہ ہرگز دُرُست نہیں، اُستاد کا اِجارہ (یعنی CONTRACT) صرف اچھے طلبہ کو پڑھانے کے لیے نہیں ہوتا بلکہ تمام طلبہ کو پڑھانے کے لیے ہوتا ہے۔

کیا اُستاد کو شاگردوں سے توقعات رکھنی چاہئیں؟

بعض اساتذہ شاگردوں سے کچھ تَوَقُّعات اور امیدیں وابستہ کر لیتے ہیں، اس حوالے سے ذہن نشین رکھیے کہ اگر آپ اچھا پڑھاتے ہیں تو اچھی توقعات رکھنے میں حرج نہیں ہے کہ یہ پڑھ کر آگے بڑھے گا اور عِلمِ دِین کی خوب خدمت کرے گا۔ اگر شاگرد پر توجہ نہیں دی تو توقع بھی کیا رکھیں گے؟ پتھر بو کر گندم یا گیہوں تو نہیں ملیں گے پتھر ہی ملے گا بلکہ پتھر بھی نہیں ملے گا وہ بھی زمین کے اندر سما جائے گا۔ اَلغرض جیسا بوئیں گے ویسا کاٹیں گے، جیسی توجہ آپ اپنے شاگردوں پر دیں اور جیسی کوششیں کریں تو ویسی ہی توقعات شاگردوں سے رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حد سے زیادہ توقعات بھی نہیں رکھنی چاہئیں اور شاگردوں سے پیسے یا مال وغیرہ ملنے کی توقع تو ہرگز نہیں رکھنی چاہئے ورنہ ان سے مال ملنا بعض صورتوں میں رِشوت بن سکتا ہے۔

"کامیاب اُستاذ کون؟" یہ دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تصنیف و تالیف المدینۃ العلمیہ کی 51 صفحات پر مشتمل کتاب ہے، اِس کتاب میں تدریس کے متعلق درج ذیل بہت اہم معلومات بیان کی گئی ہیں:

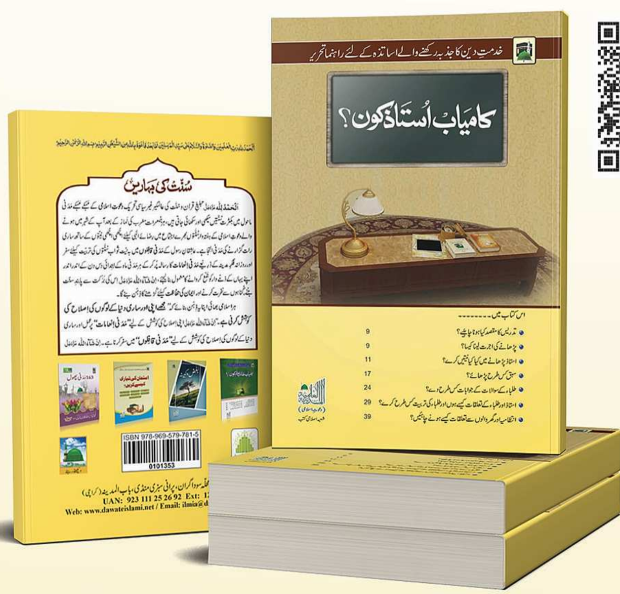

- اُستاد کی اَہمیت
- تدریس کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟
- اُستاد پڑھانے میں کیا کیا نیتیں کرے؟
- سبق کس طرح پڑھائے؟
- پڑھانے کے لیے مُطالعہ کس طرح کرے؟
- عربی سبق پڑھانے کا طریقہ
- اُردو سبق پڑھانے کا طریقہ
- طلبہ سے سبق سننے کا اَنداز کیسا ہو؟ وغیرہ وغیرہ

آج ہی اپنے قریبی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net یا دیئے گئے QR-Code سے مفت ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھیے۔

Go To Index

دارُالافتاء اہلِسنّت

مفتی فضیل رضا عطّاری*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کیے جارہے ہیں۔

1 بوقتِ دعا دونوں ہاتھ ملانا درست ہے یا جُدا رکھنا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دعا کرتے ہوئے دونوں ہاتھ ملے ہوں یا ان میں فاصلہ ہونا چاہیے، درست طریقہ کونسا ہے؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دعا کرتے ہوئے دونوں ہاتھ ملے ہوں یا ان میں فاصلہ ہو، دونوں طریقے ہی درست ہیں، البتہ دونوں ہاتھوں میں کچھ نہ کچھ فاصلہ ہونا افضل ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 صدقے کے علاوہ دیگر اعمال کا ثواب ایصال کرنے کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا صدقہ کے علاوہ دیگر اعمال کا بھی ایصالِ ثواب ہوسکتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

تمام نیک اعمال خواہ عباداتِ بدنیہ ہوں جیسے نماز، روزہ و تلاوتِ قرآن یا عباداتِ مالیہ ہوں جیسے زکوٰۃ و فطرہ وغیرہ۔ ان سب کا ثواب زندہ یا مردہ کسی بھی مسلمان کو پہنچانا، جائز و مستحسن ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ”انہ سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اذا نتصدق عن موتانا ونحج عنھم ندعو لھم فھل یصل ذلک الیھم؟ قال نعم ویفرحون بہ کما یفرح احدکم بالطبق اذا اھدی الیہ۔“ یعنی انہوں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کیا اے اللہ کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جب ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں اور ان کی طرف سے حج کرتے ہیں اور ان کے لیے دعا کرتے ہیں تو کیا وہ انہیں پہنچتا ہے؟ تو ارشاد فرمایا ہاں! وہ اس سے اسی طرح خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کوئی اس وقت خوش ہوتا ہے کہ جب اسے کھانے کا تھال بھیجا جائے۔ (عمدۃ القاری، 3/177)

حضرت عبد العزیز بن عبد اللہ بن عمر اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: ”قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حج عن والدیہ بعد وفاتھما کتب لہ عتقا من النار وکان للمحجوج عنھما اجر حجۃ تامۃ من غیر ان ینقص

* دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

"من اجورھما شیئاً" یعنی رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے والدین کی طرف سے ان کی وفات کے بعد حج کرے اس کے لیے آگ سے آزادی لکھ دی جاتی ہے اور جن کے لیے حج کیا گیا انہیں ایک مکمل حج کا ثواب ملے گا بغیر اس کے، کہ ان دونوں کے اجر میں سے کچھ کم کیا جائے۔

(شعب الایمان، 6/205)

حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: "مامن مومن ولا مومنة یقرأ آیة الکرسی ویجعل ثوابها لاهل القبور الالم یبق علی وجه الارض قبر الا ادخل الله فیه نوراً فوسع قبره من المشرق الی المغرب وکتب للقارئ ثواب سبعین شهیدا" یعنی کوئی بھی مومن یا مومنہ جو آیت الکرسی پڑھے اور اس کا ثواب اہلِ قبور کو ایصال کرے (تو) زمین پر کوئی ایسی قبر نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ اس میں نور داخل فرماتا ہے اس کی قبر کو مشرق سے مغرب تک وسیع فرما دیتا ہے اور قاری کے لیے ستر شہیدوں کا ثواب لکھتا ہے۔

(القراءۃ عند القبور لابی بکر خلال، ص35)

بہارِ شریعت میں ہے: "رہا ثواب پہنچانا کہ جو کچھ عبادت کی اس کا ثواب فلاں کو پہنچے اس میں کسی عبادت کی تخصیص نہیں ہر عبادت کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے نماز روزہ، زکاۃ، صدقہ، حج، تلاوت قرآن، ذکر، زیارتِ قبور فرض و نفل سب کا ثواب زندہ یا مردہ کو پہنچا سکتا ہے۔" (بہارِ شریعت، 1/1201)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 فوتگی پر اہلِ خانہ کا تین دن تک تعزیت کے لیے بیٹھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میت کی تدفین کے بعد عام طور پر ہمارے ہاں تین دن تعزیت کے لیے بیٹھنے کا رواج ہے کہ میت کے گھر والے اپنے گھر کے پاس یا کسی مناسب جگہ بیٹھتے ہیں اور دیگر مسلمان ان سے تعزیت کرنے آتے ہیں تو اس طرح تین دن بیٹھنے کا شرعی حکم کیا ہے؟ نیز اگر کبھی میت کے ورثاء تین دن سے پہلے یہ سلسلہ ختم کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کسی مسلمان کے انتقال پر اس کے گھر والوں سے تعزیت کرنا، انہیں صبر و ہمت کی تلقین کرنا سنت اور بہت بڑے ثواب کا کام ہے اور میت کے گھر والوں کا گھر وغیرہ کسی مناسب جگہ تین دن تک اس مقصد سے بیٹھنا بھی شرعاً جائز و مباح ہے جبکہ اس میں کسی ممنوع کام (مثلاً: گلی، روڈ وغیرہ بند کر کے وہاں بیٹھنا کہ جس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہو یا اس موقع پر مہنگی قالین و چادریں بچھانا، مختلف قسم کے کھانے و مشروبات اور دیگر ناموری کے اسباب اختیار کرنا، یونہی میت کی تعریف میں حد سے بڑھنا اور تعزیت کے وقت وہ باتیں کرنا جو غم والم کو زیادہ کریں وغیرہ) کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ البتہ اس طرح بیٹھنا کوئی لازم و ضروری نہیں بلکہ تصریحات فقہاء کے مطابق اس کا ترک (یعنی تعزیت کے لیے نہ بیٹھنا) افضل و احسن ہے، لہٰذا تین دن سے پہلے اس سلسلہ کو ختم کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت، احادیث اور صحابہ و تابعین کے ارشادات پڑھنے کے لیے امیرِ اہلِ سنت کا رسالہ "سب سے آخری نبی" مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجیے یا کیو آر کوڈ کے ذریعے پی ڈی ایف ڈاؤن لوڈ کیجیے۔

اسلامی معاشرے میں عزتِ نفس کا تحفظ

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

جو بھی خوش نصیب انسان اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہوا ہے، اللہ پاک نے اسے نہ صرف عزت و تکریم والا بنا دیا ہے بلکہ اسلام نے کسی دوسرے آدمی پر اس بات کو بھی حرام کر دیا ہے کہ وہ اس ”عزت والے“ کی عزت کو کسی بھی انداز میں تار تار کرے۔ مسلمان کی عزت و حرمت اللہ و رسول کی بارگاہ میں کیسی قدر و منزلت والی ہے اس بات کا اندازہ اس روایت سے لگائیے: ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس سے خیانت کرے، نہ اُس سے جھوٹ بولے اور نہ اُسے رُسوا کرے۔ ہر مسلمان کی عزت، مال اور جان دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔(اور ہاتھ مبارک سے اپنے دل کی طرف اشارہ فرمایا:) تقویٰ یہاں ہے۔ پھر فرمایا: کسی بھی انسان کے بُرا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے۔[1]

اسلام عزت کی حفاظت یوں کرتا ہے

چونکہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ اسلام کا رشتہ ہے اس لیے اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا اکرام کرے اور اس کی عزت کی حفاظت کرے اور ہمیشہ اس کی بے حرمتی سے بچتا رہے اور اگر کوئی دوسرا آدمی مسلمان کی بے عزتی کرے یا اُسے تکلیف پہنچائے تو مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرے اور اس کی عزت پامال نہ ہونے دے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کی اللہ پاک قیامت کے دن اس سے جہنم کا عذاب دور فرمادے گا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ(۴۷)﴾[2] ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہمارے ذمۂ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا۔[3] مسلمان کی عزت کی حفاظت کرنے والا اللہ پاک کی بارگاہ میں ایسا پسندیدہ ہوجاتا ہے کہ اللہ پاک جہنم سے اس کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے جیسا کہ حضرت مُعاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان (کی عزت) کو اس منافق سے بچایا جو پیٹھ پیچھے اس کی برائی کر رہا تھا تو اللہ کریم (بروزِ قیامت) اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا جو اسے جہنم سے بچائے گا اور جس نے کسی مسلمان کو

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

ذلیل کرنے کا سامان کیا اللہ پاک اس کی سزا پوری ہونے تک اُسے جہنم کے پل پر روکے رکھے گا۔[4] ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام صرف عزت دینے کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ عزت کی حفاظت کو بھی نیکی قرار دیتا ہے۔ پرانے زمانے میں جب گھوڑوں، اونٹوں اور خچروں پر سفر ہوا کرتا تھا اس وقت عزّت افزائی کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ ایک آدمی سواری کی لگام پکڑ کر کھڑا ہو جاتا تا کہ سوار ہونے والا آسانی سے سوار ہو جائے، اسی طرح جب کوئی گھوڑے وغیرہ پر سوار آتا تو آگے بڑھ کر سواری کی لگام پکڑ لیتے تھے، تاکہ سوار آسانی سے اُتر جائے اسلام میں یہ معمولی عمل بھی کس قدر مقبول ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو بندہ اپنے مسلمان بھائی (کی عزّت کرتے ہوئے، اس) کے گھوڑے کی رِکاب پکڑے، اس کا یہ عمل کسی لالچ کی وجہ سے نہ ہو، کسی قسم کے خوف کے سبب نہ ہو (بلکہ خالص اللہ پاک کی رضا کے لیے ہو) تو اللہ پاک اس رکاب پکڑنے والے کی مغفرت فرما دیتا ہے۔[5] یہ روایات تو مسلمان کی عزت کرنے اس کی عزت کی حفاظت کرنے سے متعلق تھیں اب اسلام کا کمال دیکھیے کہ اسلام تو وہ شجرِ عزت افزاء ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم بھی ”شرعی طریقہ کار“ کے مطابق اس کی چھاؤں میں پناہ لے لے تو وہ بھی محروم نہیں رہتا جیسا کہ ”ذِمّی کافر“ کو تکلیف دینا اور ان کی غیبت کرنا ہرگز جائز نہیں کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے کسی یہودی یا نصرانی کو تکلیف دہ بات کہی اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔[6] ذِمّی کافر اُس مخصوص کافر کو کہتے ہیں جو اسلامی حکومت کو اپنے تحفُّظ کے لیے جِزیہ (TAX) ادا کرے۔ تفسیر نعیمی میں ہے: جزیہ یعنی وہ شرعی محصول (TAX) جو حکومت اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) سے ان کے جان و مال کی حفاظت کے بدلے وُصول کرے۔[7] یاد رہے! جب انسان کی عزت محفوظ ہوتی ہے تو خاندان مضبوط ہوتے ہیں، معاشرہ پُرامن بنتا ہے، لوگوں میں اخوت و بھائی چارگی پروان چڑھتی ہے۔ اسی لیے اسلام نے عزتِ نفس کی حفاظت کو محض اخلاقی نصیحت نہیں بلکہ شرعی ذمہ داری قرار دیا ہے۔ اگر مسلمان اس تعلیم کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں تو دلوں سے نفرت، زبانوں سے تحقیر و تذلیل کے جملے اور معاشرے سے انتشار و افتراق ختم ہو جائے گا۔

عزتِ نفس کے تحفظ پر اسلام کا جامع نظام

اسلام اپنے ماننے والوں کو عزتِ نفس کی حفاظت کی صرف ترغیب ہی نہیں دیتا بلکہ اس کا عملی نمونہ بھی اسلامی معاشرے کے ماتھے کا جھومر ہے۔ اسلام ہر اس کام، عمل، بات، اشارے کنائے اور گفتگو سے منع کرتا ہے کہ جو کسی بھی مسلمان کی عزتِ نفس کو نقصان پہنچانے والی ہو۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو صرف زبانی کلامی اصول ہی نہیں دیئے بلکہ ایسے احکام بھی عطا فرمائے ہیں جو روزمرہ زندگی میں انسان کی عزت کا تحفظ کرتے ہیں۔ اسلام نے عبادات سے لے کر معاملات، معاشرت، معیشت، عدالت وسیاست الغرض ہر شعبے میں ایسے احکام دیئے ہیں جو انسان کی عزتِ نفس کو محفوظ بناتے ہیں۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی عزتِ نفس پر زبان سے حملہ آور ہوتا ہے اس لیے اسلام نے زبان کی حفاظت کا حکم دے کر دوسروں کی عزت کو تحفظ فراہم کیا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ تلوار کا زخم بھر جاتا ہے مگر زبان کا زخم اکثر زندگی بھر باقی رہتا ہے، عزتِ نفس کی حفاظت کے لیے اسلام نے زبان کے لیے کچھ اصول وضوابط بنائے ہیں کہ جو کسی دوسرے نظام میں اس قدر جامعیت کے ساتھ نظر نہیں آتے۔

مذاق اُڑانے کی ممانعت

اسلامی معاشرہ میں کسی کے لیے بھی جائز و درست نہیں ہے کہ وہ کوئی ایسا کام کرے جو خود اس کی اپنی یا کسی دوسرے کی عزت و حرمت کو خراب کرنے والا ہو۔ انسانی معاشرے میں عزتِ نفس پر حملے کی جتنی بھی صورتیں موجود تھیں یا جو بن سکتی تھیں اسلام نے ان سب سے منع فرما دیا ہے جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ-وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ-بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ-وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ(۱۱)﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر ہنسیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں کسی کو طعنہ نہ دو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، مسلمان ہونے

کے بعد فاسق کہلانا کیا ہی برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔[8] اس آیت میں کتنی تفصیل سے ہتکِ عزت کے تمام طریقوں سے روک دیا گیا ہے، چاہے وہ مذاق اُڑانے کی صورت ہو، طعنہ زنی کرنا ہو یا کسی کا نام بگاڑنے سے تعلق رکھتا ہو۔ غور کرنے پر بالکل ظاہر ہو جاتا ہے کہ اللہ پاک نے ان سے اس لیے منع فرمایا ہے کہ یہ سارے کام انسانی عزت و وقار کے خلاف اور فتنہ وفساد کا ذریعہ ہیں۔ مسلمان کی عزت کا معاملہ اس قدر حساس ہے کہ اشارے کنائے یا کسی بات کے ذریعے دوسرے کو عیب لگانے سے بھی روک دیا گیا اس لیے کہ مومن ایک جان کی طرح ہیں جب کسی دوسرے مومن پر عیب لگایا جائے گا تو گویا عیب لگانے والا خود اپنے آپ پر ہی عیب لگا رہا ہے۔[9] حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اِہانت اور تحقیر کے لیے زبان یا اشارات، یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اڑانا حرام و گناہ ہے کیونکہ اس سے ایک مسلمان کی تحقیر اور اس کی ایذاء رسانی ہوتی ہے اور کسی مسلمان کی تحقیر کرنا اور دکھ دینا سخت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔[10] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خوفِ خدا کی وجہ سے فرماتے ہیں: لَوْ سَخِرْتُ مِنْ كَلْبٍ، لَخَشِيْتُ اَنْ اَكُوْنَ كَلْبًا یعنی اگر میں کسی کتے کا مذاق اڑاؤں تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں خود بھی کتا نہ بنا دیا جاؤں۔[11]

عیب تلاش کرنا منع ہے

کسی کی ٹوہ میں لگ جانا، اس کے پوشیدہ عیب ڈھونڈنا، پھر اُنہیں لوگوں میں عام کر دینا بھی اسلام میں منع ہے اس لیے کہ یہ بھی ہتکِ عزت (یعنی کسی کی رسوائی کرنے) کے زُمرے میں آتا ہے۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے ان لوگوں کے گروہ، جو زبان سے ایمان لائے اور ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی چھپی ہوئی باتوں کی ٹوہ نہ کرو، اس لیے کہ جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی چھپی ہوئی چیز کی ٹٹول کرے گا، اللہ پاک اس کی چھپی چیز کی ٹٹول کرے (یعنی اسے ظاہر کر دے) گا اور جس کے عیب اللہ ظاہر کرے گا اس کو رسوا کر دے گا، اگرچہ وہ اپنے مکان کے اندر ہو۔[12]

غیبت و چغلی بھی منع ہے

اسلام نے طعن و تشنیع، عیب جوئی، بہتان اور غیبت و چغلی جیسے تمام رویوں کو سختی سے ممنوع قرار دیا۔ ان سب کے منع ہونے کی بنیادی وجہ پر غور کریں تو صاف ظاہر ہے کہ غیبت و چغلی جیسے تمام گناہ صرف معاشرتی امن کو ہی تباہ نہیں کرتے بلکہ ایک مسلمان کی عزتِ نفس کو بھی شدید مجروح کرتے ہیں۔ قرآنِ کریم نے غیبت کرنے کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا ہے۔[13] جبکہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ یعنی چغل خور جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔[14] ایسی سخت وعیدوں سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام انسان کی عزت، شہرت اور سماجی وقار کو نقصان پہنچانے والے ہر عمل سے منع کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں غیبت اور چغلی کا رواج ہو وہاں اعتماد ختم، رشتے کمزور اور دل نفرتوں سے بھر جاتے ہیں، جبکہ ان سے اجتناب کرنے والا معاشرہ احترام، اخوت اور باہمی اعتماد کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ ان تمام تعلیمات سے واضح ہے کہ اسلام کا تصورِ عزتِ نفس ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اسلام نے انسان کی عزت کو شرعی حق قرار دیا ہے۔ اسی لیے زبان، نگاہ، معاش، خاندان، عدالت اور ریاست ہر شعبے میں ایسے اصول بنائے جن کا مقصد انسان کو باوقار زندگی عطا کرنا ہے۔ سوشل میڈیا کے اس دور میں چند ہی لمحوں میں کسی کی بھی کردار کشی، مذاق، میمز، جھوٹے الزامات اور بے بنیاد خبریں اُڑا کر عزتِ نفس مجروح کر دی جاتی ہے۔ اسلام کی تعلیمات ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ موبائل کی اسکرین کے پیچھے بیٹھ کر بھی کسی مسلمان کی عزت پر حملہ کرنا اتنا ہی سنگین جرم ہے جتنا اس کے روبرو بیٹھ کر بے آبرو کرنا۔ اگر آج اسلام کی ان تعلیمات کو انفرادی اور اجتماعی زندگی میں نافذ کر لیا جائے تو نفرتوں کی جگہ محبت، تحقیر کی جگہ احترام اور انتشار کی جگہ اخوت کا دور دورہ ہو سکتا ہے۔

---

(1) ترمذی، 3/372، حدیث: 1934 (2) پ21، الروم: 47 (3) الترغیب والترہیب، 3/408، حدیث: 4371 (4) ابوداؤد، 4/354، حدیث: 4883 (5) معجم اوسط، 1/287، حدیث: 1012 (6) الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، 7/193، حدیث: 4860 (7) تفسیر نعیمی، 10/254 ملخصاً (8) پ26، الحجرات: 11 (9) روح المعانی، الحجرات، تحت الآیۃ: 11، 13/424 (10) جہنم کے خطرات، ص173 (11) مصنف ابن ابی شیبہ، 5/231، حدیث: 25546 (12) ابوداؤد، 4/354، حدیث: 4880 (13) پ26، الحجرات: 12 (14) بخاری، 4/115، حدیث: 6056۔

کہانی سے حقیقت تک

کردار کی عظمت

حاجی محمد امین عطاری*

عرب کے کچھ ڈاکو قافلوں اور مسافروں کو لوٹنے میں بہت مشہور تھے۔ یہ لوگ کسی جنگل یا باغ کی آڑ میں چھپ کر بیٹھ جاتے اور راہ گزرتے لوگوں کو لوٹتے اور قتل و غارت کرتے۔

ایک مرتبہ عورتوں، مردوں، بزرگوں اور بچوں پر مشتمل ایک قافلہ عرب کے کسی علاقے سے گزر رہا تھا، جہاں ڈاکو پہلے سے اُن کے لیے گھات لگائے بیٹھے تھے۔ جیسے ہی یہ قافلہ قریب پہنچا تو ڈاکوؤں نے اِن پر حملہ کر دیا اور بیشتر قیمتی ساز و سامان لوٹنے کے بعد جاتے جاتے قافلے والوں کی طرف سے مزاحمت کرنے کی پاداش میں اُن کے دو نہتے لوگوں کو بھی قتل کر دیا، بعد ازاں تلواریں لہراتے فتح کا جشن مناتے فرار ہوگئے۔ غریب قافلے کے لوگ اپنے پیاروں کی موت کا دُکھ مناتے اپنے قافلہ سالار کے ساتھ آگے بڑھتے گئے، لیکن کسی نے اُن کی دادرسی نہ کی اور نہ ہی اُن کے حق میں کسی نے آواز اُٹھائی۔ کچھ دِنوں کی مسافت طے کرنے کے بعد جب یہ قافلہ رات گزارنے کے لیے ایک صحرا میں ٹھہرا۔ قافلے کی عورتیں کھانا پکانے کا سامان کرنے لگیں اور مرد حضرات آگ جلانے کے لیے اِرد گرد سے لکڑیوں کا بندوبست کرنے لگے۔ رات کا وقت تھا اور آگ کی روشنی دور سے بڑی آسانی سے دیکھی جا سکتی تھی۔ کچھ راہ بھٹکے ہوئے بھوکے گھڑ سواروں نے آگ جلتی دیکھی تو اُس طرف آنکلے، یہ گھڑ سوار وہی ڈاکو تھے جنہوں نے اِس قافلے کو پہلے لُوٹا اور پھر اُن کے دو افراد کو قتل کر دیا تھا۔ یہ نقاب پوش ڈاکو قافلہ سالار کے پاس گئے اور بولے کہ ہم راہ بھٹک گئے ہیں، اور بہت بھوکے بھی ہیں، اگر کچھ کھانے کو مل جائے اور کچھ دیر آرام کرنے کے لیے مناسب جگہ مل جائے تو بہت نوازش ہوگی۔ سالارِ قافلہ نے فوراً اپنے لوگوں کو حکم دیا کہ جلدی جلدی مہمانوں کی خاطر تواضع کی جائے اور اِس سلسلے میں کسی قسم کی غفلت نہ ہو کیونکہ مہمان اللہ کی رحمت سے آتے ہیں۔ جب یہ ڈاکو اچھی طرح سے کھانا کھا چکے اور اپنی تھکاوٹ بھی دور کر چکے تو جاتے جاتے ایک ڈاکو سالارِ قافلہ سے بولا: یقیناً اگر ہمارے چہروں پر نقاب نہ ہوتے اور آپ ہمیں پہچان لیتے تو کبھی ہماری اتنی خاطر مدارت نہ کرتے، کیونکہ آپ جانتے نہیں کہ ہم کون ہیں؟ سالارِ قافلہ نے مسکراتے ہوئے کہا: برخودار! بے شک تم لوگوں نے اپنے چہروں کو نقاب سے ڈھانپ رکھا ہے

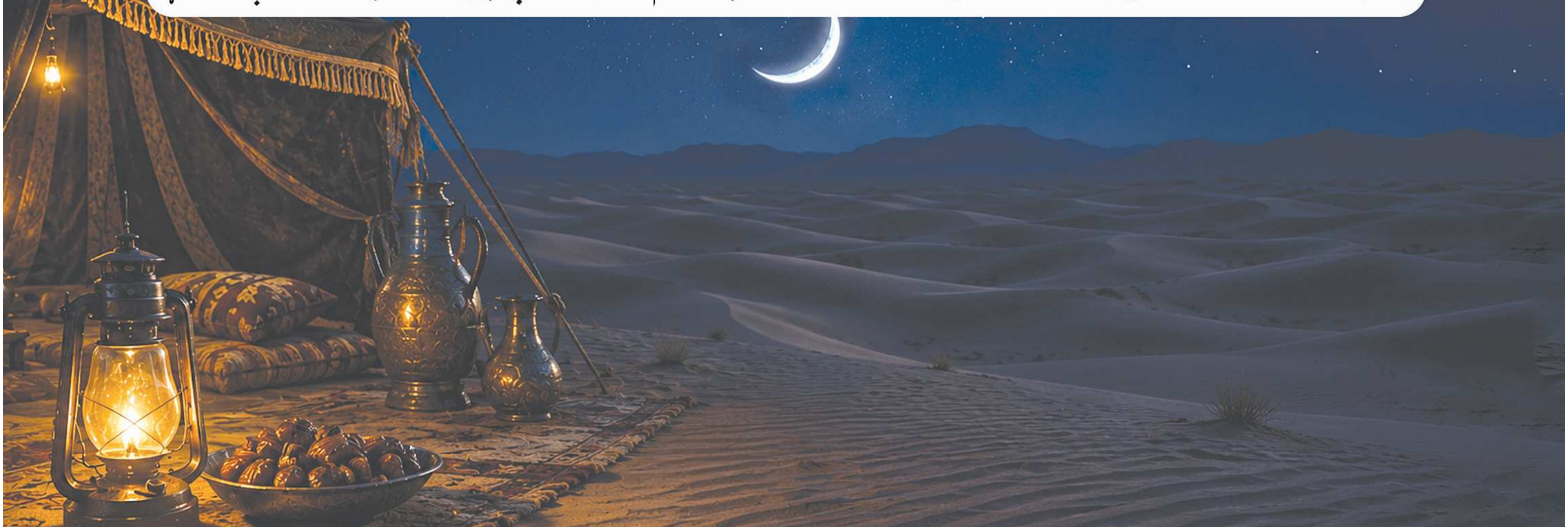

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ
دعوتِ اسلامی

Go To Index

اور رات کا اندھیرا بھی ہے۔ لیکن میں تمہارے نقابوں کے اندر چھپے ہوئے چہروں کو بھلا کیسے بُھلا سکتا ہوں؟ تم سب وہی لوگ ہو جنہوں نے پہلے ہمیں لُوٹا تھا اور پھر ہمارے دو افراد کو قتل کیا تھا جن میں سے ایک تو میرا اپنا سگا بھائی تھا۔ سالارِ قافلہ کی بات سن کر وہ ڈاکو چونک گئے اور بولے: تو پھر سب کچھ جاننے کے بعد بھی آپ نے ہمارے ساتھ اتنا اچھا سلوک کیوں کیا؟ سالارِ قافلہ بولا: یہ تو اپنے اپنے نصیب کی بات ہے۔ اُس دِن ہم لوگ آپ کے مہمان تھے، جو آپ سے ہو سکا آپ نے ہمارے ساتھ کیا، لیکن آج آپ لوگ ہمارے مہمان ہو، جو ہم سے ہو سکا وہ ہم نے کیا، اللہ تو سب دیکھ رہا ہے وہی اِس کا اجر دے گا۔

واقعے سے حاصل ہونے والے اہم نکات

- کردار کی بلندی یہ ہے کہ انسان قدرت رکھنے کے باوجود بدلہ نہ لے اور عفو و درگزر اور احسان کا راستہ اختیار کرے۔ افضل یہ ہے شر کا جواب خیر سے دیا جائے، یہی وہ رویہ ہے جو دشمنوں کے دلوں کو موم کر دیتا ہے اور معاشرے سے نفرتوں کا خاتمہ کرتا ہے۔
- سالارِ قافلہ کا یہ جملہ ”اللہ تو سب دیکھ رہا ہے وہی اِس کا اجر دے گا“ ہمیں سکھاتا ہے کہ مومن کا کوئی بھی عمل دنیاوی مفاد، تعریف یا بدلے کے لیے نہیں ہوتا۔ جب ہمارا مقصد صرف اور صرف اللہ پاک کی رضا حاصل کرنا ہو، تو پھر سامنے والا چاہے جتنا بھی برا ہو، ہمیں اپنے اچھے اخلاق کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے اور ہماری نظر بندے کے رویے پر نہیں بلکہ خالق کے اجر پر ہونی چاہیے۔
- ہم اپنی روزمرہ کی زندگی کو دیکھیں تو جہاں جہاں ہمارا کردار اچھا ہو گا وہ معاملات ہمارے بحسن وخوبی چل رہے ہوں گے، یہی وجہ ہے کہ اچھا کردار گھر کو امن کا گہوارہ بنا دیتا ہے، معاشرے میں ہماری شخصیت کو مستند اور باوقار بنا دیتا ہے۔
- انسان کی اصل پہچان اس کی کہی گئی باتیں نہیں بلکہ اس کا کردار ہوتا ہے، ہمارے اندر کتنا صبر ہے اس کا پتا اسی وقت چلے گا جب ہم پر کوئی مصیبت آئے گی۔ اسی طرح ہمارے اندر نرمی کتنی ہے اس بات کا اندازہ اسی وقت ہو گا جب کوئی ہمارے مزاج کے خلاف ہم سے برتاؤ کرے گا یا ہمیں نقصان پہنچائے گا۔
- مبلغینِ دعوتِ اسلامی اس بات کو لازماً پیشِ نظر رکھیں کہ آپ کا کردار سب سے زیادہ مؤثر مبلغ ہے، لوگ آپ کے الفاظ سے زیادہ آپ کے کردار کو دیکھتے ہیں، وہ آپ کے کردار سے متاثر ہو کر دعوتِ اسلامی اور دینِ اسلام سے وابستہ ہوں گے لیکن ایسا تبھی ہو گا جب آپ کے کردار میں انہیں حسنِ اخلاق، سچائی، دیانت، عدل اور تحمل مزاجی جیسے اعلیٰ اوصاف نظر آئیں گے، بصورتِ دیگر آپ کے الفاظ فقط صدا بصحرا ہوں گے۔

ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (جون 2026ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔ جون 2026ء میں دیے گئے 4 مَدَنی رَسائل کے نام اور ان کی کارکردگی پڑھیے: (1) منہاج العابدین سے 38 مدنی پھول (قسط:01): 14 لاکھ، 55 ہزار 474 (2) ذکر اللہ کے واقعات: 14 لاکھ، 73 ہزار 89 (3) چار برائیاں: 14 لاکھ، 86 ہزار 872 (4) فضائلِ اہلِ بیت: 12 لاکھ، 89 ہزار 373۔

غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی نصیحتیں

مولانا بلال حسین عطّاری مَدَنی*

تصوف و طریقت کے باب میں غوثِ اعظم، حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا مقام ایک ایسے آفتاب کی مانند ہے جس کی روشنی آج بھی دلوں کو منور کر رہی ہے۔ ”محی الدین“، ”محبوبِ سبحانی“ اور ”غوثِ اعظم“ جیسے القاب آپ کی اُس روحانی عظمت کا پتا دیتے ہیں جو علمِ ظاہر اور علمِ باطن، دونوں میں کامل جامعیت رکھتی ہے۔

زیرِ نظر مضمون میں سردارِ اولیاء، حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے چند منتخب فرامین پیش کیے جا رہے ہیں، جو دنیا کی حقیقت، رضائے الٰہی، اصلاحِ باطن، سچائی، تقویٰ اور اخلاص جیسے بنیادی موضوعات کا احاطہ کرتے ہیں۔ آیئے! ان سنہری نصیحتوں کی روشنی میں اپنے نفس کا احتساب کرتے ہیں:

1 دنیا اور آزمائش

اے لوگو! صبر سے کام لو، دُنیا کی زندگی آفتوں اور مصیبتوں سے بھری پڑی ہے۔ کوئی بچ سکا تو بہت ہی کم، دنیا کی کوئی نعمت ایسی نہیں کہ جس کے ساتھ مصیبت اور غم نہ ہو، کوئی خوشی ایسی نہیں کہ جس کے ساتھ رنج نہ ہو اور کوئی فراخی ایسی نہیں کہ جس کے ساتھ تنگی نہ ہو۔ شریعت کے دائرے میں دنیا سے اپنے مقدر کا لکھا لیتے رہو، یقینی بات تو یہ ہے کہ دنیا کی لذتوں سے جو مرض لاحق ہو، شریعت ہی اس کا علاج ہے۔[1]

اس فرمان میں حضور غوثِ اعظم نے دنیا کی حقیقت بے نقاب کر دی ہے کہ یہاں کوئی نعمت مصیبت سے خالی نہیں۔ ساتھ ہی علاج بھی تجویز فرما دیا کہ انسان شریعت کے دائرے میں رہ کر اپنا مقدر طلب کرے، کیونکہ دنیا کی محبت سے پیدا ہونے والے امراضِ قلب کا واحد علاج شریعتِ مطہرہ ہی ہے۔

2 رضائے الٰہی

جو شخص رضائے الٰہی میں راضی نہ ہو، اس کی ہم نوائی نہیں ہوتی، نہ ہی توفیق دی جاتی ہے، جو قضائے الٰہی میں راضی نہیں اللہ بھی اس سے راضی نہیں، جو خود نہیں دیتا، اسے بھی نہیں دیا جاتا، جو کسی سے نہیں ملتا، کوئی اس کے پاس بھی چل کے نہ آئے گا۔[2]

یہ فرمان ایک باہمی تعلق کی تصویر کھینچتا ہے، انسان کا اللہ اور اس کی مخلوق کے ساتھ جیسا رویہ ہو گا، اسے ویسا ہی بدلہ ملے گا۔ رضا، سخاوت اور تعلق قائم رکھنے سے ہی اللہ کی رضا، توفیق اور لوگوں کی محبت حاصل ہوتی ہے۔

3 باطن کی اصلاح

ایمان والا پہلے اپنے باطن کو آباد کرتا ہے، پھر ظاہر کو، جیسے کوئی شخص گھر بناتا ہے تو پہلے اس کے اندر والے حصے پر بڑی رقم خرچ کرتا ہے مگر اس کا دروازہ خراب ہی ہوتا ہے، جب گھر کی اندرونی تعمیر مکمل ہو جاتی ہے تب دروازہ بناتا ہے۔ اسی طرح سے سالک اللہ کے ساتھ ابتدا کرے اور اس کی رضا طلب

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

Go To Index

کرے، پھراس کے حکم سے خلقت کی طرف توجہ کرے۔[3]

اس فرمان میں سالک کو تعمیرِ زندگی کی ترتیب سکھائی گئی ہے کہ پہلے باطن کی آبادکاری، پھر ظاہر کی زینت۔ یعنی پہلے اللہ سے تعلق مضبوط کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو، پھر اسی کے حکم سے مخلوق کی طرف متوجہ ہو۔

4 دنیا کے بدلے آخرت

تم پر افسوس ہے کہ دنیا کے بدلے تم آخرت کو کیسے خراب کرتے ہو، اپنے نفس اور خواہش اور شیطان اور خلقت کی اطاعت کرکے اپنے مالک کی تابع داری کیسے فاسد کرتے ہو، اس کے غیر سے شکوہ و شکایت کرکے اپنے تقویٰ کو کیوں ضائع کرتے ہو، کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کا حافظ و ناصر ہے، ان سے بدی کو روکنے والا ہے، ان کو علم کی دولت دینے والا ہے، انہیں اپنی معرفت عنایت کرنے والا ہے، انہیں تکلیف دہ چیزوں سے نجات عطا کرنے والا ہے، انہیں ایسی جگہ سے رزق پہنچانے والا ہے، جہاں سے انہیں گمان بھی نہیں۔[4]

اس فرمان میں انسان کی اس بنیادی غلطی کی نشاندہی کی گئی ہے کہ وہ فانی دنیا کے عوض آخرت کو تباہ کرلیتا ہے۔ ساتھ ہی متقین کے لیے اللہ تعالیٰ کی خصوصی حفاظت، رزق، علم اور نجات کی بشارت دے کر تقویٰ اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

5 اوروں کو نصیحت خود را فضیحت

تیرے پر افسوس ہے کہ تو قرآن حفظ کرتا ہے مگر اس پر عمل نہیں کرتا، رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیث یاد کرتا ہے مگر ان پر عمل نہیں کرتا، تو یہ کیا کر رہا ہے؟ لوگوں کو کرنے کے لیے کہتا ہے مگر خود وہ نہیں کرتا! دوسروں کو روکتا ہے اور خود اس سے نہیں رکتا۔[5]

یہ فرمان اس منافقانہ روش پر کاری ضرب ہے جس میں انسان قرآن و حدیث کا علم تو رکھتا ہے، دوسروں کو نیکی کی تلقین بھی کرتا ہے مگر خود اس پر عمل پیرا نہیں ہوتا۔ اصل کامیابی صرف علم حاصل کرنے یا نصیحت کرنے میں نہیں، بلکہ اس علم پر خود عمل کرنے اور اپنے کردار کو سنوارنے میں ہے کہ عمل کے بغیر علم محض حجت بن جاتا ہے۔

6 متقی اور منافق کا عمل

متقی اللہ کی عبادت بلا تکلف کرتا ہے، کیونکہ عبادت تو اس کی عادت بن گئی ہے، وہ اپنے ظاہر اور باطن دونوں سے اللہ کی بندگی بلا تکلف کرتا ہے، جبکہ منافق ہر حال میں تکلف کرتا ہے، خاص طور سے اللہ کی عبادت ظاہری طور پر تکلف سے ادا کرتا ہے، باطنی طور پر عبادت کا ترک کرنے والا ہے۔[6]

اس فرمانِ مبارک میں ریاکاری اور اخلاص کے درمیان فرق کرنے والی لکیر کو بیان کیا گیا ہے کہ متقی کی عبادت اس کی عادت بن چکی ہوتی ہے، اس لیے وہ بلا تکلف اللہ کی عبادت کرتا ہے جبکہ منافق کی عبادت محض ظاہری دکھاوا ہوتی ہے اور باطن میں وہ اس سے خالی رہتا ہے۔

7 سچ بولو، فلاح پاؤ

اے اللہ کے بندو! سچ بولو اور فلاح پاؤ، سچے کی ہمت آسمان سے بلند ہے، کسی کی بات اسے نقصان نہیں دیتی، اللہ اپنے امر پر غالب ہے، جب تجھ سے کسی کام کا ارادہ کرے گا تو اس کے لیے تجھے تیار کردے گا۔[7]

اس فرمان میں سچائی کو فلاح کی ضمانت قرار دیا گیا ہے۔ سچے انسان کی ہمت اتنی بلند ہوتی ہے کہ لوگوں کی باتیں اسے متزلزل نہیں کرتیں، کیونکہ وہ اللہ کی نصرت پر بھروسا رکھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے سچے بندے کو ہر کام کے لیے خود تیار فرما دیتا ہے۔

8 عالم اور زاہد کون؟

اگر تیرے پاس علم کا پھل اور برکت ہوتی تو اپنے نفس کی خواہشات اور لذات کے لیے بادشاہوں کے دروازوں پر مارا مارا نہ پھرتا، عالم کے پاس وہ پیر ہی نہیں ہوتے جن سے وہ

مخلوق کے دروازوں کی طرف دوڑے اور زاہد کے پاس وہ دو ہاتھ ہی نہیں ہوتے جن سے وہ لوگوں کے مال لے۔[8]

اس فرمان میں حضور غوثِ اعظم علیہ الرَّحمہ نے حقیقی عالم اور زاہد کی پہچان بیان فرمائی ہے کہ حقیقی عالم وہ ہے جو دنیاداروں کے دروازوں کا رخ نہ کرے اور حقیقی زاہد وہ ہے جو لوگوں کے مال پر نظر نہ رکھے۔

9 فضولیات سے پرہیز

جس کا اسلام صحیح اور ثابت ہو جائے وہ فائدے کی چیزوں پر راغب ہو جاتا ہے اور بے فائدہ چیزوں سے منہ موڑ لیتا ہے، بے فائدہ کاموں میں لگنا بیکار اور مریضوں کا کام ہے، وہ اپنے رب کی رضا سے محروم ہے جو اس کے حکم پر عمل نہ کرے اور وہ کام کرے جس سے اسے منع کیا گیا ہے، یہی اصل محرومی، اصلی موت اور ہر طرح کا نقصان ہے، دنیا میں تیرے مشغول ہونے کے لیے نیک نیّت کی ضرورت ہے، ورنہ تو اللہ کے غضب کا شکار ہو جائے گا۔[9]

اس مبارک فرمان میں صحتِ ایمان کو بیان کیا گیا ہے کہ کامل اور سچا مسلمان وہ ہے جو لاحاصل اور فضول کاموں کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرتا ہے۔ مزید یہ کہ انسان کے دنیوی کام بھی اگر نیک نیّت سے خالی ہوں تو وہ اللہ کی ناراضی اور غضب کا باعث بن جاتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں پیرانِ پیر، حضور سیدنا غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی ان نصیحتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) فتح الربانی، المجلس السابع، ص40 (2) فتح الربانی، المجلس السابع، ص41 (3) فتح الربانی، المجلس الثامن، ص43 (4) فتح الربانی، المجلس التاسع، ص44 (5) فتح الربانی، المجلس العاشر، ص45 (6) فتح الربانی، المجلس العاشر، ص45 (7) فتح الربانی، المجلس التاسع والخمسون، ص196 (8) فتح الربانی، المجلس التاسع والخمسون، ص196 (9) فتح الربانی، المجلس الستون، ص201۔

جواب دیجیے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2026ء کے سلسلہ "جواب دیجیے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 عروج فاطمہ (کمالیہ) 2 محمد زین (کراچی) 3 محمد عامر سرفراز عطّاری (لیہ)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ 2 حضرت ابو شیخ اُبی بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ بنتِ محمد آصف (کراچی) ❁ بنتِ محمد شفیق (سانگھڑ) ❁ عبید رضا (سیالکوٹ) ❁ عامر عطّاری (راولپنڈی) ❁ بنتِ شبیر احمد (سیالکوٹ) ❁ بنتِ مظہر اقبال (منڈی بہاؤالدین) ❁ بنتِ امین (پاکپتن) ❁ بنتِ محمد حسین (ملتان) ❁ بنتِ محمد امین (حافظ آباد) ❁ علی حیدر (قصور) ❁ بنتِ محمد عمران (نوابشاہ) ❁ فرحان علی عطّاری (میرپور خاص)۔

جملے تلاش کیجیے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2026ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجیے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 محمد حسن مجتبیٰ (کراچی) 2 بنتِ اسجد محمود (گجرات) 3 بنتِ محمد نواز (پسرور، سیالکوٹ)۔ **درست جوابات** 1 امانت داری اپنائیے، ص52 2 لیکن وہ تو دوزخی ہے، ص54 3 حروف ملائیے، ص55 4 کالی بلی، ص57 5 بچوں کو قناعت سکھائیں، ص58۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ بنتِ مقبول احمد (سرگودھا) ❁ محمد رمضان (حافظ آباد) ❁ بنتِ عابد حسین (قصور) ❁ بنتِ اصغر (صادق آباد) ❁ محمد میلاد رضا (اٹک) ❁ بنتِ اسلم (کامونکی) ❁ بنتِ جاوید (ٹوبہ) ❁ بنتِ سرفراز (گوجرانوالہ) ❁ بنتِ رفیق اعوان (کھاریاں، گجرات) ❁ محمد انس (پاکپتن) ❁ بنتِ اعجاز (راولپنڈی) ❁ بنتِ افتخار (سرگودھا)۔

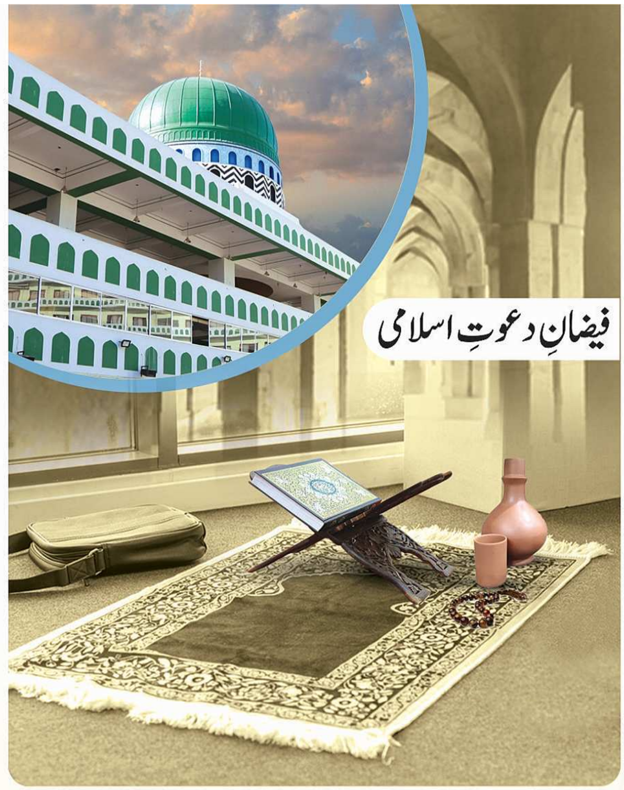

محاسنِ اسلام کی عملی تصویر: ”دعوتِ اسلامی“

مولانا ابو النور راشد علی عطّاری مَدَنی*

اسلام ایک مکمل نظامِ حیات ہے جو انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کے ہر گوشے کو محیط ہے۔ اسلام کے محاسن میں سے ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ یہ نیکی کی دعوت اور بُرائی سے روکنے کو ہر دور کے مسلمانوں کی زندگیوں کا حصہ قرار دیتا ہے۔ قرآنِ کریم نے امتِ مسلمہ کو ”خیرِ امت“ کا لقب عطا فرمایا کہ وہ نیکی کا حکم دیتی اور برائی سے منع کرتی ہے۔ تاریخِ اسلام میں ہر دور میں ایسے افراد اور تحریکیں سامنے آئیں جنہوں نے اس فریضے کو اپنے اپنے انداز میں نبھایا اور معاشرے کی دینی و اخلاقی اصلاح میں کردار ادا کیا۔

بیسویں صدی کے آخری حصے میں برصغیر پاک و ہند سے ایک ایسی ہی دینی و اصلاحی تنظیم ”دعوتِ اسلامی“ کے نام سے اٹھی جس نے مختصر عرصے میں تقریباً پوری دنیا میں اپنا دائرہ کار وسیع کر لیا۔ یہ تنظیم مکمل منظم ہے جس نے علم، تعلیم، تربیت، ابلاغ اور سماجی خدمت کے 80 سے زائد شعبہ جات میں کام کا جال بچھا رکھا ہے۔ آیئے! ملاحظہ کیجیے کہ کس طرح دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات اسلام کے محاسن یعنی علم دوستی، خدمتِ خلق، تربیتِ نفس، اتحاد و یگانگت اور عالمگیر پیغامِ رحمت کی عملی تصویر پیش کرتے ہیں۔

نیکی کی دعوت کا یہ تصور کوئی نیا نہیں بلکہ خود انبیائے کرام علیہمُ السّلام کا طریقہ رہا ہے۔ ہر نبی نے اپنی قوم کو حق کی طرف بلایا، صبر و تحمل سے کام لیا اور تدریجی انداز میں لوگوں کو بدلنے کی کوشش کی۔ نبی آخر الزماں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مکہ کے تیرہ برسوں میں انفرادی دعوت سے آغاز کیا، پھر خاندان، قبیلے اور بالآخر پورے معاشرے تک اپنا پیغام پہنچایا۔ یہی تدریجی اور فہم و تدبر پر مبنی طریقہ ہر کامیاب دینی تنظیم کی بنیاد بنتا ہے، اور دعوتِ اسلامی نے بھی اسی اسوہ کو اپنے کام کا محور بنایا ہے۔

دعوتِ اسلامی کا ہر شعبہ معاشرے کے کسی نہ کسی طبقے یا ضرورت کو مدِ نظر رکھ کر بنایا گیا ہے، مثلاً علما، طلبہ، تاجر، اطبا، وکلا، خواتین، معذور افراد، نو مسلم اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ۔ یہ تنوع خود اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام کا پیغام کسی خاص طبقے یا علاقے تک محدود نہیں بلکہ ہر انسان کے لیے ہے۔

دعوتِ اسلامی کا مقصد اور فکری بنیاد: ”مدنی مقصد“

اسلام کا ایک نمایاں حسن باہمی اتحاد و یگانگت ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں لوگ ایک دوسرے کے دُکھ سکھ میں شریک ہوں، جہاں امیر و غریب، تعلیم یافتہ اور اَن پڑھ، شہری اور دیہاتی سب ایک ہی مقصد کے تحت جمع ہو جائیں، دراصل دعوتِ اسلامی اسلام کے اسی وصفِ اتحاد کا عملی مظہر ہے۔ کسی بھی دینی تنظیم کی کامیابی کا ایک بڑا معیار یہ ہوتا ہے کہ

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایم فل علومِ اسلامیہ ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

وہ لوگوں کو باہمی نزاع سے نکال کر ایک نکتے پر جمع کرنے میں کس حد تک کامیاب ہوتی ہے، اور اسی کسوٹی پر پرکھنے سے دعوتِ اسلامی کی وسعت اور تنظیمی مہارت مزید نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے۔

دعوتِ اسلامی کا نکتہ اتحاد ہے: **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"**۔

دعوتِ اسلامی کی پوری تنظیمی سرگرمی اسی ایک جملے اور مقصد کے گرد گھومتی ہے جسے **"مدنی مقصد"** کہتے ہیں۔ اس مختصر مگر جامع جملے میں انفرادی اصلاح (خود احتسابی) اور اجتماعی اصلاح (دوسروں کو دعوت) دونوں پہلو یکجا ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تحریک کے تمام شعبہ جات، خواہ وہ علمی و تحقیقی ہوں یا تعلیمی، سماجی ہوں یا میڈیا سے متعلق، بالآخر اسی ایک مقصد کے حصول کے لیے کوشاں دکھائی دیتے ہیں۔

اس فکری بنیاد کا ایک اور پہلو نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں کا احیا بھی ہے، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماعات، قافلے اور تربیتی نشستیں اسی مقصد کے تحت منعقد کی جاتی ہیں تاکہ لوگ نماز کی پابندی، حسنِ اخلاق اور سنتوں پر عمل کی طرف راغب ہوں۔

علمی و تحقیقی خدمات: دارُالافتاء اہلسنّت / المدینۃ العلمیہ

اسلام کا ایک نمایاں حسن یہ ہے کہ وہ انسان کو زندگی کے ہر شعبے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے احکام کے مطابق راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت، تجارت، نکاح، طلاق، وراثت اور روزمرہ زندگی کے بے شمار مسائل میں شرعی راہنمائی مہیا کرنا اسلام کی ایک عظیم خدمت ہے، کیونکہ صحیح علم ہی صحیح عمل کی بنیاد بنتا ہے۔ دعوتِ اسلامی نے اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے "دارُالافتاء اہلِ سنت" کے نام سے ایک منظم اور مؤثر شعبہ قائم کیا ہے، جو عوامُ النّاس کو مستند، مدلل اور آسان انداز میں شرعی راہنمائی فراہم کر رہا ہے۔

دارُالافتاء اہلِ سنت کی ملک بھر کے متعدد شہروں میں برانچز قائم ہیں، جہاں ہزاروں سائلین اپنے دینی و شرعی مسائل کے جوابات حاصل کرتے ہیں۔ یہاں شرعی راہنمائی مختلف ذرائع سے فراہم کی جاتی ہے؛ بالمشافہ ملاقات کے ذریعے زبانی راہنمائی، تحریری فتاویٰ کی صورت میں شرعی فیصلے، ای میل و فون کالز کے ذریعے شرعی راہنمائی، مدنی چینل پر براہِ راست (Live) اور ریکارڈ شدہ سوال و جواب کے پروگرام، سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر روزانہ کی بنیاد پر فتاویٰ اور شرعی مسائل کی اشاعت، نیز مختلف مقامات پر مفتیانِ کرام کی مستقل یا خصوصی نشستوں کے ذریعے عوام کی دینی راہنمائی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

علم دینِ اسلام کی روح ہے، اور دعوتِ اسلامی نے اسی اہمیت کے پیشِ نظر 2001ء میں اپنا تحقیقی و تصنیفی شعبہ "المدینۃ العلمیہ" قائم کیا۔ اس ادارے کے تحت اب تک 2200 سے زائد کتب و رسائل پر کام مکمل ہو چکا ہے۔

تعلیمی خدمات: مدارس، جامعات اور جدید تعلیمی نظام

تعلیم و تعلّم اسلام کے اہم ترین محاسن میں شامل ہے، اور دعوتِ اسلامی نے اس میدان میں وسیع پیمانے پر کام کیا ہے۔ ملک و بیرونِ ملک ہزاروں کی تعداد میں **"مدرسۃ المدینہ"** کے نام سے حفظ و ناظرہ کے مدارس قائم ہیں جن میں بچوں اور بچیوں کے لیے الگ الگ نظام مرتب کیا گیا ہے۔

بالغ افراد کے لیے **"مدرسۃ المدینہ بالغان"** اور خواتین کے لیے **"مدرسۃ المدینہ بالغات"** کا نظام رکھا گیا ہے جس میں مساجد، بازاروں اور گھروں میں مختصر دورانیے کی کلاسیں لگا کر قرآنِ کریم کی تعلیم اور بنیادی مسائل مفت سکھائے جاتے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے 2011ء میں **"دارُالمدینہ انٹرنیشنل اسلامک اسکول سسٹم"** کی بنیاد رکھی گئی جس میں دینی و عصری تعلیم کا امتزاج پیش کیا جاتا ہے۔

اس اسکولنگ سسٹم کی شاخیں ملک و بیرونِ ملک قائم اور دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کے لیے خوب کوشاں ہیں۔

اسی تعلیمی سلسلے کی ایک اہم کڑی "جامعۃ المدینہ" ہے جہاں آٹھ سالہ درسِ نظامی (عالم کورس) کے ذریعے ایسے علما کی تیاری کی سعی کی جاتی ہے کہ جو قرآن و سنت، فقہ، حدیث، تفسیر، عقائد، عربی ادب اور دیگر اسلامی علوم پر گہری دسترس حاصل کرکے امت کی علمی و دینی راہنمائی کا فریضہ انجام دیں۔ اعلیٰ علمی مہارت پیدا کرنے کے لیے عالم کورس کے بعد تخصص فی الفقہ، تخصص فی الحدیث، تخصص فی الدعوۃ والارشاد اور تخصص فی الاقتصاد الاسلامی جیسے اہم پروگرام بھی جاری ہیں۔

جدید دور کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فروری 2012ء میں "فیضان آن لائن اکیڈمی" کا آغاز کیا گیا جس کے ذریعے دنیا بھر میں کہیں بھی بیٹھ کر آن لائن اسلامک کورسز کیے جاسکتے ہیں۔ اس اکیڈمی میں دنیا بھر سے ہزاروں طلبہ و طالبات جو اردو اور انگریزی زبان سے تعلق رکھتے ہیں، وہ ناظرہ، حفظ، عالم کورس اور دیگر کورسز سے استفادہ کر رہے ہیں، جبکہ بچیوں اور خواتین کو پڑھانے کے لیے خواتین اساتذہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔

اور ہاں! دعوتِ اسلامی کے تعلیمی نظام میں محض نصابی تعلیم پر اکتفا نہیں کیا جاتا بلکہ طلبہ کی اخلاقی اور سماجی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ نصابی و ہم نصابی سرگرمیوں، تعلیمی مقابلوں کے ذریعے طلبہ کی صلاحیتوں کو نکھارا جاتا ہے، جبکہ عید میلادُ النبی، شبِ معراج اور شبِ براءت جیسے مواقع پر خصوصی تقریبات کا اہتمام کرکے بچوں میں عشقِ رسول اور دینی حمیت پیدا کی جاتی ہے۔ اسی طرح یومِ آزادی اور یومِ پاکستان جیسے قومی دنوں پر تقریبات کا انعقاد بچوں میں حُبِّ وطن کا جذبہ اجاگر کرنے کے لیے کیا جاتا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ دینی تربیت کے ساتھ ساتھ قومی شعور بھی پروان چڑھانا مقصود ہے۔ خاص دنوں میں یہ مصروفیات دارُالمدینہ کے علاوہ دیگر تعلیمی اداروں میں بھی ہوتی ہیں۔

تربیتی و طبقاتی اصلاحی مجالس

اسلام کا ایک نمایاں وصف یہ ہے کہ وہ ہر پیشے اور طبقے سے وابستہ فرد کو اس کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرتا ہے۔ دعوتِ اسلامی نے اسی اصول کے تحت معاشرے کے مختلف طبقات کے لیے علیحدہ علیحدہ شعبہ جات قائم کیے ہیں تاکہ ہر شخص اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے دین پر عمل کر سکے۔

- **شعبہ امامت کورس:** مساجد کے لیے دین دار اور تربیت یافتہ ائمہ و مؤذنین تیار کرتی ہے تاکہ نماز اور امامت سے متعلق فرض علوم عام کیے جا سکیں۔
- **شعبہ تجہیز و تکفین:** مسلمان میتوں کے غسل و کفن اور لواحقین کی دلجوئی کے شرعی آداب سکھاتی اور اس پر عمل کرتی ہے۔
- **شعبہ تاجران:** کاروباری حضرات کو تجارت کے اسلامی اصولوں سے روشناس کراتی ہے اور بازاروں میں درس و تعلیم کا اہتمام کرتی ہے۔
- **شعبہ وکلاء و ججز:** قانون کے شعبے سے وابستہ افراد کی دینی تربیت اور اصلاح کے لیے کوشاں ہے۔
- **شعبہ اصلاح برائے کھلاڑیان:** کھیلوں سے منسلک افراد میں دینی شعور اجاگر کرتی ہے۔
- **شعبہ حج و عمرہ:** حج و عمرہ پر جانے والے حضرات و خواتین کو ضروری مسائل اور آداب کی تربیت دیتی ہے۔

ان شعبہ جات کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ نیکی کی دعوت کسی ایک طبقے تک محدود نہ رہے بلکہ ڈاکٹر، وکیل، تاجر، کھلاڑی، امام اور عام آدمی سب کو دین سے قریب کیا جائے۔ اسی طرز پر شعبہ رابطہ برائے حکیم ہربل ڈیپارٹمنٹ، شعبہ خدامُ المساجد (مساجد کی تعمیر و آبادکاری)، شعبہ مزاراتِ اولیاء

اور شعبہ اِزدیادِ حب جیسے شعبے بھی قائم ہیں جو بالترتیب طبی شعبے، مساجد کی آبادکاری، بزرگانِ دین کے مزارات پر دینی خدمات اور بچھڑے ہوؤں کو دوبارہ دینی ماحول سے جوڑنے کا کام انجام دیتے ہیں۔

غور کیا جائے تو یہ تمام طبقاتی شعبہ جات دراصل اسلام کے اس اصول کی عملی تفسیر ہیں جب کوئی تاجر اپنی دکان پر بیٹھ کر شرعی اصولوں کے مطابق خرید و فروخت کرتا ہے، جب کوئی معالج مریض کا علاج کرتے وقت طبی اخلاقیات کے ساتھ ساتھ دینی احکام کا بھی خیال رکھتا ہے، تو یہی وہ توازن ہے جسے اسلام دنیا اور دین کے مابین قائم کرنا چاہتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کی تقسیم اور تنوع دراصل اسی توازن کو عملی جامہ پہنانے کی ایک منظم کوشش ہے۔

سماجی خدمت اور خدمتِ خلق کے شعبے

اسلام نے عبادت کے ساتھ ساتھ مخلوقِ خدا کی خدمت کو بھی اجرِ عظیم کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے متعدد شعبے اسی جذبے کے تحت کام کرتے ہیں۔ ”اسپیشل پرسنز ڈیپارٹمنٹ“ گونگے، بہرے، نابینا اور جسمانی معذوری کے شکار افراد کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ اس شعبے کے تحت نابینا افراد کے لیے بریل رسم الخط میں قرآنی تعلیم، بہرے افراد کے لیے اشاروں کی زبان میں نماز و وضو کی تعلیم اور معذور افراد کے لیے عمارتوں میں ریمپ اور لفٹ جیسی سہولیات کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ان افراد کے لیے علیحدہ رہائشی مدارس اور جامعات بھی قائم کیے جا چکے ہیں۔

”شعبہ تحفظِ اوراقِ مقدسہ“ کا مقصد قرآنی آیات اور دینی تحریروں پر مشتمل کاغذات کو بے حرمتی سے بچانا اور شرعی طریقے سے ان کو تلف کرنا ہے، جبکہ ”شعبہ فیضانِ اسلام“ نومسلم افراد کی بنیادی دینی تربیت کا اہتمام کرتا ہے تاکہ وہ اسلام قبول کرنے کے بعد عقائد و عبادات سے مکمل آگاہی حاصل کر سکیں۔

اسی طرح سماجی خدمت کا عظیم شعبہ ”فیضان گلوبل ریلیف فاؤنڈیشن (FGRF)“ قائم ہے، یہ صرف ایک شعبہ نہیں بلکہ ملک و بیرونِ ملک انسانیت کی خدمت میں مصروف ایک فعال فلاحی ادارہ ہے۔ یہ شعبہ قدرتی آفات، سیلاب، زلزلوں اور دیگر ہنگامی حالات میں متأثرین تک فوری امداد پہنچانے کے ساتھ ساتھ مستقل بحالی کے منصوبوں پر بھی کام کرتا ہے۔ FGRF نے سیلاب متأثرین کے لیے لاکھوں افراد کو پکا ہوا کھانا، ماہانہ راشن، پینے کا صاف پانی، خیمے، بستر اور دیگر ضروری سامان فراہم کیا، ہزاروں خاندانوں کے مکانات تعمیر یا مرمت کروائے اور میڈیکل کیمپوں کے ذریعے مفت علاج اور ادویات مہیا کیں۔ اسی طرح خون کے عطیات کی مہمات، تھیلیسیمیا کے مریضوں کی مدد، صاف پانی کی فراہمی کے لیے ہینڈ پمپ اور شجر کاری، کسانوں میں کھاد اور بیج کی تقسیم، معذور بچوں کی بحالی، پیشہ ورانہ مہارتوں کی تربیت اور کمزور طبقات کی خود کفالت جیسے منصوبے بھی اس کے نمایاں فلاحی اقدامات میں شامل ہیں۔ FGRF کی خدمات صرف پاکستان تک محدود نہیں بلکہ فلسطین، شام، بنگلہ دیش، افریقی ممالک، برطانیہ اور دیگر خطوں میں بھی ضرورت مندوں تک امداد پہنچانے کا سلسلہ جاری ہے، جہاں خوراک، ادویات، پانی، عارضی رہائش اور دیگر بنیادی ضروریات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس طرح دعوتِ اسلامی نے FGRF کے ذریعے یہ عملی پیغام دیا ہے کہ اسلام ”پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دکھیاری امت کی خدمت، مصیبت زدہ افراد کی دستگیری، ماحول کے تحفظ، صحت، تعلیم اور انسانی وقار کی بحالی“ کی تعلیم دیتا ہے اور دعوتِ اسلامی نے ان تعلیمات کو عام کیا ہے۔

میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے پیغام کی اشاعت

اسلام کا ایک نمایاں وصف یہ بھی ہے کہ یہ ”عصری تقاضوں سے ہم آہنگ“ ہے۔ اس میں وقت کے تقاضوں

Go To Index

کے مطابق چلنے کی وسعت موجود ہے۔ اس پہلو سے دیکھیں تو دورِ جدید میں ذرائع ابلاغ کا اثر و رسوخ سب سے زیادہ ہے، اور دعوتِ اسلامی نے اس میدان میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ "مکتبۃ المدینہ" کا آغاز 1986ء میں محض بیانات کی آڈیو کیسٹوں کی اشاعت سے ہوا تھا، جو آج ایک مکمل اشاعتی ادارہ بن چکا ہے۔ اسی تسلسل میں "مدنی چینل" کا قیام عمل میں آیا جسے مکمل طور پر موسیقی سے پاک اور مہذب مواد پر مبنی ایک اسلامی ٹی وی چینل کے طور پر متعارف کرایا گیا، جس کے ذریعے تلاوتِ قرآن، نعت، بیانات اور تربیتی پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔

"شعبہ سوشل میڈیا" کے تحت فیس بک، یوٹیوب، انسٹاگرام، ایکس اور واٹس ایپ جیسے پلیٹ فارمز پر نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے متعدد پیجز اور چینلز چلائے جا رہے ہیں جن کے مجموعی فالورز کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ اسی طرح "آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ" نے قرآن، حدیث، نماز کے اوقات، حج و عمرہ اور روحانی علاج جیسے موضوعات پر درجنوں موبائل ایپلی کیشنز اور سافٹ ویئر تیار کیے ہیں، جن میں مدنی قاعدہ، القرآن الکریم، صراط الجنان فی تفسیر القرآن، فیضانِ حدیث، پریئر ٹائمز اور بہارِ شریعت ایپ جیسی مقبول ایپلی کیشنز شامل ہیں۔ یہ شعبہ ادارے کی ویب سائٹ، ڈیجیٹل خدمات اور اندرونی نظم و نسق کے سافٹ ویئر بھی تیار کرتا ہے۔

زبانوں کے تنوع کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دعوتِ اسلامی نے کثیر دینی لٹریچر کو 38 سے زائد زبانوں میں پیش کیا ہے۔ "چائنیز ڈیپارٹمنٹ" جیسے شعبے بھی قائم کیے ہیں جو چینی زبان بولنے والوں تک دین کا پیغام پہنچانے کے لیے کورسز، تراجم اور مقامی رابطہ کاری کا کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ "شعبہ فلکیات" 2010ء سے دنیا بھر کے شہروں کے لیے نماز، سحر و افطار کے اوقات اور سمتِ قبلہ کے تعین کا علمی و سائنسی کام سر انجام دے رہا ہے۔

خواتین کے لیے مخصوص شعبہ جات

اسلام کا ایک حسین پہلو یہ ہے کہ اس نے خواتین کی تعلیم و تربیت کو بھی بہت اہمیت دی ہے۔ دعوتِ اسلامی کی عالمی مجلسِ مشاورت کے تحت اسلامی بہنوں کے لیے تقریباً چالیس شعبہ جات قائم ہیں۔ "مدرسۃ المدینہ بالغات" کے تحت خواتین کو قرآنِ کریم کی تعلیم دی جاتی ہے، جبکہ "دارُ السنہ للبنات" میں رہائشی کورسز کے ذریعے فیضانِ نماز کورس، اصلاحِ اعمال کورس اور فیضانِ قرآن کورس جیسے پروگرام کروائے جاتے ہیں، جن سے اب تک ہزاروں خواتین مستفید ہو چکی ہیں۔

"شعبہ نو مسلم برائے اسلامی بہنیں" نو مسلم خواتین کی بنیادی تربیت کرتا ہے، "شعبہ ماہنامہ خواتین" کے ذریعے اسلامی بہنوں کی تحریری صلاحیتوں کو نکھارا جاتا ہے اور انہیں مضامین نویسی کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔

دعوتِ اسلامی، محاسنِ اسلام کی عملی تصویر کیوں؟

یہ چند شعبہ جات کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دعوتِ اسلامی نے اسلام کے بنیادی محاسن کو عملی طور پر کیسے نافذ کیا ہے۔ سب سے پہلے علم دوستی کا پہلو دارُالافتاء، المدینۃ العلمیہ اور مدارس کے وسیع نیٹ ورک میں نمایاں ہے۔ دوسرا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا اصول مختلف طبقات کے لیے قائم شعبہ جات میں کارفرما ہے، جہاں ہر پیشے سے وابستہ فرد کو نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔ تیسرا خدمتِ خلق کا جذبہ اسپیشل پرسنز ڈیپارٹمنٹ اور FGRF جیسے شعبوں میں جھلکتا ہے۔ چوتھا عصری تقاضوں سے ہم آہنگی آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ، دارُالمدینہ اسلامک اسکول سسٹم اور فیضان آن لائن اکیڈمی میں دکھائی دیتی ہے۔ پانچواں خواتین کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ اسلام کے اس اصول کی عکاسی کرتی ہے کہ علمِ دین ہر مسلمان مرد و عورت پر یکساں فرض ہے۔

اللہ کریم دعوتِ اسلامی کا فیضان جاری رکھے۔ آمین

Go To Index

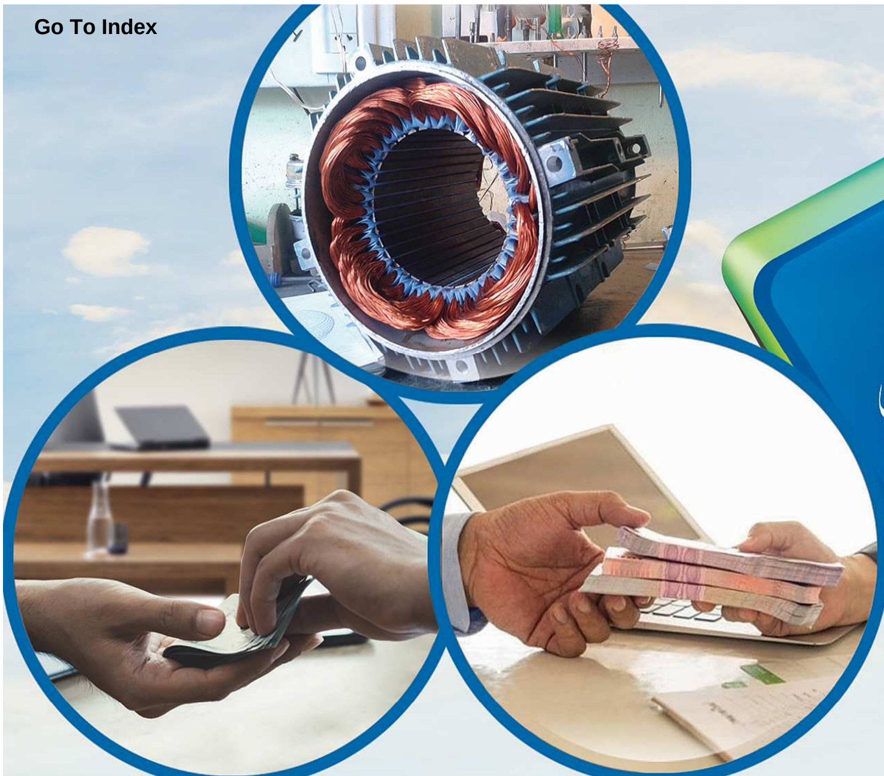

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

1 ادھار بیچے ہوئے مال کی رقم وقت سے پہلے طلب کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے اپنے ایک دوست کو چھ ماہ کے ادھار پر کچھ سامان فروخت کیا تھا لیکن ابھی چار ماہ ہی گزرے ہیں کہ مجھے پیسوں کی ضرورت پڑ گئی، تو کیا میں اس سے ادھار رقم کا فوری مطالبہ کر سکتا ہوں؟

جواب: صورتِ مسئولہ میں جب آپ نے ثمن (Price) کی ادائیگی کے لیے اپنے دوست کو معین مدت یعنی چھ ماہ کی مہلت دی اور اس نے بھی اس مہلت کو قبول کر لیا، تو یہ دَین (واجب الاداء رقم) "میعادی" ہو گیا۔ اب اس میعاد کے مکمل ہونے سے پہلے آپ اپنی ادھار رقم کا مطالبہ نہیں کر سکتے، کہ فقہائے کرام کی صراحت کے مطابق جب کسی دَین کے لیے باہمی رضامندی سے کوئی مدت طے کر لی جائے تو وہ مدت لازم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد دائن (جس کا دَین ہے) کو یہ حق حاصل نہیں رہتا کہ مقررہ مدت پوری ہونے سے پہلے دَین کی ادائیگی کا مطالبہ کرے، کیونکہ یہ مہلت مدیون (جس کے ذمہ دَین لازم ہے اس) کا حق بن چکی ہوتی ہے، اور مدیون کا حق کوئی دوسرا ساقط نہیں کر سکتا۔ البتہ سامنے والا راضی ہو تو وہ رقم پہلے دے سکتا ہے۔

بہارِ شریعت میں ہے: بائع نے اگر عقدِ بیع کے بعد مشتری کو ادائے ثمن کے لیے مہلت دی یعنی اُس کے لیے میعاد مقرر کر دی اور مشتری نے بھی قبول کر لی تو یہ دَین میعادی ہو گیا یعنی بائع پر وہ میعاد لازم ہو گئی اُس سے قبل مطالبہ نہیں کر سکتا۔ ہر دَین کا یہی حکم ہے کہ میعادی نہ ہو اور بعد میں میعاد مقرر ہو جائے تو میعادی ہو جاتا ہے مگر مدیون کا قبول کرنا شرط ہے اگر اُس نے انکار کر دیا تو میعادی نہیں ہو گا فوراً اُس کا ادا کرنا واجب ہو گا اور دائن جب چاہے گا مطالبہ کر سکے گا۔ (بہارِ شریعت، 2/752)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 کوٹیشن پاس کروانے کے لیے مینیجر کو کمیشن دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں اے سی ڈَک کی سروس کا کام کرتا ہوں، چند ادارے ہوتے ہیں جنہوں نے کام کروانا ہوتا ہے وہ ہم سے کوٹیشن مانگتے ہیں جس میں سروس وغیرہ کے چارجز اور مکمل تفصیل ہوتی ہے کہ ہم یہ کام اتنے روپوں میں کر کے دیں گے، میری طرح دیگر اور لوگ بھی کوٹیشن دیتے ہیں۔ ادارہ کے مینیجر وغیرہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کی کوٹیشن اوکے کر دیں گے، لیکن

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر کراچی

کام کرنے کے بعد آپ کو ادارہ جو کام کی رقم دے گا اس میں سے ہم کمیشن لیں گے۔ اگر ہم کمیشن دینے پر رضا مند نہ ہوں تو وہ کسی اور کی کوٹیشن اوکے کر دے گا۔ تو کیا ہم کوٹیشن اوکے کروانے کے لیے اس شرط کو مان سکتے ہیں یا نہیں؟ اور اس شرط پر ہم کام لے کر مینیجر کو کمیشن دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: پوچھی گئی صورت میں آپ کا کوٹیشن پاس کروانے کے لیے مینیجر کو پیسے دینا اور مینیجر کا یہ پیسے لینا رشوت ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اپنا کام نکلوانے کے لیے کسی کو پیسے دینا رشوت کہلاتا ہے، اسی طرح جو کام اپنے منصب کی وجہ سے پہلے سے کرنا لازم ہو اس کام کے پیسے لینا بھی رشوت کے زمرے میں آتا ہے اور رشوت کا لین دین ناجائز و حرام ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا لازم ہے۔

ترمذی شریف میں ہے: ”لعن رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ وسلَّم الراشی والمرتشی“ یعنی رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ وسلَّم نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔ (ترمذی، 3/614)

شامی میں ہے: ”الرشوۃ بالکسر مایعطیہ الشخص الحاکم وغیرہ لیحکم لہ اویحملہ علی مایرید“ یعنی رشوت وہ ہے جو کوئی شخص حاکم یا کسی اور کو اس لیے دے کہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کرے یا اس کی مراد پر راغب ہو۔ (ردالمحتار، 8/34)

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”رشوت لینا مطلقاً حرام، کسی حالت میں جائز نہیں۔ جو پرایا حق دبانے کے لیے دیا جائے، رشوت ہے۔ یوہیں جو اپنا کام نکلوانے کے لیے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، 23/597)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 موٹر سے نکلنے والا کاپر خود رکھ لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا موٹر وائنڈنگ کا کام ہے، کاپر میں بنی ہوئی موٹر جب جل جاتی ہے اور میرے پاس بننے کے لیے آتی ہے تو اس میں سے جو پرانا کاپر نکلتا ہے وہ زیادہ مالیت مثلاً 2500 سے 3000 کا ہوتا ہے تو میں گاہک کو بتا دیتا ہوں کہ اتنا کاپر نکلا ہے جس کی مالیت اتنی ہے اور پھر اس رقم کو موٹر بنانے کی مزدوری میں ایڈجسٹ کر لیتا ہوں، لیکن جب کوئی سلور میں بنی ہوئی موٹر بننے کے لیے میرے پاس آتی ہے تو اس میں سے بہت کم مالیت مثلاً سو یا ڈیڑھ سو روپے کی مالیت کا سلور نکلتا ہے تو میں وہ سلور اپنے پاس اسکریپ میں رکھ لیتا ہوں اور گاہک کو نہ وہ سلور دیتا ہوں نہ اس کی قیمت کو مزدوری میں ایڈجسٹ کرتا ہوں اب سوال یہ ہے کہ کیا میرا اس طرح اسکریپ سلور گاہک کو بتائے بغیر اپنے پاس رکھنا درست ہے؟

جواب: پوچھی گئی صورت میں آپ کے لیے موٹر سے نکلنے والا پرانا سلور خود رکھ لینا جائز نہیں۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ مذکورہ کام میں آپ کی حیثیت اجیر مشترک کی ہے اور اجیر مشترک کے پاس لوگوں کی چیزیں امانت ہوتی ہیں، لہٰذا موٹر وائنڈنگ کے دوران موٹر سے نکلنے والا پرانا سلور، خواہ اس کی مالیت سو، ڈیڑھ سو روپے ہو یا اس سے زیادہ وہ موٹر کے مالک کی ملکیت ہے اور آپ کے ہاتھ میں امانت ہے، لہٰذا آپ پر لازم ہے کہ جس موٹر سے جتنا سلور نکلے اُسے اس کے مالک کے سپرد کر دیں، اور یہ بھی ممکن ہے کہ جتنی مالیت کا وہ سلور ہو اتنی رقم مالک کو دے دی جائے۔ مالک کی اجازت کے بغیر اس سلور کو اپنے استعمال میں لانا یا اپنے پاس رکھ کر بعد میں بیچ دینا گناہ اور ناحق طریقے سے دوسروں کا مال کھانا ہے۔ مالک کی صراحت کے ساتھ یا دلالت کے ساتھ اجازت کے بغیر اس کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

ردالمحتار میں ہے: ”لایجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی“ ترجمہ: کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ بغیر کسی سبب شرعی کے کسی کا مال لے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، 4/61)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

Go To Index

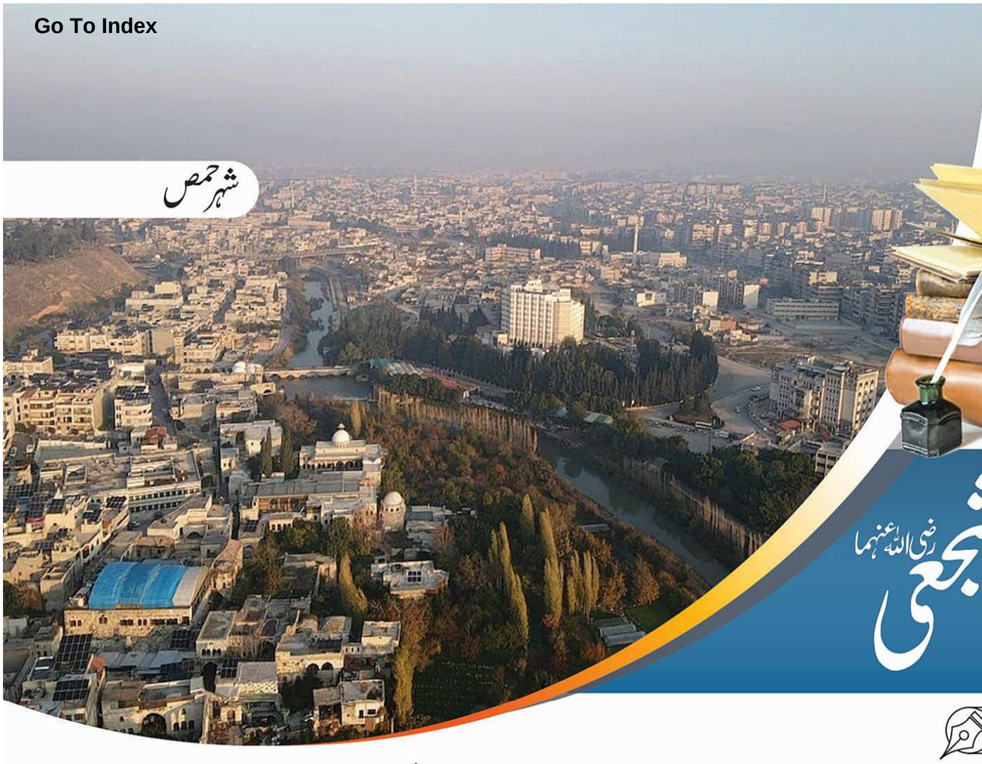

حضرت سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہما

مولانا عدنان احمد عطاری مدنی*

حضرت سیّدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہما کا شمار پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ان جاں نثاروں میں ہوتا ہے جو نہ صرف شجاعت کے اعتبار سے دِلاور اور صف شکن تھے بلکہ علم و فضل کے لحاظ سے آسمانِ ہدایت کے نہایت درخشندہ ستارے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ 5 ہجری میں مشرف بہ اسلام ہوئے آپ کا تعلق عرب کے مشہور قبیلے بنو اشجع سے تھا جبکہ کنیت ابو عبد الرحمٰن یا ابو حماد تھی۔ والد ماجد حضرت مالک بن ابو عوف رضی اللہ عنہ بھی شرفِ صحابیت سے سرفراز ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ ایک جاں باز سپاہی کی حیثیت سے کئی غزوات میں شامل ہوئے۔ غزوۂ خیبر میں دشمنوں کے دانت کھٹے کئے جبکہ جنگِ موتہ میں حضرت خالد بن ولید کی معیت میں سر ہتھیلی پر رکھ کر دشمنوں کی صفوں سے جا ٹکرائے۔ فتحِ مکہ کے موقع پر ان بارہ ہزار نفوس قدسیہ کا حصہ تھے جن کی عظمت تا قیامت باقی رہے گی۔ اس وقت بنو اشجع کا جھنڈا آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا جبکہ فتوحاتِ شام میں بہادری اور شجاعت کی داستان رقم کی۔(1)

آپ رضی اللہ عنہ کو تحصیلِ علمِ دین کا بہت شوق تھا، بارگاہِ رسالت میں اکثر حاضر رہتے تھے، نفیس کلماتِ مصطفوی سنتے اور فیضانِ نبوی سے خوب بہرہ مند ہوتے، یوں آپ رضی اللہ عنہ نے جلد ہی قراٰن و حدیث میں درجۂ تبحُّر حاصل کر لیا تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ قبولِ اسلام سے قبل جھاڑ پھونک کے ذریعے لوگوں کا علاج کیا کرتے تھے چنانچہ مسلم شریف میں ہے: آپ رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں یوں عرض گزار ہوئے کہ یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ان کلمات کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنے کلمات مجھے سناؤ۔ ان میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ ان میں شرک نہ ہو۔(2)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ناجائز یا شرکیہ الفاظ سے دَم کرنا حرام یا کفر ہے، جائز دعائیں پڑھ کر دَم کرنا سنّت ہے، جس دَم جھاڑ پھونک کے معانی معلوم نہ ہوں انہیں نہ پڑھے۔(3)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہما کی طبیعت میں خوش مزاجی بھی تھی چنانچہ غزوۂ تبوک میں جب رحمتِ عالم، نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چمڑے کے ایک چھوٹے خیمے میں تشریف فرما تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے داخل ہونے کی اجازت چاہی، اجازت

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

Go To Index

ملنے پر عرض گزار ہوئے: کیا پورا ہی اندر آجاؤں؟ ارشاد فرمایا: پورے داخل ہو جاؤ۔ (4)

قراٰنِ مجید فرقانِ حمید میں ایک آیتِ مبارکہ ہے:

﴿وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاۙ(۲) وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔ (5) اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے: حضرت عوف بن مالک رضی اللہُ عنہما کے فرزند کو مشرکین نے قید کرلیا تو آپ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرا بیٹا مشرکین نے قید کرلیا ہے اور اسی کے ساتھ اپنی محتاجی و ناداری کی شکایت بھی کی، سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ڈر رکھو اور صبر کرو اور کثرت سے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھتے رہو۔ حضرت سیّدُنا عوف بن مالک رضی اللہُ عنہما نے گھر آکر اپنی بی بی سے یہ کہا اور دونوں نے پڑھنا شروع کیا وہ پڑھ ہی رہے تھے کہ بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا، اندر داخل ہو کر بیٹے نے بتایا کہ دشمن غافل ہو گیا تھا اس نے موقع پایا قید سے نکل بھاگا اور چلتے ہوئے چار ہزار بکریاں بھی دشمن کی ساتھ لے آیا، حضرت عوف بن مالک رضی اللہُ عنہما نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا: یہ بکریاں ان کے لئے حلال ہیں؟ حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اجازت دی اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (6)

ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہُ عنہما کہیں جارہے تھے کہ اچانک ایک شخص آیا اور آپ رضی اللہُ عنہ کو گالیاں دینے لگا لیکن آپ رضی اللہُ عنہ نے کمالِ ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے کوئی جواب نہ دیا اور زمین پر لیٹ گئے، اس وقت آپ کے سرِ مبارک پر ٹوپی تھی آپ رضی اللہُ عنہ نے ٹوپی اپنے چہرے پر ڈالی اور آنکھیں موند لیں وہ شخص کچھ دیر تک کھڑا گالیاں دیتا رہا لیکن جب آپ کی جانب سے کوئی جواب نہ ملا تو مایوس ہو کر چلا گیا اس کے جانے کے بعد کسی نے آپ رضی اللہُ عنہ سے پوچھا: اللہ پاک آپ کی مغفرت فرمائے، حیرت ہے کہ ایک شخص آپ کو گالیاں دے رہا تھا اور آپ آرام کر رہے تھے؟ آپ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: میں نے تو صرف یہ دیکھا تھا کہ میرے پاس شیطان آیا ہے لہٰذا چپ سادھ لی اور جب اسے میری جانب سے کوئی جواب نہ ملا تو وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ (7)

عالمی مذہبی اسکالر مولانا محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں کہ جب کوئی ہم سے اُلجھے یا بُرا بھلا کہے اُس وَقت خاموشی میں ہی ہمارے لئے عافیّت ہے اگرچہ شیطان لاکھ وَسوَسے ڈالے کہ تو بھی اس کو جواب دے ورنہ لوگ تجھے بُزدل کہیں گے، میاں! شَرافت کا زمانہ نہیں ہے اِس طرح تو لوگ تجھ کو جینے بھی نہیں دیں گے وغیرہ وغیرہ۔ ایک حدیثِ مبارکہ پیشِ خدمت ہے جسے پڑھ کر آپ کو اندازہ ہو گا کہ دوسرے کے بُرا بھلا کہتے وَقت خاموش رہنے والا رحمتِ الٰہی کے کس قَدَر نزدیک تر ہوتا ہے۔ چُنانچِہ ابوداوٗد میں ہے، کسی شخص نے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی موجودگی میں حضرت سیّدُنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کو بُرا کہا تو جب اُس نے بہت زیادتی کی۔ تو انہوں نے اُس کی بعض باتوں کا جواب دیا (حالانکہ آپ کی جوابی کاروائی معصیّت سے پاک تھی مگر) سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہاں سے اُٹھ گئے۔ سیّدُنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے پہنچے، عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ مجھے بُرا کہتا رہا آپ تشریف فرما رہے، جب میں نے اُس کی بات کا جواب دیا تو آپ اُٹھ گئے، فرمایا: تمہارے ساتھ فرشتہ تھا، جو اُس کا جواب دے رہا تھا، پھر جب تم نے خود اُسے جواب دینا شروع کیا، تو شیطان درمیان میں آکودا۔ (8)

ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہُ عنہما مسجد

میں ٹانگیں پھیلائے ہوئے ایک حلقے میں جلوہ فرما تھے کہ آپ کے شاگرد حضرت کثیر بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ آگئے، انہیں دیکھ کر آپ رضی اللہُ عنہ نے اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا: میں نے پاؤں اسی لئے پھیلائے تھے کہ کوئی نیک مرد آئے تو میں اسے اپنے پاس بٹھالوں۔(9)

آپ رضی اللہُ عنہ کو جہاں بھی موقع ملتا لوگوں کو زیورِ علم سے آراستہ کرتے اور علم کی روشنی پھیلایا کرتے تھے چنانچہ دمشق سے باہر دیہات میں آپ رضی اللہُ عنہ کے ایک دوست رہا کرتے تھے جب بھی آپ ان سے ملنے جاتے تو لوگ آپ کے اردگرد جمع ہو جاتے اور دینی مسائل پوچھتے اور آپ نہایت ہی دلنشین انداز میں انہیں جوابات عطا فرمایا کرتے تھے۔(10)

آپ رضی اللہُ عنہ خوفِ خدا کے غلبے کی وجہ سے اور آخرت کے حساب کی جوابدہی کے پیشِ نظر اس خواہش کا اظہار کیا کرتے تھے کہ کاش! میں کسی گھر میں مینڈھا ہوتا جسے گھر والے ذبح کر لیتے اور مجھے بھون لیتے اور میرا گوشت کھالیتے۔(11)

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کے دورِ خلافت میں آپ رضی اللہُ عنہ ملکِ شام چلے گئے اور حمص میں قیام کیا اور یہیں 73 ہجری میں وفات پاکر رفیقِ اعلیٰ سے جاملے۔(12)

حضرت سیدنا عوف بن مالک رضی اللہُ عنہما کا شمار فضلاء صحابہ میں ہوتا ہے، آپ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ ”67“ احادیث کے چمکتے دمکتے قیمتی موتی کتبِ احادیث و سیر میں بکھرے ہوئے ہیں،(13) ایک حدیثِ پاک ملاحظہ فرمایئے، چنانچہ حضرت عوف بن مالک اشجعی روایت کرتے ہیں کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بہترین امام (خلیفہ) وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان کے لیے دعائے مغفرت کرو اور وہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کریں اور تمہارے بدترین امام (خلیفہ / حکمران) وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں، تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔(14)

حضرت سیّدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہُ عنہما سے روایت کرنے والوں میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہُ عنہما جیسے جلیلُ القدر اور عظیمُ المرتبت صحابہ جبکہ حضرت ابو مسلم خولانی اور حضرت ابو ادریس خولانی جیسے تابعین بھی شامل ہیں جن کی فہم و فراست و علمی جلالت کو ہر ایک نے تسلیم کیا۔(15)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) طبقات ابن سعد، 4 / 211 (2) مسلم، ص 931، حدیث: 5732 (3) مراٰۃ المناجیح، 6 / 213 (4) ابن ماجہ، 4 / 380، حدیث: 4042 (5) پ 28، الطلاق: 2، 3 (6) تفسیر خزائن العرفان، ص 1033 ملخصاً (7) تاریخ ابن عساکر، 47 / 52 (8) ابو داؤد، 4 / 359، 358، حدیث: 4836، 4837، غصے کا علاج، ص 19 (9) الادب المفرد للبخاری، ص 294، رقم: 1147 (10) مسند الشامیین للطبرانی، 4 / 115، رقم: 2872 (11) موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 2 / 565، رقم: 159 (12) طبقات ابن سعد، 4 / 211 (13) تہذیب الاسماء واللغات للنووی، 2 / 354 (14) مسلم، ص 795، حدیث: 4804 (15) تاریخ ابن عساکر، 27 / 44۔

جون 2026ء میں غمزدہ خاندانوں اور بیماروں کے نام امیرِ اہلِ سنت کے دعائیہ پیغامات کی رپورٹ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے جون 2026ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً 3146 پیغامات جاری فرمائے جن میں 557 تعزیت کے، 2416 عیادت کے جبکہ 173 دیگر پیغامات تھے۔ ان پیغامات میں امیرِ اہلِ سنت نے بیماروں کی صحت یابی کے لیے دعائیں فرمائیں جبکہ مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کے لیے مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعائیں کیں۔

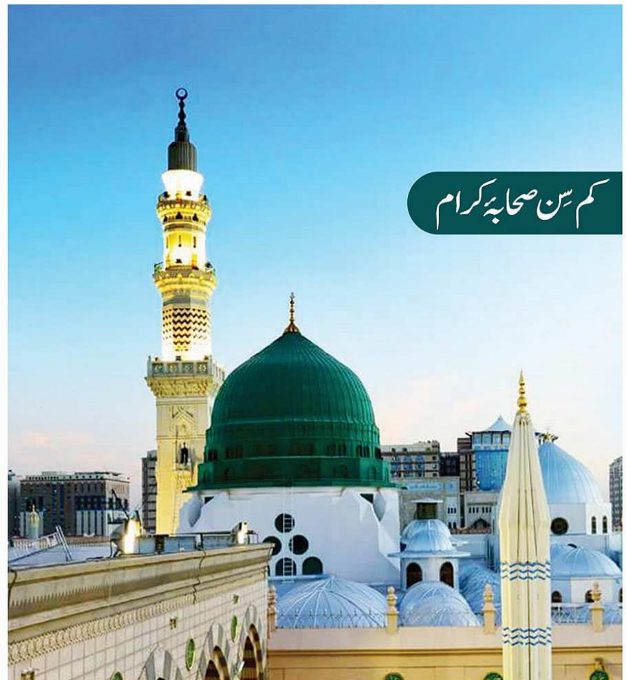

حضرتِ عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہما

مولانا اویس یامین عطّاری مدنی*

کم عمری میں جن خوش نصیب بچّوں کو اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضری کا شرف ملا اُن میں حضرت عبدُالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں، آئیے! ان کے بچپن کے بارے میں پڑھ کر اپنے دِلوں کو محبتِ صحابۂ کرام سے روشن کرتے ہیں:

مختصر تعارف

آپ حضرت زید بن خطاب اور حضرت لُبابہ بنتِ ابی لُبابہ کے بیٹے اور مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں، آپ کی ولادت 5 ہجری کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی (رضی اللہ عنہم اجمعین)۔[1]

حُضور نے گُھٹّی دی، سر پر ہاتھ پھیرا اور دُعائے برکت سے نوازا

حضرت عبدُالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہما جب پیدا ہوئے تو ان کے نانا جان حضرت ابو لُبابہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک کپڑے میں لپیٹ کر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نے آج تک اتنے چھوٹے جسم والا بچہ نہیں دیکھا۔ مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بچّے کو گُھٹّی دی، سر پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دُعائے برکت سے نوازا۔ (دُعائے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ) حضرت عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہما جب کسی قوم میں ہوتے تو قد میں سب سے اونچے نظر آتے۔[2]

وِصال

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے وقت آپ رضی اللہ عنہ 6 سال کے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا وصال حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دورِ خلافت میں سِن 65 ہجری میں ہوا۔[3]

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) طبقات ابن سعد، 5/37- الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 5/29 (2) الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، 5/30 (3) اعلام للزرکلی، 3/307- الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، 5/30۔

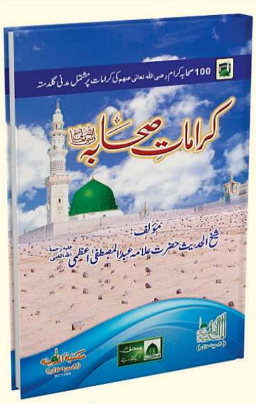

100 صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی کرامات پر مشتمل کتاب ”کراماتِ صحابہ“ آج ہی اپنے قریبی مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجیے یا کیو آر کوڈ اسکین کرکے پی ڈی ایف ڈاؤن لوڈ کیجیے اور پڑھیے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

مزار حضرت مولانا پیر سیّد جمال الدین شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

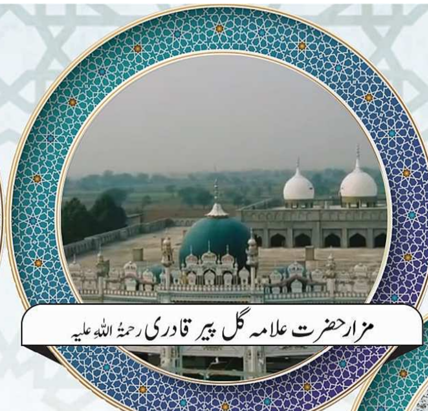
مزار حضرت علامہ گل پیر قادری رحمۃ اللہ علیہ

مزارِ پیرِ طریقت صوفی اقبال احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ

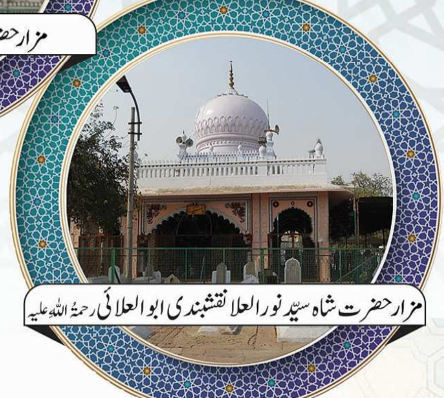
مزار حضرت شاہ سیّد نور العلا نقشبندی ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

ربیعُ الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے 117 کا مختصر ذکر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ربیعُ الآخر 1439ھ تا 1447ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 11 اولیائے کرام و علمائے اسلام کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

اولیا و مشائخ کرام رحمہم اللہ السّلام

1 میراں سیّد عبدالرزاق قادری بغدادی بیجاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش خاندان غوث الاعظم میں بغداد، عراق میں ہوئی اور 22 ربیع الآخر 1051ھ کو بیجاپور، کرناٹک ہند میں وصال فرمایا۔ مزار جوڑ گنبد کے نام سے مشہور ہے۔ آپ قطب الوقت، وحید العصر، کثیر الفیض اور اکابر مشائخ قادریہ سے تھے۔(1)

2 حضرت شاہ سیّد نور العلا نقشبندی ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ عالم دین، صاحب صدق و صفا، کثیر الفیض اور سجادہ نشین والدِ گرامی حضرت شاہ ابو العلا احراری تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والدِ گرامی شاہ عبدالرحیم دہلوی کو ان سے خرقہ خلافت حاصل تھا۔ ان کا وصال 7 ربیع الآخر 1090ھ میں ہوا، آگرہ سٹی (یوپی) ہند میں والدِ گرامی کے پاؤں کی جانب تدفین کی گئی۔(2)

3 جدِ اعلیٰ خاندانِ راشدی (پیر پگارا) حضرت میاں پیر سائیں سیّد محمد بقاشاہ شہید پٹ دھنی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش رسول چھوٹی سائیدی ضلع خیرپور میرس میں حسینی سادات گھرانے میں 1135ھ کو ہوئی اور 9 ربیع الآخر 1198ھ کو شہید ہوئے، مزار مبارک قصبہ شیخ طیب ضلع خیرپور میرس سندھ میں ہے۔ آپ علوم ظاہری و باطنی کے جامع، مرید و خلیفہ پیر سید عبدالقادر جیلانی (آستانہ عالیہ چناہ شریف، کوٹ سدھانہ ضلع جھنگ)، مخدوم اسماعیل روہڑی چشتی نقشبندی کے فیض یافتہ، سندھی کے بلند پایہ شاعر، شیخ طریقت، رشد و ہدایت کے پیکر تھے۔(3)

4 حضرت علامہ گل پیر قادری رحمۃ اللہ علیہ پیر محمد قاسم انگوی قادری کے پڑپوتے، پیر چراغ علی انگوی کے فرزند، بانی آستانہ قادریہ قاسمیہ ڈھوڈا شریف، صاحب مجاہدہ، قصیدہ غوثیہ کے عامل اور صاحب کرامت تھے۔ آپ کی پیدائش انگہ شریف، وادی سون سکیسر ضلع خوشاب میں ہوئی اور 10 ربیع الآخر 1331ھ کو وصال فرمایا، مزار ڈھوڈا شریف ضلع گجرات میں ہے۔(4)

5 جمال ملت حضرت مولانا پیر سیّد جمال الدین شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش خانقاہ خواجہ آباد ضلع میانوالی میں ہوئی اور یہیں 5 ربیع الآخر 1420ھ کو وصال فرمایا۔ آپ تلمیذ علّامہ عطا محمد بندیالوی، فاضل دارُالعلوم امجدیہ کراچی و جامعہ

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی) و نگرانِ مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

Go To Index

شمسیہ نصیریہ خواجہ آباد، مرید و خلیفہ والدِ گرامی خواجہ پیر سید کمال الدین شاہ، بانی جامعہ قمر العلوم فریدیہ کراچی اور اہلِ سنّت کے متحرک راہنما تھے۔[5]

6 پیرِ طریقت صوفی اقبال احمد نوری رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1340ھ کو محلہ بازار صندل خان، اقبال چوک قلعہ بریلی شریف یوپی ہند کے صوفی عزیز احمد حامدی کے ہاں ہوئی۔ آپ مستفیض دارُ العلوم منظرِ اسلام بریلی، خلیفہ مفتیِ اعظم ہند، مصنفِ کتب، مدیرِ ماہنامہ نوری کرن بریلی ہیں، 14 کتب ورسائل میں شمع شبستان رضا اور شمع شبستان نوری نے شہرت پائی۔ وصال 6ربیع الآخر 1425ھ کو ہوا، مزار جائے پیدائش میں ہے۔[6]

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

7 حضرت مولانا حفیظ اللہ فرنگی محلی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش لکھنؤ، یوپی ہند کے علمی گھرانے میں ہوئی اور وفات 20ربیع الآخر 1279ھ کو فرمائی، تدفین باغ مولانا انوار الحق فرنگی محلی لکھنؤ میں کی گئی۔ آپ سلطنت اودھ کی جانب سے فیض آباد کے منتظم و مہتمم بنائے گئے، عدالتی مصروفیات کے ساتھ زندگی بھر درس و تدریس بھی کرتے رہے۔[7]

8 مناظر اسلام مولانا آل حسن موہانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش تقریباً 1202ھ اور وفات 17ربیع الآخر 1287ھ کو ہوئی۔ تدفین مقامی قبرستان، محلہ پکرا، قصبہ موہان ضلع اناؤ ہند میں ہوئی۔ آپ مشہور عالمِ دین، صاحبِ تصانیف، فاتحِ عیسائیت، فنِ مناظرہ کے ماہر، سلسلہ قادریہ قمیصیہ میں علّامہ انوار الحق فرنگی محلی کے مرید تھے، دہلی میں شعبہ وکالت سے منسلک رہے اور کچھ عرصہ ناظم صدارت العالیہ ریاست حیدرآباد کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ تنقیح العبادات اور الاستفسار اہم کتب ہیں۔[8]

9 عالمِ جلیل شیخ علامہ عبد الحق جاوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش مکہ مکرمہ میں 1285ھ کو ہوئی، اپنے نانا امام محمد نووی اور دیگر علمائے مکہ سے تعلیم و تربیت پائی۔ یہ حافظِ قرآن، فاضلِ نوجوان، علومِ عقلیہ ونقلیہ کے ماہر، عالمِ فلکی، مدرس مکہ اور شبیہ شیخ نووی تھے۔ کثیر طلبہ نے آپ سے علمِ دین حاصل کیا۔ ان کی کتاب تدریج الادانی الی قراءۃ شرح التفتازانی طلبہ میں متداول ہے۔ ان کا وصال 19ربیع الآخر 1324ھ کو ہوا، تدفین معلیٰ قبرستان میں کی گئی۔[9]

10 مستفتی اعلیٰ حضرت مولانا میاں احمد شیخ خاکی قادری سہروردی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش شیخ برادری میں ہوئی، علمِ دین و تصوف پیر و مرشد مولانا میاں محمد بخش پنڈوڑوی سے حاصل کی۔ آپ پنجابی، فارسی اور اردو کے شاعر تھے، آپ کا تخلص خاکی ہے۔ بہترین کاتب تھے، اپنے ہاتھ سے 7 قرآن پاک لکھے۔ آپ فقیہِ زماں، عالمِ باعمل تھے۔ متقی و پرہیزگار تھے، آپ کی 13 تصانیف ہیں۔ 23ربیع الآخر 1343ھ میں وصال فرمایا۔ تدفین موہڑی راجگان تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی میں ہوئی۔[10]

11 ریاض الملت، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد ریاض الدین قادری چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1351ھ کو موضع لنگر ضلع اٹک میں ہوئی اور 13ربیع الآخر 1421ھ کو وصال فرمایا۔ آپ جید عالمِ دین، تلمیذ و مرید و خلیفہ محدث اعظم پاکستان، مفسر قرآن (تفسیر ریاض القرآن مع ترجمہ ریاض الایمان)، بہترین مدرس، کثیر التلامذہ، شیخِ طریقت، بانی آستانہ عالیہ فیض آباد شریف ضلع اٹک، صاحب دیوان نعت گوشاعر اور 50 کے قریب کتب کے مصنف ہیں۔[11]

---

(1) تذکرۃ الانساب، ص108 (2) آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت، ص183 (3) تذکرہ اولیائے سندھ، ص360، 361 (4) خوشاب سرزمین اولیاء، ص62 تا65 (5) تذکرہ علمائے اہل سنت میانوالی، ص205، 206 (6) ملخص از تذکرہ حیات و خدمات صوفی اقبال احمد نوری (7) تذکرۂ علمائے ہند، ص167 (8) ماہنامہ معارف رضا، نومبر 2015، ص34 تا36 (9) تحفۃ الراوی، ص13- فیض الملک المتعالی، ص1136- نشر النور، ص233 (10) گوجر خان کے سہروردی مشائخ، ص549 تا562 (11) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع اٹک، ص372 تا378۔

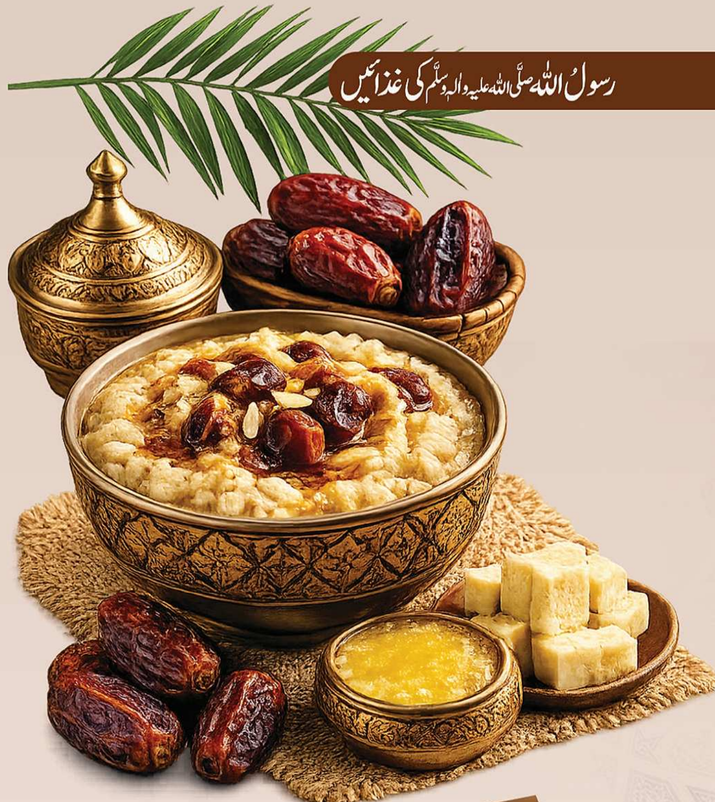

حَیْس

مولانا ابو محمد عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بعض کھانے بہت پسند تھے جنہیں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بڑی رغبت کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔ مثلاً عرب میں ایک کھانا ہوتا ہے جو ”حَیْس“ کہلاتا ہے، یہ گھی، پنیر اور کھجور ملا کر پکایا جاتا ہے اس کو آپ بڑی رغبت کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔[(1)]

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا محبوب ترین کھانا حَیْس کا ثرید تھا۔[(2)]

یہ نہایت لذیذ ہوتا ہے، چھوہارا اور کھجور ویسے بھی طاقت بڑھانے والی چیز ہے، مکھن سے مل کر اس کی خشکی کم ہو جاتی ہے، لذت بھی زیادہ ہو جاتی ہے، نقصان بھی جاتا رہتا ہے۔

آج کل اسے حریسہ بھی کہا جاتا ہے، حریسہ بہت سی قسم کا ہوتا ہے۔ مختلف طریقوں اور مختلف چیزوں سے بنایا جاتا ہے۔[(3)]

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حیس سے ولیمہ فرمایا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو حیس سے ولیمہ کیا۔[(4)]

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جَشِیْشَہ اور حیس سے مہمان نوازی فرمائی: حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ صفہ میں بیٹھے تھے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مہاجرین میں سے کسی انصاری کے ہمراہ ایک کو، کسی کے ساتھ دو کو اور کسی کے ساتھ تین آدمیوں کو بھیج رہے تھے حتی کہ آخر میں ہم چار افراد بچے اور پانچویں خود رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تھے۔ ارشاد فرمایا: تم میرے ساتھ چلو۔ چنانچہ جب ہم دَرِ دولت پر حاضر ہوئے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! ہمیں رات کا کھانا کھلاؤ۔ چنانچہ انہوں نے جَشِیْشَہ[(5)] حاضر کر دیا۔ ہم نے کھالیا، پھر ارشاد فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کچھ کھلاؤ۔ آپ رضی اللہ عنہا حَیْسَہ لے کر حاضر ہوئیں۔ ہم نے کھالیا، پھر ارشاد فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کچھ پلاؤ۔ آپ رضی اللہ عنہا دودھ سے بھرا ہوا برتن لے کر حاضر ہوئیں۔ ہم نے دودھ نوش کیا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر ارشاد فرمایا: اے

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

عائشہ! ہمیں کچھ اور پلاؤ۔ آپ پانی سے بھرا ہوا ایک بڑا پیالہ لے کر حاضر ہوئیں۔ ہم نے خوب سیر ہو کر پیا۔[6]

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ستّو اور حیس پیش کیا:

حضرت عبد اللہ بن بُسر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے والد کے پاس تشریف لائے تو میرے والد صاحب نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں ستّو اور حَیْس کا کھانا پیش کیا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے تناول فرمایا۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں کھجوریں پیش کیں، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان میں سے کچھ کھجوریں تناول فرمائیں، پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں مشروب پیش کیا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے نوش فرمایا اور اسے اپنے دائیں جانب والے کو دے دیا۔ جب رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سوار ہونے لگے تو میرے والد کھڑے ہو گئے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض گزار ہوئے کہ یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمارے لیے دعا فرما دیجیے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ، وَارْحَمْهُمْ یعنی اے اللہ پاک! تو نے جو ان کو رزق دیا ہے اس میں برکت عطا فرما، ان کی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما۔[7]

حَیْس اور طب

- حیس کھجور، مکھن یا گھی اور پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے جو ایک لذیذ مقوی غذا ہے۔
- بیماری اور کمزوری میں طاقت بخش ہے۔
- زود ہضم ہے۔
- معدے کو راحت پہنچاتا ہے۔
- دماغ اور اعصاب کو تقویت دیتا ہے۔
- جوڑوں کے درد میں نہایت مفید ہے۔
- بلغمی امراض میں فائدہ مند ہے۔
- قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔
- یہ سرد مزاج والے افراد کے لیے مفید غذا ہے۔
- حیس کے فوائد کے پیش نظر اسے Balanced Energy Food (متوازن توانائی والی غذا) کہا جاتا ہے۔
- شوگر (Diabetes) کے مریض کھانے سے پرہیز کریں۔[8]

نوٹ: ہر دوائی اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے استعمال کیجئے۔ اس مضمون کی طبّی تفتیش حکیم رضوان فردوس عطّاری نے کی ہے۔

---

(1) دیکھئے: سیرتِ مصطفٰی، ص585 (2) دیکھئے: ابوداؤد، 3/492، حدیث: 3783 (3) مراٰۃ المناجیح، 5/73-6/38 (4) دیکھیے: بخاری، 3/453، حدیث: 5169 (5) گیہوں پیس کر آٹا ہانڈی میں ڈال کر اوپر سے گوشت یا کھجوریں ڈال کر پکانے سے جو کھانا تیار ہو اسے جشیشہ کہتے ہیں۔ (اللہ والوں کی باتیں، 2/60) (6) حلیۃ الاولیاء، 2/41، حدیث: 1420-اللہ والوں کی باتیں، 2/60، حدیث: 1420 (7) مسند امام احمد، 29/228، حدیث: 17683 (8) مختلف ویب سائٹ سے ماخوذ۔

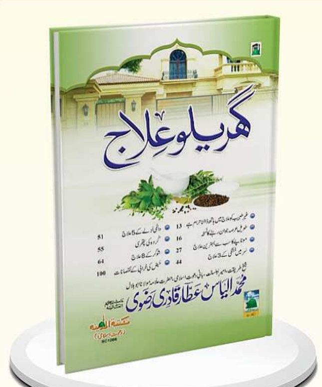

مختلف بیماریوں کے گھریلو طبی علاج جاننے کے لئے کتاب ”گھریلو علاج“ آج ہی دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net یا اس QR code کے ذریعے ڈاؤن لوڈ کیجئے، خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔

حسین لمحات کی کچھ یادیں

مولانا سید بہرام حسین عطاری مدنی*

حدیث شریف میں ہے: عالِم کی موت ایسی مصیبت ہے جس کا ازالہ نہیں ہو سکتا، یہ ایسا خَلا ہے جسے پُر نہیں کیا جا سکتا، گویا وہ ایک ستارہ تھا جو ماند پڑ گیا اور ایک قبیلے کی موت عالم کی موت سے زیادہ ہلکی ہے۔ (شعب الایمان، 2/264، حدیث:1699)

اُستاذِ محترم حضرت مولانا حاجی ابو رَجب محمد آصف جاوید عطاری مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ کے سانحۂ اِرتحال نے کئی دلوں کو غمگین کر دیا یہاں تک کہ پیر و مُرشد، شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ بھی آپ کے اِنتقالِ پُرملال کی خبر سُن کر افسردہ ہو گئے۔ آپ ایک عظیم عالمِ دِین، بلند پایہ محقق، ماہر اُستاد، مایہ ناز مصنف اور دعوتِ اسلامی کے بہترین مبلغ تھے۔ آپ کے تلامذہ کا دائرہ بہت وَسیع ہے، آپ کے ڈیڑھ ہزار سے زائد تلامذہ اِس وقت دَرس و تدریس، تصنیف و تالیف اور امامت و خطابت کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ الحمدللہ! مجھے بھی آپ کے تلامذہ کی صَف میں شامل ہونے کا اِعزاز حاصل ہے۔ دَرسِ نظامی کی اِبتدائی کتب صرف و نحو، اَربعین نووی اور اَربعینِ حنفیہ آپ سے پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ میں نے اُستاذِ محترم کو طلبہ بالخصوص ساداتِ کرام پر بہت شفیق اور مہربان پایا۔ دَورانِ طالب علمی ایک دو بار آپ نے مجھ سے فرمایا کہ نئے سال کی نصابی کتب آپ نہ خریدنا میں آپ کو دوں گا، پھر آپ نے مجھے وہ کتب عطا فرمائیں۔ 2001ء سے لے کر 2026ء تک کا ایک طویل عرصہ اُستاذِ محترم کی صحبت میں گزارنے کا موقع ملا ہے، اِس طویل عرصے میں اُستاذِ محترم سے جہاں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی وہاں دعوتِ اسلامی کے شعبہ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) میں آپ کے ماتحت رہ کر تصنیف و تالیف کا موقع بھی ملا ہے۔

وقت گزر جاتا ہے یادیں باقی رہ جاتی ہیں۔ یوں تو اُستاذِ محترم کے بہت سے اِحسانات ہیں مگر ان میں سے ایک اِحسان تو ایسا ہے جسے شاید میں ساری زندگی نہ بھلا پاؤں۔ وہ یہ کہ جب میرے والد صاحب کا اِنتقال ہوا تو اُس وقت میں دعوتِ اسلامی کے شعبہ المدینۃ العلمیہ میں اپنی خدمات سر انجام دے رہا تھا۔ میں حَسبِ معمول اپنی ڈیوٹی پر موجود کام میں مصروف تھا، ظہر کی نماز کے بعد اچانک مجھے والد صاحب کے اِنتقالِ پُرملال کی خبر ملی، یہ خبر سُن کر میرے پاؤں تلے زمین نکل گئی۔ اُس وقت نہ کسی کی آس اور نہ کچھ پاس والا مُعاملہ تھا۔ میں فوراً اُستاذِ محترم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور والد صاحب کی فوتگی کی اِطلاع آپ کو دی۔ آپ نے مجھے دِلاسہ دیا، پانی پلایا اور اپنے پاس آفس میں بٹھایا۔ اُس وقت آپ کے پاس امیرِ اہلِ سنّت کے خادمِ خاص حاجی علی رضا عطاری بھی تشریف فرما تھے۔ آپ نے مجھ سے

*رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ، ذمّہ دار شعبہ بیاناتِ خلیفہ امیر اہلِ سنت

فرمایا کہ آپ نے اکیلے گاؤں جانا ہے یا بچوں کو بھی ساتھ لے کر جانا ہے۔ میں نے عرض کی: بچوں سمیت جانا ہے۔ میرے وہاں بیٹھے بیٹھے آپ نے بائی ایئر میرے اور میری فیملی کے ٹکٹ کروائے اور مجھے تسلی دے کر اپنی دُعاؤں کے ساتھ روانہ کیا۔ الحمدللہ میں وقت پر پہنچ کر اپنے والد صاحب کی نمازِ جنازہ پڑھانے میں کامیاب ہو گیا۔ اگر میں نہ پہنچ پاتا تو یہ میرے لیے ایسا صدمہ ہوتا کہ شاید ساری زندگی اِس کا اِزالہ نہ کر پاتا۔ یہ سب میرے مشفق و مہربان اُستادِ محترم کی شفقت و مہربانی تھی۔

اُستادِ محترم وقتاً فوقتاً بہت شفقتیں فرماتے اور خوب دُعاؤں سے نوازتے تھے۔ ابھی چند ماہ قبل جب آپ بہت علیل تھے تو ایک دِن آپ کے بڑے بیٹے رجب رضا عطّاری میرے پاس المدینۃ العلمیہ کے آفس میں تشریف لائے اور مجھے آفس سے باہر بُلا کر ایک لفافہ دیا۔ میں نے ان سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ فرمانے لگے: مجھے کچھ معلوم نہیں، بس ابو نے آپ کے لیے یہ لفافہ دیا ہے۔ میں نے بعد میں اُستادِ محترم سے فون پر رابطہ کیا، خیر خیریت معلوم کرنے کے بعد اُس لفافے سے متعلق جب آپ سے پوچھا: تو آپ فرمانے لگے: ”شاہ جی! یہ میری طرف سے آپ کے لیے تحفہ ہے۔“ آج بھی آپ کی وہ پیار بھری اور شفقت سے لبریز آواز کانوں میں گونج رہی ہے۔

ابھی اِسی رَمضانُ المبارک 1447 ہجری ہی کی بات ہے کہ آپ کی طبیعت اچانک ایسی خراب ہوئی کہ آپ آئی سی یو میں چلے گئے، اللہ پاک نے کرم کیا، جب طبیعت بہتر ہوئی آپ گھر تشریف لائے تو میں عیادت کے لیے آپ کے مکانِ عالیشان پر حاضر ہوا، اس وقت بھی اگرچہ طبیعت ناساز ہی تھی، لیٹے ہوئے تھے، مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اُٹھنے کی کوشش کرنے لگے میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر دَست بوسی کی اور اٹھنے سے روکا۔

آپ کے مکانِ عالیشان پر یہ میری پہلی حاضری تھی، کافی دیر تک مجھ سے باتیں کرتے رہے۔ میری زمانہ طالب علمی کی باتیں اپنے چھوٹے بیٹے حافظ کرم رضا عطاری جو کہ آپ کے پاس موجود تھے ان کو بتاتے ہوئے فرمانے لگے: ”شاہ جی بہت محنتی تھے، حضرت صاحب کے بہت دِیوانے تھے“ بہر حال اُستادِ محترم بہت خوش تھے۔ اِسی خوشی کے عالَم میں حافظ کرم رضا عطاری سے فرمانے لگے: بیٹا! سامنے الماری سے میرا بیگ لاؤ، وہ لے کر آئے، ان سے فرمانے لگے: اِس میں سے ہزار ہزار کے دو نوٹ نکال کر شاہ جی کو پیش کرو۔ وہ نوٹ نکال کر مجھے دینے لگے، میں نے لینے سے اِنکار کیا، آپ بار بار فرماتے: شاہ جی! لے لو، ورنہ میں جانے نہیں دوں گا۔ میں یہ سوچ کر مسلسل اِنکار کر رہا تھا کہ یہ وقت تو اُستادِ محترم کی خدمت کرنے کا ہے نہ کہ خدمت کروانے کا۔ جب آپ نے دیکھا کہ میں نہیں لے رہا، تو آپ وہ رَقم مجھے دینے کے لیے اٹھنے کی کوشش کرنے لگے، میں نے اٹھنے سے منع کیا تو فرمانے لگے: اچھا پھر یہ پیسے لے لو۔ میں ایک ہزار کا نوٹ رکھ کر دوسرا واپس کرنے لگا تو فرمانے لگے: دونوں نوٹ لینے ہوں گے۔ چلو آپ نہیں لے رہے، تو عید آرہی ہے میری طرف سے اپنے دونوں شہزادوں کو ایک ایک ہزار عیدی دے دینا۔ بلآخر نہ چاہتے ہوئے بھی مجھے دونوں نوٹ لینے پڑے۔ میں نے واپسی کی اِجازت چاہی تو آپ مصافحہ کرتے ہوئے فرمانے لگے: شاہ جی معاف کرنا، میں اُٹھ نہیں سکتا، ورنہ میں اُٹھ کر آپ کو رُخصت کرتا۔ پھر اپنے چھوٹے بیٹے حافظ کرم رضا عطاری سے فرمانے لگے: جاؤ بیٹا! شاہ جی کو نیچے تک چھوڑ کر آؤ۔ میں نے باہر نکل کر کرم رضا عطاری سے کہا: بیٹا آپ واپس ہو جائیں میں چلا جاؤں گا، وہ بھی اُستادِ محترم کے تربیت یافتہ تھے، فرمانے لگے: نہیں! بابا نے فرمایا ہے نیچے چھوڑ کر آنا، میں نیچے تک آپ کے ساتھ ضرور جاؤں گا۔

اللہ پاک اُستادِ محترم کو بے حساب مغفرت سے نوازے، دَرجات بلند فرمائے، خدماتِ دِینیہ کو قبول فرما کر ذریعۂ نجات بنائے اور آپ کے جملہ لَواحقین اور متعلقین کو صبرِ جمیل اور اَجرِ جزیل عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

Go To Index

نئے لکھاری

(New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

حضرت سلیمان علیہ السّلام اور قرآن

محمد امیر حمزہ عطاری
(درجہ خامسہ جامعۃ المدینہ فیضانِ حسن وجمالِ مصطفیٰ کراچی)

حضرت سلیمان علیہ السّلام وہ عظیم الشان نبی ہیں کہ جنہیں اللہ کریم نے نبوت کے ساتھ عظیم بادشاہت بھی عطا فرمائی یہاں تک کہ انسانوں کے ساتھ ساتھ جنّات، پرندوں اور ہواؤں پر بھی آپ کی حکومت تھی، یہاں اُن آیات کا ذکر کیا جارہا ہے جن میں آپ علیہ السّلام کا ذکر ہے:

1 حضرت سلیمان علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کی عطا: حضرت سلیمان علیہ السّلام کا یہ شرف ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی خاص عطا ہیں، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَؕ نِعْمَ الْعَبْدُؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌؕ(۳۰)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا۔(پ23، صٓ:30)

2 اپنے والد کے جانشین: حضرت سلیمان علیہ السّلام اپنے والد حضرت داؤد علیہ السّلام کے جانشین ہیں چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور سلیمان داود کا جانشین ہوا۔(پ19، النمل:16)

آیت میں نبوت، علم اور ملک کی جانشینی مراد ہے مال کی وراثت مراد نہیں۔(صراط الجنان، 7/186)

3 آپ پرندوں کی بولی سمجھتے: اللہ پاک نے پرندوں کی بولی بھی آپ علیہ السّلام کو سکھائی چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَقَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور کہا اے لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی۔

(پ19، النمل:16)

چیونٹیوں کی ملکہ نے اپنی دیگر چیونٹیوں سے جو کہا قرآن کریم میں اس کا ذکر یوں ہوا: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْۚ لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗۙ وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ(۱۸)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے چیونٹیو اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں

Go To Index

کچل نہ ڈالیں سلیمان اور اُن کے لشکر بے خبری میں۔ (پ19، النمل:18)

جب چیونٹی نے یہ کہا تو حضرت سلیمان علیہ السّلام نے دور سے ہی اس چیونٹی کی بات سن لی اور مسکرا دیئے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ(۱۹)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسا اور عرض کی اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے قربِ خاص کے سزاوار ہیں۔(پ19، النمل:19)

4 ہواؤں پر حکومت: اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہواؤں پر بھی حکومت عطا فرمائی ہے چنانچہ قرآن کریم میں ہے: ﴿وَ لِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَةً تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَاؕ-وَ كُنَّا بِكُلِّ شَیْءٍ عٰلِمِیْنَ(۸۱)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور سلیمان کے لیے تیز ہوا مسخر کردی کہ اس کے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی اور ہم کو ہر چیز معلوم ہے۔(پ17، الانبیآء:81)

5 آپ علیہ السّلام کے لشکر: آپ علیہ السّلام کے لشکر میں انسانوں کے علاوہ جنّات اور پرندے بھی ہوتے تھے چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا: ﴿وَ حُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الطَّیْرِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ(۱۷)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور جمع کیے گئے سلیمان کے لیے اس کے لشکر جنّوں اور آدمیوں اور پرندوں سے تو وہ روکے جاتے تھے۔(پ19، النمل:17)

6 آپ کے لیے جنّات کام کرتے: جنات حضرت سلیمان علیہ السّلام کے لیے کام کرتے چنانچہ ارشاد ہے: ﴿یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَ تَمَاثِیْلَ وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍؕ-اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًاؕ-وَ قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ(۱۳)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اس کے لیے بناتے جو وہ چاہتا اونچے اونچے محل اور تصویریں اور بڑے حوضوں کے برابر لگن اور لنگردار دیگیں اے داؤد والو شکر کرو اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر والے۔(پ22، سبا:13)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں تمام انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام اور نیک بندوں کی محبت عطا فرمائے اور ان کی سیرت و تذکرہ پڑھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

تواضع اور عاجزی کی نبوی تعلیمات

محمد دانیال
(درجہ خامسہ جامعۃُ المدینہ فیضان احمد رضا، نارتھ کراچی)

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہ صرف اپنی امت کو عاجزی وانکساری کی تعلیمات دیں بلکہ خود بھی اس پر عمل کیا۔ آپ علیہ السّلام کی عاجزی کا تو یہ عالم تھا کہ غیر مسلم بھی فدا ہو جاتے اور اسلام قبول کرلیتے۔ اللہ کے لیے عاجزی اور تواضع اختیار کرنا یہ ایک ایسی خوبی ہے جو اللہ اپنے پسندیدہ بندوں کو ہی عطا فرماتا اور جو اللہ کے جتنا زیادہ قریب ہوتا ہے وہ اتنا ہی عاجزی اور تواضع کرنے والا ہوتا ہے۔

آیئے! سب سے پہلے جان لیتے ہیں کہ تواضع اور عاجزی کسے کہتے ہیں۔

تواضع کی تعریف: نفس کو کمتر اور حقیر جاننے کے خیال کو

"تواضُع" کہتے ہیں اور اسی سے عاجزی وانکساری پیدا ہوتی ہے۔
(منہاج العابدین مترجم، ص176)

اللہ پاک اپنے محبوب بندوں کی تعریف اس صفت (یعنی عاجزی والی خوبی) کے ساتھ یوں بیان فرماتا ہے: ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا(۶۳)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام۔(پ19، الفرقان:63)

احادیثِ مبارکہ میں عاجزی اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اس کے بے شمار فضائل بیان ہوئے ہیں۔ آیئے! اس بارے میں چار احادیثِ مبارکہ پڑھیے:

1 عاجزی اختیار کرنے کا حکم: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بیشک اللہ پاک نے میری طرف وحی فرمائی کہ تواضُع (یعنی عاجزی) اختیار کرو، یہاں تک کہ کوئی شخص کسی دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ ہی کوئی کسی پر زیادتی کرے۔
(مسلم، ص1174، حدیث:7210)

2 عجز وانکسار اختیار کرنے کی دنیاوی برکت: روایت ہے حضرت عمر رضی اللہُ عنہ سے آپ نے منبر پر فرمایا: اے لوگو عاجزی اختیار کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اللہ تعالیٰ کے لیے انکسار و عجز کرتا ہے اللہ اسے اونچا کر دیتا ہے تو وہ اپنے دل کا چھوٹا ہوتا ہے اور لوگوں کی نگاہ میں بڑا۔ اور جو غرور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے نیچا کر دیتا ہے تو وہ لوگوں کی نگاہ میں چھوٹا ہوتا ہے اور اپنے دل میں بڑا حتیٰ کہ وہ لوگوں کے نزدیک کتے اور سؤر سے زیادہ ذلیل ہوتا ہے۔(مشکاۃ المصابیح، 2/234، حدیث:5119)

3 رضائے الٰہی کے لیے عاجزی: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی کو معاف کر دینے سے اللہ پاک بندے کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے اللہ پاک اُسے بلندی ہی عطا فرماتا ہے۔(مسلم، ص1071، حدیث:6592)

ان احادیثِ مبارکہ سے یہ بات پتا چلی کہ عاجزی کی بڑی اہمیت ہے اور اس سے بڑا ثواب حاصل ہوتا ہے جبکہ عاجزی نہ کرنے والوں کو دنیا اور آخرت دونوں میں ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ عاجزی اختیار کریں کیونکہ یہ دنیا اور آخرت میں نجات کا سبب ہے۔

4 عاجزی کا نبوی انداز: حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی پوری حیاتِ مبارکہ میں عاجزی و انکساری اختیار کی جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: عَنِ الْاَسْوَدِ بن یَزِیدَ قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللہُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ فِی بَیْتِهٖ قَالَتْ: كَانَ یَكُوْنُ فِی مِهْنَةِ اَهْلِهٖ، یَعْنِی: خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ ترجمہ: حضرت اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا سے پوچھا گیا کہ حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر میں کیا مشغولیت ہوتی تھی؟ فرمایا: شہنشاہِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھریلو کاموں میں اپنے اہلِ خانہ کا ہاتھ بٹایا کرتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔
(بخاری، 1/241، حدیث:676)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ عاجزی کے متعلق نبوی تعلیمات کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے اور احادیثِ مبارکہ میں جابجا اس کے فضائل وبرکات کا ذکر ملتا ہے۔ ہمیں بھی عاجزی کو لازمی اللہ کی رضا کے لیے اختیار کرنا چاہیے۔ یہ متقین اور ابرار (یعنی نیک لوگوں) کی صفت ہے جو چنے ہوئے بندوں کو ہی ملتی ہے لہٰذا اس کے لیے دعا بھی کرتے رہنا چاہیے۔

اللہ پاک ہمیں تواضع و عاجزی اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مطالعۂ فقہ و مسائل کی ضرورت و اہمیت

حافظ محمد زاہد رضا عطّاری
(مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی)

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسانی زندگی کے ہر شعبے میں راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ عبادات، معاملات، معاشرت، معیشت، سیاست اور اخلاقیات سمیت زندگی کے تمام پہلوؤں میں شرعی احکام کی معرفت حاصل کرنا ہر مسلمان کی بنیادی ضرورت ہے۔ ان احکام کی تفصیلی معرفت فقہِ اسلامی کے ذریعے حاصل ہوتی ہے، اس لیے فقہی مسائل کا مطالعہ فرد اور معاشرے دونوں کے لیے نہایت ضروری اور اہم ہے۔

مطالعۂ فقہ و مسائل کی ضرورت و اہمیت کے متعلق چند پوائنٹ پڑھیے اور عمل کیجیے:

1 عبادات کی صحت کے لیے: نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج جیسے فرائض کی درست ادائیگی فقہی مسائل کے علم کے بغیر ممکن نہیں۔ وضو کے فرائض، نماز کے ارکان اور روزے کے مفسدات وغیرہ جاننا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ فقہی مطالعہ اس بات کا ذریعہ بنتا ہے کہ عبادات سنت کے مطابق، صحیح طریقے سے اور اطمینانِ قلب کے ساتھ ادا ہوں۔

2 حسنِ معاشرت اور حقوق کی ادائیگی: حسنِ معاشرت اور حقوق کی ادائیگی بھی دین کا حصہ ہے۔ والدین، اولاد، بہن بھائی، شوہر، بیوی، رشتہ دار، پڑوسی، دوست، ملازمین، آجر، خریدار، فروخت کنندہ اور معاشرے کے ہر فرد کے حقوق شریعت نے واضح فرمائے ہیں۔ ان حقوق کی صحیح پہچان بھی فقہی مطالعہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح نکاح، طلاق، وراثت، خرید و فروخت اور دیگر معاملات کے شرعی احکام جاننے سے معاشرتی تنازعات کم ہوتے ہیں اور عدل و انصاف قائم ہوتا ہے۔

3 جدید مسائل سے آگاہی کے لیے: جدید دور میں اسلامی بینکاری، انشورنس، اعضاء کی پیوند کاری، مصنوعی بار آوری، ڈیجیٹل تجارت اور کرپٹو کرنسی جیسے نئے مسائل سامنے آ رہے ہیں۔ ان مسائل کے شرعی احکام جاننے کے لیے فقہی تحقیق اور فقہی ذخیرے کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

4 کسبِ معاش کے لیے مطالعۂ فقہ و مسائل کی اہمیت: روزگار اور کسبِ معاش ہر انسان کی بنیادی ضرورت ہے، مگر اسلام صرف کمانے کا نہیں بلکہ حلال کمانے کا حکم دیتا ہے۔ تجارت، ملازمت، شراکت، خرید و فروخت، قرض، ادھار، ضمانت، کمیشن، آن لائن کاروبار، اجرت، ملازمت کے حقوق اور مالی لین دین سے متعلق بے شمار شرعی احکام ایسے ہیں جن سے ناواقفیت انسان کو سود، دھوکے، جھوٹ، خیانت، رشوت، اور دیگر ناجائز معاملات میں مبتلا کر سکتی ہے۔ جو شخص فقہی مسائل کا مطالعہ کرتا رہتا ہے وہ اپنے کاروبار اور روزگار کو شریعت کے مطابق رکھنے کی کوشش کرتا ہے، اس کی کمائی پاکیزہ ہوتی ہے، اس کے معاملات شفاف ہوتے ہیں اور اس کی زندگی میں برکت پیدا ہوتی ہے۔

5 عصرِ حاضر میں مطالعۂ فقہ کی ضرورت: موجودہ زمانے میں ہر روز نئے مسائل سامنے آتے ہیں جن پر علمائے کرام اور مفتیانِ عظام قرآن و سنت اور فقہی اصولوں کی روشنی میں تحقیق کر کے امت کی راہنمائی کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں شائع ہونے والا سلسلہ ”احکامِ تجارت“

Go To Index

تاجروں اور عام مسلمانوں کو روزمرہ کے جدید تجارتی مسائل سے آگاہ کرتا ہے۔ اسی طرح دار الافتاء اہلسنت اور مستند علما کی جانب سے شائع ہونے والے فتاویٰ بھی عملی زندگی میں بہت زیادہ راہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں علمِ دین حاصل کرکے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلہ کے لیے موصول 734 مضامین کے مؤلفین

مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی: ابنِ محمد افضل عطّاری، ابو احمد، احتشام رضا عطاری، احسان علی بن عرس، احمد رضا بن سید شبیر حسین، احمد رضا عطّاری بن محمد اجمل، احمد رضا عطاری بن جام محمد، احمد مرتضیٰ بن ایوب عطاری، ارباز خان بن محمد امین، ارشد علی عطاری، اسامہ بنیامین، اسد ستار، اظہار احمد، امجد علی بن عبد المجید، تنویر احمد بن محمد سرور، جاوید علی بن عبد المجید، جمال مرتضیٰ، جنید اکمل، حافظ محمّد حذیفہ، حافظ محمد زاہد رضا عطاری، حافظ محمد مصطفیٰ عطاری، حافظ یاسر، حسام رضا، حسن رضا، حسن وحید اللہ، حسنین عبد الوحید، حماد رضا، خیر بخش عطاری، ذاکر حسین، ذیشان سعید احمد گوری، رانا محسن علی، سبطین رضا عطاری، سید احمد رضا عطّاری بن سید طاہر حسین، سید اسید بن شفیق، سید محمد جیلانی رضا بُخاری، شاہ زیب اقبال، شاہد علی عطاری، شہباز قادر، شہزاد احمد بن مہراب، شہزاد رسول عطاری، شیر زمان عطاری، صلاح الدین عطاری، ظفر اللہ، عبد الباسط عطاری، عبد الحمید عطاری، عبد الرحمٰن خالد، عبد السبحان، عبد السمیع، عبد القادر، عبد الحنان، عبد الرافع، عبد اللہ عطاری، عبد الماجد، عبد المجید عطّاری، عثمان علی، علی بخش عطاری، علی حسن بن جان محمد، علی حسن بن مظہر عباس، علی رضا، عمر اختر، عمر فاروق، عمران شریف عطاری، عمران علی عطاری، غلام رسول، غلام طٰہٰ، غلام مرتضی، غلام نبی، فراز احمد، فضل عباس، فیضان احمد، اللہ بخش، ماجد علی عطاری، مجیب الرحمٰن، محسن شبیر، محمد ابرار علی، محمد ابراہیم عطاری، محمد اریب، محمد اسماعیل عطاری، محمد اشفاق، محمد اطہر علی، محمد اعجاز عطاری، محمد اعجاز عطّاری، محمد اکمل، محمد انیس، محمد انیس حنیف، محمد اویس قاسم، محمد ایاز عطاری، محمد آصف عطاری، محمد بلال رضا عطاری، محمد بلال سہیل، محمد حسان رضا، محمد حسن مجتبیٰ، محمد حماد بن منور اقبال، محمد حمزہ سعید عطّاری، محمد حنظلہ، محمد رضوان یعقوب عطاری، محمد رفیق تھری، محمد زاہد عباس، محمد زبیر خورشید، محمد زید، محمد زین العابدین عطاری، محمد سانول یار عطاری، محمد سبطین رضا، محمد سعد عمران، محمد سعد عنصر، محمد سلمان اسماعیل، محمد سلمان عطاری، محمد شاہد جعفر، محمد شعبان رضا عطاری، محمد شعیب سلیم، محمد شیراز رضا عطاری، محمد طلال عطاری، محمد عادل ادریس، محمد عاطف مجتبیٰ، محمد عبد اللہ اسلم، محمد عثمان لقمان، محمد عدنان، محمد عمر اختر، محمد عمر فاروق، محمد فیصل رضا، محمد فیصل رضا بن غلام اصغر، محمد گوہر عطاری، محمد مبشر الدین عطاری، محمد مبین عطاری، محمد محبوب، محمد محمود، محمد مزمل رضا عطاری، محمد نعمان امین، محمد نعیم سرفراز، محمد ہارون عطاری، محمد یونس، مدثر طارق، مستنصر اسماعیل عطاری، نذیر احمد غلام مصطفیٰ، نعمت اللہ، نور محمد، نوید احمد، وحید اللہ، وزیر احمد چشتی، وقار الدین شاہ، وقاص افضل، یاسر علی۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان احمد رضا کراچی:** ماجد علی عطّاری، عرفان ارشاد، محمد عرفان قادر بخش، حافظ محمد عامر سہیل، سید احمد رضا بن جمیل علی، عادل عباس عطاری، عبد محمد اویسی، محمد ادریس، محمد الیاس عطاری، محمد زیان، محمد ظاہر عطاری، محمد عثمان قادری، ابو بکر عطّاری بن محمد شاکر، ارشد قادری، اسد الدین، اظہر رضا عطاری، اظہر علی نوری فریدی، انور علی بن خیر الدین، انیس احمد، تحسین احمد، جنید رضا، جہانزیب حسن، جہانگیر احمد، دانش علی، سید عثمان قمر الزماں، سید مجہاج عطاری حنفی، شایان احمد، صبغت اللہ عطاری، عبد القیوم عطاری، عبد اللہ نذیر، عرفان نذیر، علی رضا بن الٰہی بخش، غلام مصطفیٰ عطاری میمن، اللہ داد قادری، محمد احمد حذیفہ، محمد احمد عطّاری بن محمد، محمد ارسلان، محمد اعجاز ابراہیم، محمد افضل بن محمد حسن، محمد اویس حفیظ، محمد حسن معراج، محمد حسن ریاض الدین ہاشمی، محمد حسین بن حاجی خان، محمد حمزہ عطّاری بن ظہور احمد، محمد دانیال بن نواب، محمد ذیشان فرید، محمد رضاء المصطفیٰ، محمد سہیل عطاری، محمد سیف الدین، محمد صادق رضا خان، محمد عامر بن مرید حسین، محمد عدنان عطاری، محمد علی عباسی، محمد غلام طہ، محمد فیصل عطّاری، محمد فیضان عطاری قادری، محمد کامران، محمد معظم، محمد مونس، محمد یوسف سعیدی، میر محمد، نور مصطفی۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان بغداد کراچی:** حیدر علی عطّاری، احسن رضا، احمد رضا، اسد عارف، انس احمد رضا، آفتاب احمد، جامی رضا، حافظ محمد حسین، زین العابدین عطاری، سدھیر احمد، سید زوہیب علی شاہ، سید محمد عزیر، شکیل احمد عطاری، شیر محمد عطاری، عبد الخالق، عبد الرؤف، عبد المقیم، عبید رضا، علی حسن قادری، محمد ابرار عطّاری، محمد آصف، محمد حسن رضا، محمد ذیشان عمران، محمد ذیشان امین، محمد زبیر یامین، محمد سلیم، محمد سمیع عطاری، محمد عثمان رضا، محمد عرفان ابراہیم، محمد علی، محمد فضیل ساگر، محمد مزمل باروی، محمد ندیم، محمد ہلال رضا عطاری، مدثر حسین، نجب الدین، نصیر احمد، نیاز علی، وقار احمد عطاری۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان حسن وجمال مصطفی کراچی:** روحان یوسف،

Go To Index

محمد غوث چشتی، حسین سلیم صدیقی، سید مزمل، سید یوسف علی، ضیاء الرحمٰن عطّاری، عبید رضا، محمد ارسلان سعیدی، محمد امیر حمزہ عطاری، حسنین حشمت، عبدالسبحان، عثمان غنی، محمد ارسلان عطاری بن عبدالحمید خان، محمد فراز عابد۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان عثمان غنی کراچی:** ابو صَفی محمد علی، احتشام جنید، احمد رضا بن مقبول حسین، احمد رضا کامران، احمد رضا بن محمد علی، احمد رضا ہاشمی، اسرار احمد، انتظار حسین عطاری، اویس علی بن محمود احمد، جواد احمد، حسن صدیق، حسن اقبال، حسن آصف، حسن ظفر قادری، خلیل جمیل، دلبر علی، ذوالقرنین حیدر، رانا محمد عبداللہ، راؤ احمد رضا، رضوان شاہد، ریاض احمد عطاری، ریان عمران، ریحان رضا، زکی الدین عطاری، سفیان جمیل، سکندر سلیم عطاری، سید اویس شاہ، سید فضیل احمد، شاہد رضا بن انعام، ضیاء المصطفٰی قادری، عابد رضا، عبدالرشید، عبدالسمیع، عبدالحفیظ عطّاری، عبدالرحمٰن بن محمد سعید، عبدالرحیم، عبید رضا بن ظفر قادری، علی احمد عطّاری، علی عباس، عمیر رضا، فراز عزیز پنہور، فضیل رضا، فہیم رشید احمد، محبوب عالم، محمد احتشام امتیاز، محمد ارسلان عرفان، محمد اسلام، محمد اسلم، محمد اکمل عطاری، محمد الیاس ریاض، محمد امین، محمد اویس شبیر، محمد اویس عابد، محمد اویس فدا حسین، محمد آصف رضا، محمد آفتاب، محمد بلال اعجاز، محمد بلال ثوبان عطاری، محمد جہانزیب عطاری، محمّد جہانزیب عاشق، محمّد حذیفہ بن عمر الدین، محمد حذیفہ صدیق، محمد حسنین فدا حسین، محمد حسنین معروف، محمد خزیمہ مغل عطاری، محمد رفیق صدیق، محمد ریحان رضا، محمد زبیر ظہور، محمد زین رضا، محمد سلمان بن محمد علی، محمد سیف الرحمن، محمد شرجیل رضا، محمد شہباز عطاری، محمد شہزاد اکرم، محمد عرفان فیض، محمد علی بن عبدالجبار، محمّد عمر فاروق عطّاری، محمد فرحان عطاری، محمد فضل اقبال، محمد فواد اسلم، محمد فیض جمیل، محمد مامون صدیقی، محمد مبشر انیس، محمد نعمان نعیم، محمد نعیم اکرم، محمد نعیم نذر حسین، محمد نوریز، محمد وقاد صدیقی، محمد اویس شبیر، ملک احسان، مہتاب احمد سعیدی، نصر اللہ، نور الحق، ہدایت اللہ، یامین حسین۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان فاروق اعظم سادھوکی لاہور:** آصف شوکت علی، حافظ محمد عبداللہ، دانش عطاری، مبشر گجر، زین العابدین، سمیر احمد، شرافت علی عطاری، عبدالرحمٰن امجد عطاری، علی اکبر، علی حمزہ عطاری، فاحد علی عطاری، مبشر حسین، محمد ارسلان سلیم، محمد رضا عطاری، محمد شاہ زیب سلیم عطاری، محمد شعبان، محمد عاطف، محمد عدنان عطاری، محمد قمر شہزاد عطاری، وقار حسین۔ **جامعۃُ المدینہ کڑیال لاہور:** حافظ ارسلان اکبر، حافظ محمد عمران عطاری، حمزہ فرید، ساجد علی عطاری، شعیب جاوید، علی حسین، غلام فرید، محمد احمد رضا خان، محمد اشفاق ارشد، محمد اشفاق عباس، محمد بلال رمضان، محمد حسن ناظم علی، محمد حسین ناظم علی، محمد شایان نوید، محمد عثمان رمضان، محمد عثمان صدیق، محمد لوط۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان عطار سلطانکے لاہور:** علی حسن، محمد سفیان عطاری، منیب احمد، عمران حیدر، محمد اویس، محمد حمزہ رضا عطاری، محمد سعد مصطفٰی۔ **جامعۃُ المدینہ کنز الایمان رائیونڈ:** عبدالمجید عطّاری، محمد سراج الدین عطاری، محمد ضرار حیدر، عبدالحسیب عطاری۔ **جامعۃُ المدینہ غوث اعظم حضرو اٹک:** احتشام الحق، مبین احمد عطّاری، حمزہ حسان عطّاری۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان عطار نیپال:** محمد ارمان رضا عطّاری، عبدالصمد قادری۔ **جامعۃُ المدینہ نگیال گوجر خان:** سمیع اللہ، محمد توقیف، مزمل عباس۔ **متفرق شہر:** محمد عبداللہ (راولپنڈی)، محمد اویس عطّاری (کراچی)، دانیال سہیل عطاری (جنڈ اٹک)، محمد زوہیب عطاری (لاہور)، ابو برہان عبدالرحمن عطاری (ملتان)، نعیم خان (ڈیرہ اسماعیل خان)، محمد حسان عطّاری (فیصل آباد)، محمد شہزاد عطاری (لاہور)، محمد شہریار ظفر (گوجر خان)، علی حسین عطاری (رائیونڈ)، محمد حسنین رضا عطاری (گلزار حبیب لاہور)، غلام سرور (منظور کالونی کراچی)، محمد سلمان عطّاری (فیصل آباد)۔

ان مؤلفین کے مضامین دعوت اسلامی کی ویب سائٹ /https://news.dawateislami.net پر یکم اکتوبر 2026ء تک اپلوڈ کر دیے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ عنوانات برائے دسمبر 2026ء

صرف اسلامی بھائیوں کے لیے

مقابلہ نمبر: 78

01. بعثتِ انبیاء کے مقاصد کا قرآنی بیان
02. کلام و تخاطب کی نبوی تعلیمات
03. مطالعہ مقدمات کی اہمیت و فوائد

+923103330935

صرف اسلامی بہنوں کے لیے

مقابلہ نمبر: 54

01. حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عمر رسیدہ صحابہ سے محبت
02. اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی مذمت
03. نیکی کرنے میں لوگوں کی پرواہ مت کیجیے

+923486422931

مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ: 20 ستمبر 2026ء

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کیے جارہے ہیں۔

شخصیات کے تأثرات (اقتباسات)

1 مولانا عبد المالک عطّاری مدنی (امام وخطیب زہرا مسجد، ملتان): اَلحمدُ لِلّٰہ! ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں موقع محل کے موافق بہت عمدہ تحریریں شامل کی جاتی ہیں۔ تقریباً ہر شعبہ کے فرد کے لیے اس میں مضامین شامل کیے جارہے ہیں، اللہ پاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی مجلس کو خوب خوب ترقیاں عطا فرمائے۔ آمین

متفرق تأثرات وتجاویز (اقتباسات)

2 ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں مختلف موضوعات پر بہت ہی دل چسپ معلومات ملتی ہیں، ماہنامہ فیضانِ مدینہ پڑھنے سے دیگر کتابوں کا مطالعہ کرنے کا شوق بھی پیدا ہوتا ہے۔ (عدنان بخش، کراچی) 3 ہر ماہ کوشش ہوتی ہے کہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ پورا پڑھوں، اس کے سارے ہی مضامین قابلِ تعریف ہیں بالخصوص مجھے سب سے اچھا "دارالافتاء اہلِ سنّت" لگتا ہے۔ (محمد منیر عطاری، اٹک پنجاب) 4 الحمدُ للہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے، دل کو سکون ملتا ہے اور اس سے ہمیں ہر مہینے کی اہمیت کا بھی پتا چلتا ہے، اس میں بچوں کے مضامین مجھے بہت اچھے لگتے ہیں۔ (علی، فیصل آباد) 5 ماہنامہ فیضانِ مدینہ علمِ دین کا خزانہ ہے۔ (عبد الصمد، نیو کراچی) 6 اس ماہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں جو "سفر نامہ" شامل کیا گیا ہے وہ مجھے بہت پسند آیا۔ (ہنزہ، نور پور سیتھی، پنجاب) 7 ماہنامہ فیضانِ مدینہ پڑھ کر معلومات میں کافی اضافہ ہوتا ہے، اس کی ایک یہ خصوصیت بہت اچھی لگتی ہے کہ اس میں تقریباً ہر عمر کے افراد کے لیے دل چسپی کا سامان موجود ہے، اس کو خوب عام کرنا چاہیے۔ (اُمِّ عبد الرحمٰن، کراچی) 8 ماہنامہ فیضانِ مدینہ اسلامی معلومات، حکمت کے انمول موتیوں اور دل چسپ واقعات کا ایک بیش قیمت خزانہ ہے، اس میگزین کے تمام مضامین نہایت عمدہ ہیں اور قارئین کے علم میں اضافہ کرتے ہیں۔ (بنتِ صادق عطاریہ) 9 ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے ہمیں ہر ماہ بہت کچھ سیکھنے کو مل رہا ہے، اس ماہ کے شمارے کے سارے ہی مضامین بہت اچھے تھے۔ مجھے ایک مشورہ بھی دینا تھا کہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں "قیامت کے احوال" پر مضامین شامل کیے جائیں کہ قیامت کس طرح آئے گی؟ کیسے آئے گی؟ وغیرہ وغیرہ۔ (بنتِ عبد الحمید، کراچی) 10 ماہنامہ فیضانِ مدینہ دعوتِ اسلامی کی ایک عظیم کاوش ہے، اس میں مجھے سلسلہ "اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے" بہت اچھا لگتا ہے۔ (بنتِ شرافت حسین، شیخوپورہ، پنجاب)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923103330935) پر بھیج دیجئے۔

Go To Index

بچوں کا ماہنامہ فیضانِ مدینہ

بچوں کے لیے پیاری حدیث

راز Secret کی حفاظت کیجیے

مولانا محمد جاوید عطاری مَدَنی*

ہمارے پیارے اور آخری نبی، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ یعنی مجلسیں امانت ہیں۔(1)

یعنی جب کوئی خاص مجلس یا میٹنگ کی جائے، وہاں جو کچھ طے ہو اسے عام نہ کرو بلکہ صیغہ راز میں رکھو کہ وہاں جو کچھ ہو وہ امانت (یعنی راز) ہے۔(2)

راز یہ ہے کہ امی ابو، ٹیچر یا کوئی دوست آپ کو کوئی بات بتائے اور کہے کہ کسی کو نہ بتانا یہ راز کہلاتا ہے۔

راز کی حفاظت کرنا بہت اچھی عادت ہے۔ جو بچہ دوسروں کے راز چھپاتا ہے، لوگ اس پر اعتماد کرنے لگتے ہیں، اس کی عزت بڑھ جاتی ہے اور اسے امانت دار سمجھتے ہیں۔ لیکن جو بچہ دوسروں کے راز کی باتیں اِدھر اُدھر کر دیتا ہے، اس سے دوستیاں ٹوٹ جاتی ہیں اور لوگ اس سے دور رہنے لگتے ہیں۔ اسے کم عقل سمجھا جاتا ہے۔ اسی لیے ہمیں دوسروں کے راز کی باتوں کو ہمیشہ چھپا کر رکھنا چاہیے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک عظیم صحابی ہیں جو کہ بچپن ہی سے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس رہے، آپ بچپن میں بھی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے راز کی حفاظت کرتے تھے، آپ فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، تو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہاں تشریف لائے اور سلام کرنے کے بعد مجھے ایک خاص کام سے کہیں بھیجا۔ اس کام کی وجہ سے مجھے گھر پہنچنے میں دیر ہو گئی تو امی نے پوچھا: بیٹا! تمہیں دیر کیوں ہوئی؟ میں نے جواب دیا: مجھے اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک کام سے بھیجا تھا۔ امی نے پوچھا: وہ کیا کام تھا؟ میں نے عرض کیا: امی! وہ ایک راز (Secret) ہے۔ تو امی نے فرمایا: بیٹا! پھر رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا راز کسی کو ہرگز نہ بتانا۔(3)

صرف بچے ہی نہیں بڑے صحابہ کرام بھی راز کی حفاظت کرنے والے تھے، حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ رازدارِ مصطفےٰ ہی معروف ہیں کیونکہ آپ نے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک راز ساری زندگی کسی کو نہیں بتایا تھا۔

پیارے بچّو! دیکھا آپ نے! ایک چھوٹے بچے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے لے کر بڑے صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تک، سب نے راز کی حفاظت کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا۔

اچھے بچو! ہمیں چاہیے کہ اگر کوئی دوست، بہن بھائی یا گھر والا ہمیں کوئی راز کی بات بتائے تو اسے کسی سے بھی شیئر نہ کریں۔ اسی طرح جب ابو، امی یا بڑے بھائی وغیرہ کسی نئے کاروبار، بجٹ کی منصوبہ بندی پر بات کریں یا گھر میں کسی کی شادی کی بات چل رہی ہو تو یہ باتیں بھی گھر کے راز ہیں یہ باتیں گھر کی چار دیواری میں ہی رہنی چاہئیں۔ اسی طرح بعض بچے اپنے گھر کے کھانے پینے، خرید و فروخت وغیرہ کی ہر بات دوسروں کو بتاتے رہتے ہیں، انہیں بھی اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

یاد رہے کہ اگر کوئی راز کسی مسلمان کو نقصان پہنچانے والا ہو یا کسی کا مال چرانے کے متعلق ہو یا کسی پر ظلم کرنے کے بارے میں ہو تو یہ راز نہیں ہے ایسی بات چھپانے کے بجائے فوراً امی ابو یا کسی بڑے کو بتا دینی چاہیے۔

اللہ پاک ہمیں راز کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) ابوداؤد، 4/351، حدیث: 4869 (2) مراٰۃ المناجیح، 6/630 (3) مسلم، ص1035، حدیث: 6378۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

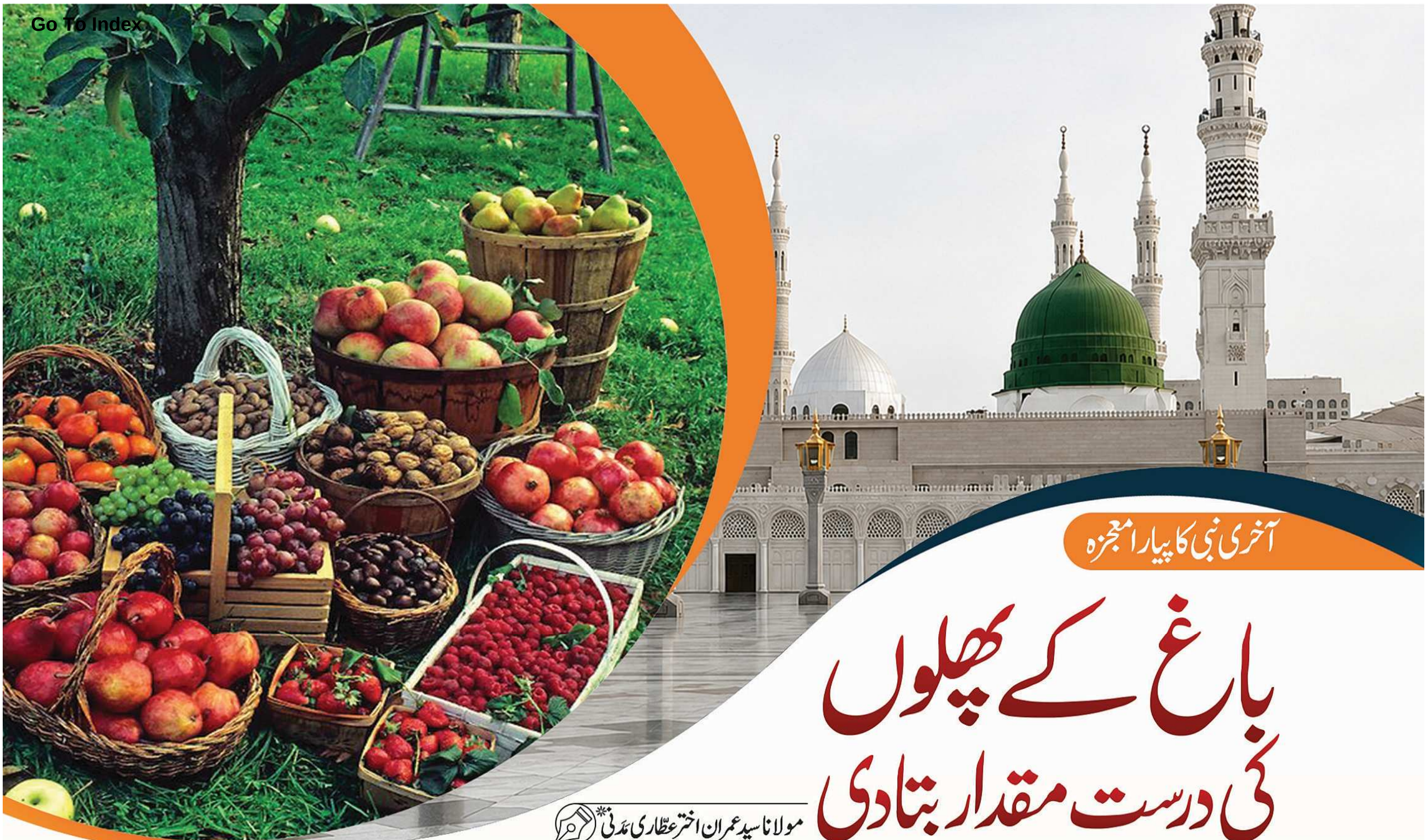

باغ کے پھلوں کی درست مقدار بتادی

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

اللہ پاک نے اپنے آخری نبی، حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بے شمار معجزات عطا فرمائے۔ ان معجزات کے ذریعے ایک طرف تو لوگوں کو آپ کی رسالت پر یقینِ قلبی حاصل ہوتا اور دوسری طرف اہلِ ایمان کے ایمان کو تقویت نصیب ہوتی۔ آیئے! آج ہم حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک ایسے ہی پیارے معجزے کے بارے میں پڑھتے ہیں۔

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ غزوۂ تبوک کے سال نکلے۔ جب ہم وادی القریٰ پہنچے تو وہاں ایک عورت اپنے باغ میں تھی۔ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: اس باغ کی پیداوار کا اندازہ لگاؤ۔ چنانچہ صحابہ نے کچھ نہ کچھ اندازہ لگایا اور رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی اندازہ لگایا کہ اس کی پیداوار دس وسق ہوگی۔ پھر آپ نے اس عورت سے فرمایا: اِن شآءَ اللہ! میں واپس آؤں گا جب تک تم اس باغ سے حاصل ہونے والی پیداوار کا حساب محفوظ رکھنا (یعنی پھل توڑ کر تول لینا وزن یاد رکھنا)۔ پھر ہم آگے روانہ ہوئے یہاں تک کہ تبوک پہنچ گئے۔ پھر (تبوک سے فارغ ہو کر) آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم واپس روانہ ہوئے، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ جب دوبارہ وادی القریٰ پہنچے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس عورت سے فرمایا: تمہارے باغ کی پیداوار کتنی ہوئی؟ اس نے بالکل وہی دس وسق[1] کی مقدار بتائی جس کا رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اندازہ بیان فرمایا تھا۔[2]

یقیناً یہ حضور کا معجزہ ہے کہ حضور انور کا اندازہ ایسا درست تھا کہ اس میں ایک تولہ کا بھی فرق نہ ہوا یہ محض اندازہ نہ تھا ورنہ کچھ فرق ہوتا بلکہ یہ حضور انور کا علمِ غیب تھا۔

- مسلمان کو چاہیے کہ اپنے ہر کام میں سچائی کو اختیار کرے۔
- آئندہ کسی کام کا ارادہ کرتے وقت "اِن شآءَ اللہ" کہنا چاہیے، کیونکہ ہر کام اللہ پاک کی مشیت سے ہی پورا ہوتا ہے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

اپنے مالی اور کاروباری معاملات کا حساب کتاب محفوظ رکھنا چاہیے تاکہ بعد میں کسی اختلاف یا پریشانی کا سامنا نہ ہو اور زکوٰۃ وغیرہ کا حساب لگانے میں مفید ہو۔

سفر، مصروفیت یا ذمہ داریوں کے باوجود اپنی بات کو پورا کرنا چاہیے۔

انسان کو چاہیے کہ جو بات کہے یا وعدہ کرے اسے یاد رکھے اور موقع آنے پر اس کی طرف ضرور توجہ دے۔

اپنے ماتحتوں کی ذہنی صلاحیتوں، تجربوں اور پوشیدہ مہارتوں کو وقتاً فوقتاً مختلف زاویوں سے پرکھنا چاہیے تاکہ ضرورت پڑنے پر ان سے صلاحیتوں کے مطابق کام لیا جاسکے یا ان کی کارکردگی پر بھروسا کیا جاسکے۔

چھوٹے یا معمولی نظر آنے والے معاملات بھی اہم ہوتے ہیں، اس لیے ان میں بھی ذمہ داری اور احتیاط کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

دوسروں کے معاملات میں دلچسپی لینے کا مقصد ان کی خیر خواہی اور رہنمائی ہونی چاہیے، نہ کہ بے جا تجسس۔

دوسروں کے معاملات میں صرف اسی صورت میں دلچسپی لینی چاہیے جبکہ اسے برا نہ لگے۔

اپنی بات کی صداقت یا صحیح مقصد سے اپنی مہارت و کمال دوسروں پر ظاہر کرنا معیوب نہیں۔

بڑوں کو چاہیے کہ وہ ضروری چیزوں کا حساب کتاب رکھیں اور اپنی کہی باتوں اور معاہدوں کو پورا کریں تاکہ چھوٹے ان کے رویوں سے اچھی چیزیں سیکھیں۔

---

(1) وسق غلے یا پھل کی پیمائش کی ایک قدیم اکائی ہے۔ ایک وسق 60 صاع کا ہوتا ہے اور صاع تقریباً ساڑھے چار سیر کا یعنی 4 کلو سے 160 گرام کم۔ (2) دیکھیے: مسند امام احمد، 39/16، حدیث: 23604۔

جملے تلاش کیجیے! پیارے بچو! نیچے لکھے جملوں کو مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجیے اور قرعہ اندازی میں حصہ لیجیے۔

1 راز کی حفاظت کرنا بہت اچھی عادت ہے 2 نبوت کے جھوٹے دعویدار کا قصہ تمام ہوا 3 غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ غریبوں کا بہت زیادہ خیال رکھتے 4 کسی کام کا ارادہ کرتے وقت "اِن شآءَ اللہ" کہنا چاہیے 5 ختمِ نبوت کے دشمنوں کے خلاف سب سے پہلے جہاد کرنے والے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے۔

◂ کوپن کی دوسری جانب تمام معلومات اور جوابات لکھیے اور صاف ستھری تصویر بنا کر اس واٹس اپ نمبر 923103330935+ پر بھیج دیجیے۔ ◂ 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی "مجلس تقسیم رسائل" کے تعاون سے مدنی چیک پیش کیے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

(اس چیک کے ذریعے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے فری کتابیں یا ماہنامے خرید سکتے ہیں)

جواب دیجیے

(ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں، تلاش کیجیے اور قرعہ اندازی میں حصہ لیجیے)

سوال 01: حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی حضرت زید کس جنگ میں شہید ہوئے؟

سوال 02: اس صحابی کا نام بتایئے جو قبول اسلام سے پہلے بھی دم کے ذریعے لوگوں کا علاج کیا کرتے تھے؟

◂ کوپن کی دوسری جانب تمام معلومات اور جوابات لکھیے اور صاف ستھری تصویر بنا کر اس واٹس اپ نمبر 923103330935+ پر بھیج دیجیے۔ ◂ 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی "مجلس تقسیم رسائل" کے تعاون سے مدنی چیک پیش کیے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

(اس چیک کے ذریعے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے فری کتابیں یا ماہنامے خرید سکتے ہیں)

Go To Index

حروف ملائیے!

و	ع	ر	ت	ب	ی	ر	غ	پ
ز	ش	چ	ط	ب	م	ن	ق	م
ا	ل	ا	ی	خ	ص	ذ	ر	ک
س	ش	ت	ب	د	م	ح	ح	ل
د	ن	ا	ق	ر	ف	و	س	ذ
ف	س	ب	ن	ا	ہ	ر	ن	ژ
گ	ب	خ	ث	و	غ	ڈ	ص	ث
ھ	ت	غ	ؤ	آ	ۃ	ٹ	ڑ	ظ

پیارے بچو! ماہِ ربیع الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس مہینے کو حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ سے خصوصی نسبت حاصل ہے۔ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ غریبوں کا بہت زیادہ خیال رکھتے اور بھوکوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا: میرے نزدیک بُھوکوں کو کھانا کھلانا اور لوگوں سے حُسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آنا بہت زیادہ فضیلت والے اعمال ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا، اگر صُبح کو میرے پاس ہزار دِینار (یعنی سونے کے سکے) آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے کہ غریبوں اور مُحتاجوں میں تقسیم کر دوں اور بُھوکے لوگوں کو کھانا کھلا دوں۔ (دیکھئے: قلائد الجواہر، ص8) یہ عمل ہمیں بھی اپنانا چاہیے۔ اللہ پاک ہمیں غریبوں کی خیر خواہی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حُروف ملا کر پانچ الفاظ تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ "حمد" تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ تلاش کیے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: 1 نسبت 2 حسن 3 غوث 4 خیال 5 غریب۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لیے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 ستمبر 2026ء)

نام مع ولدیت:..................... عمر:...... مکمل پتا:..

موبائل/واٹس ایپ نمبر:.......................... (1) مضمون کا نام:.......................... صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:.................... صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:.......................... صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:.................... صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:.......................... صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان نومبر 2026ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھیے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 ستمبر 2026ء)

جواب 1:.. جواب 2:..

نام:.................... ولدیت:.................... موبائل / واٹس ایپ نمبر:....................

مکمل پتا:..

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان نومبر 2026ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

مکار بڈھا

مولانا حیدر علی مَدَنی*

بریک کے بعد پہلا پیریڈ شروع ہو چکا تھا لیکن سر سجاد ابھی تک کلاس میں نہیں آئے تھے، بچے سبق دہرائی کے بعد اب باتیں شروع کر چکے تھے تو کلاس مانیٹر معاویہ نے اسید رضا کو کلاس روم میں بچوں کی نگرانی کے لیے کھڑا کیا اور خود سر سجاد کو دیکھنے چلے گئے۔ اسٹاف روم کا دروازہ کھٹکھٹا کر اندر داخل ہوئے تو سارا روم خالی تھا بس سر بلال میز کے کنارے پہ رکھی کرسی پر بیٹھے کسی کتاب کے مطالعے میں مگن تھے۔

السلام علیکم! سر، آپ نے سجاد صاحب کو دیکھا ہے؟ معاویہ نے سر بلال سے پوچھا لیکن شاید سر کو سنائی نہیں دیا، معاویہ نے مزید آگے جا کر تھوڑی اونچی آواز سے دوبارہ پوچھا، لیکن کوئی جواب نہیں، پھر تیسری بار اونچے سے سر کہنے پر سر بلال نے گھوم کر دیکھا، سر معاویہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے تو معاویہ کو سمجھ آگئی کہ سر کو میرا سوال نہیں سنائی دیا تھا، تو انہوں نے پھر سے پوچھا: سر سجاد آج نہیں آئے؟

سر بلال: نہیں شاید، آپ ڈسپلن آفیسر سے پوچھ لیں بیٹا، وہ گیلری میں ہوں گے، اتنا کہہ کر سر دوبارہ کتاب پڑھنے لگے۔

ڈسپلن آفیسر نے بتایا کہ سر سجاد آج چھٹی پر ہیں، آپ کلاس میں چلیں میں کسی اور استاد صاحب کو آپ کی کلاس میں بھیجتا ہوں۔ معاویہ کلاس میں آکر بیٹھے ہی تھے کہ پیچھے پیچھے سر بلال چلے آئے۔

سلام اور حال احوال کے بعد سر بلال نے سبق کا پوچھا تو سبھی بچے بلند آواز سے کہنے لگے کہ سر آج اسلامی واقعہ سنا دیں۔

بچوں کی بات سن کر سر بلال کرسی پر بیٹھ گئے تو معاویہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: سر ایسا کریں آج جو کتاب آپ پڑھ رہے تھے اسی میں سے کوئی بات سنا دیں، جتنی توجہ سے آپ وہ پڑھ رہے تھے یقیناً بڑی دلچسپ کتاب ہو گی۔

سر بلال یہ سن کر کچھ سوچنے لگے اور پھر بولے: دراصل میں آج کل ان مسلمانوں کی تاریخ پڑھ رہا ہوں جنہوں نے شروع سے آج تک ختمِ نبوت کے نام پر اپنی جانیں قربان کی ہیں۔ آپ کو پتا ہے مسلمانوں میں سے سب سے پہلے کس نے ختمِ نبوت کے دشمنوں کے خلاف جہاد کیا تھا؟

سر بلال کے سوال پر ساری کلاس خاموش رہی تو سر خود ہی

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

بتانے لگے: ختمِ نبوت کے دشمنوں کے خلاف سب سے پہلے جہاد کرنے والے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے۔ چلیں پھر شروع سے شروع کرتے ہیں، 10 ہجری کو بنی حنیفہ قبیلے کا ایک وفد (Delegation) نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، ایک شخص مسیلمہ کذاب کے سوا سارے وفد نے اسلام قبول کرلیا، وہ شخص بوڑھا ہو چکا تھا لیکن بہت مکار اور چالاک تھا، اس نے اسلام قبول کرنے کے لیے عجیب وغریب شرط پیش کی۔

ہیں؟؟؟ اسلام کے لیے کوئی شرط کیسے رکھ سکتا ہے؟ اسید رضا نے کہا

سر بلال: یہی تو اس شخص کی بے وقوفی تھی، کہنے لگا: اگر محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم اپنے بعد خلافت مجھے عطا فرمادیں تو میں ان کی اتباع کروں گا اور ایمان قبول کرلوں گا۔یعنی حضور کے بعد میں مسلمانوں کا امیر (leader) بن جاؤں۔ تب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے ہاتھ مبارک میں کھجور کی شاخ تھی، اس کی فرمائش سن کر آپ نے فرمایا: اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا بھی مانگے تو نہ دوں۔(یعنی خلافت تو بہت دور کی بات ہے۔)

یہ سن کر وہ شخص خاموشی سے واپس چلا گیا لیکن اپنے علاقے میں پہنچ کر اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کردیا، شروع میں تو بہت کم لوگ اس کے ساتھ تھے لیکن جیسے ہی نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم دنیا سے تشریف لے گئے، اس کے دھوکے کی دکان چل پڑی، دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے لوگ اس کے دھوکے میں آگئے اور اس کے ساتھ مل گئے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے پہلے خلیفہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس جھوٹے شخص کو سبق سکھانے کے لیے ایک فوجی لشکر روانہ کیا جس کے کمانڈر سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ تھے، لیکن دشمن چونکہ ایک لاکھ کی فوج لے کر آیا تھا، اس لیے اس کا پلّہ بہت بھاری تھا، سخت مقابلہ ہوا لیکن جنگ کا فیصلہ نہ ہوسکا، پیچھے مسلمانوں کی مدد کیلیے ایک اور لشکر آپہنچا لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا، آخرکار اللہ کی تلوار، مسلمانوں کے عظیم جرنیل صحابی حضرت خالد بن ولید اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کو پہنچے، بڑی سخت جنگ ہوئی، کہاں ایک لاکھ کا لشکر اور کہاں چند ہزار مسلمان، لیکن مسلمانوں نے عظیم مقصد یعنی عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت کی خاطر جانوں کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے بے جگری سے دشمن کا مقابلہ کیا، 1200 سے زائد صحابۂ کرام شہید ہوئے اور بالآخر نبوت کا جھوٹا دعویدار مسیلمہ کذّاب، ایک صحابی حضرت سیدنا وحشی کے نیزے سے مر کر جہنم میں پہنچ گیا اور یوں نبوت کے جھوٹے دعویدار کا قصہ تمام ہوا۔

کامران: سر اس جنگ میں کون سے صحابہ شہید ہوئے تھے؟

سر بلال: جی بیٹا یہ تو ایسی خطرناک جنگ تھی کہ جس میں بڑے بڑے مرتبے (Status) والے صحابۂ کرام نے شہادت حاصل کی، سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی حضرت زید بن خطاب بھی ان میں شامل تھے۔ اور پتا ہے اس جنگ میں بہت سے ایسے صحابۂ کرام جنہوں نے خود نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے زمانے میں قرآنِ پاک حفظ کیا تھا وہ بھی شہید ہوگئے تھے۔ یہ بات کرتے ہوئے سر بلال کی آواز آہستہ ہو چکی تھی، یوں لگ رہا تھا وہ بڑی مشکل سے خود کو رونے سے روک رہے ہیں،

تو بچو آئندہ جب بھی یہ نعرہ لگائیں کہ

محمدِ مصطفٰے — سب سے آخری نبی

احمدِ مجتبٰے — سب سے آخری نبی

تو یاد رکھنا اس نظریے کی خاطر مسلمانوں نے اپنی جانیں تک قربان کردی تھیں لہٰذا مرتے دم تک ہم بھی اسی نظریے پر قائم رہیں گے۔

بیٹیوں کی تربیت

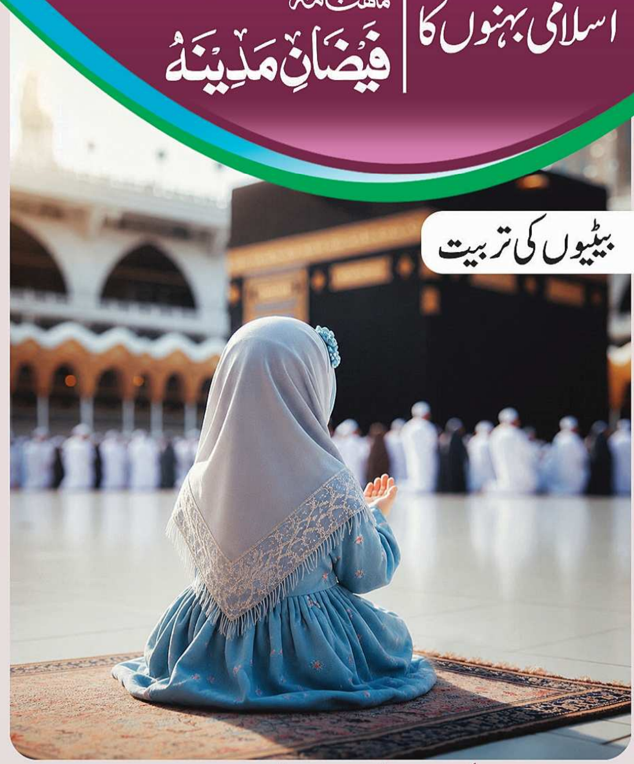

بیٹیوں کو توکل علی اللہ کی تربیت دیں

اُمِّ میلاد عطاریہ*

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں آزمائش کے لیے بھیجا ہے اور ہر حال میں اپنی ذات پر بھروسا کرنے کی تعلیم دی ہے۔ قرآنِ کریم میں بار بار اہلِ ایمان کو توکل کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ(۱۲۲)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے۔[1] ایک اور مقام پر فرمایا: ﴿وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔[2] والدین خصوصاً ماؤں کی یہ اہم ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کی ایسی تربیت کریں کہ ان کے دل میں اللہ پاک پر کامل اعتماد، اس کی رحمت پر یقین اور ہر حال میں اسی پر بھروسا کرنے کا جذبہ پیدا ہو، کیونکہ یہی ایمان کی مضبوطی اور زندگی کے سکون کا اصل راز ہے۔

آج کے دور میں والدین اپنی بیٹیوں کو اعلیٰ دنیاوی تعلیم، جدید ہنر، اچھی ملازمت اور روشن مستقبل دینے کے لیے تو بہت فکر مند نظر آتے ہیں، لیکن یہ فکر نسبتاً کم دکھائی دیتی ہے کہ ہماری بیٹی اللہ تعالیٰ پر کتنا اعتماد رکھتی ہے؟ وہ مشکلات کے وقت کس کی جانب توجہ کرتی ہے؟ اس کا دل اسباب پر زیادہ بھروسا کرتا ہے یا اسباب پیدا کرنے والے رب پر؟ اگر صحیح تربیت کی وجہ سے بیٹی کے دل میں توکل پیدا ہو جائے تو وہ کامیابی پر غرور نہیں کرے گی اور ناکامی پر مایوس بھی نہیں ہوگی بلکہ ہر حال میں اپنے رب کے فیصلے پر راضی رہنے کی کوشش کرتی رہے گی۔

بیٹیوں میں توکل کی تربیت کا آغاز بچپن ہی سے ہونا چاہیے۔ سب سے پہلے والدین خود اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرنے والے ہوں، کیونکہ بچے نصیحت سے زیادہ والدین کے کردار سے سیکھتے ہیں۔ اگر گھر میں کسی بیماری، مالی پریشانی یا کسی اور آزمائش کے وقت والدین بے صبری اور شکوہ کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، صبر اختیار کریں اور بچوں کے سامنے یہ کہیں کہ "اللہ تعالیٰ ہمارے لیے بہتر فیصلہ فرمائے گا" تو اس طرح کے الفاظ اور رویہ بیٹیوں کے دل میں اللہ پاک پر اعتماد پیدا کرے گا۔

بیٹیوں کو یہ بھی سمجھایا جائے کہ توکل کا مطلب ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانا نہیں بلکہ جائز اسباب اختیار کرنے کے بعد نتیجہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا ہے۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر تم اللہ پر ایسا بھروسا کرو جیسا اس پر بھروسا کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اسی طرح رزق عطا فرمائے گا جیسے پرندوں کو دیتا ہے، وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔[3] غور کیجیے کہ پرندے اپنے گھونسلوں میں بیٹھے نہیں رہتے بلکہ کوشش کرتے ہیں اور اپنے رب پر اعتماد بھی رکھتے ہیں۔ یہی حقیقی توکل ہے جس کی تعلیم بیٹیوں کو دی جانی چاہیے۔

بیٹیوں کے دل میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحمت کا یقین پیدا کرنے کے لیے قرآنِ کریم کے ایمان افروز واقعات سنائے جائیں۔ انہیں بتایا جائے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے اپنے رب پر بھروسا رکھا، اللہ تعالیٰ نے آگ کو ان کے لیے ٹھنڈا اور سلامتی والا بنا دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام جب دریا کے کنارے پہنچے اور پیچھے فرعون کا لشکر تھا تو آپ نے فرمایا: ﴿كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ(۶۲)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

Go To Index

میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے اب راہ دیتا ہے۔[4] اللہ تعالیٰ نے دریا میں راستہ بنا دیا۔ اسی طرح حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی کفالت اور رزق کے واقعات بیٹیوں کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔

بیٹیوں کو دعا کی عادت ڈالنا بھی توکل کی بہترین تربیت ہے، کیونکہ دعا بندے کی طرف سے اللہ پاک پر اعتماد کا عملی اظہار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔[5] بچیوں کو سکھایا جائے کہ ہر کام سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، امتحان سے پہلے، سفر سے پہلے، بیماری کے وقت اور ہر ضرورت میں سب سے پہلے اپنے رب کی طرف رجوع کریں۔ جب ان کی زندگی کا ہر مرحلہ دعا سے وابستہ ہوگا تو ان کا توکل بھی مضبوط ہوتا جائے گا۔

بیٹیوں کو یہ بھی سکھایا جائے کہ مشکلات زندگی کا حصہ ہیں اور مومن کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: حقوقِ الٰہی کی حفاظت کرو، اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، جب مانگو تو اللہ ہی سے مانگو اور جب مدد چاہو تو اللہ ہی سے مدد چاہو۔[6] یہ حدیث بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کا بہترین اصول ہے، کیونکہ اس سے دل صرف اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے۔

بیٹیوں میں توکل پیدا کرنے کے لیے دینی مطالعہ بھی بہت ضروری ہے۔ انہیں قرآنِ کریم کا ترجمہ و تفسیر، انبیائے کرام علیہم السّلام کے واقعات، سیرتِ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور بزرگانِ دین کے حالات پر مشتمل کتابیں پڑھنے کی ترغیب دی جائے۔ بالخصوص مکتبۃ المدینہ کی ایسی کتابیں جن میں ایمان، دعا، صبر، شکر اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد کے مضامین آسان انداز میں بیان کیے گئے ہوں ان کا مطالعہ کروایا جائے۔ ماؤں کو چاہیے کہ خود بھی دینی کتابوں کا مطالعہ کریں تاکہ بیٹیاں ان کے نقشِ قدم پر چلیں۔

اسی طرح مدنی چینل پر نشر ہونے والے اصلاحی پروگراموں خصوصاً "مدنی مذاکرہ" سے بیٹیوں کا تعلق قائم کیا جائے۔ ان پروگراموں میں قرآن وحدیث کی روشنی میں توکل، صبر، دعا، شکر، حسنِ اخلاق اور اسلامی طرزِ زندگی کی نہایت آسان انداز میں راہنمائی کی جاتی ہے۔ اگر گھر کے تمام افراد مل کر ایسے پروگرام دیکھیں اور ان میں بیان ہونے والی باتوں پر گفتگو بھی کریں تو بیٹیوں کی دینی اور روحانی تربیت میں بہت مدد ملے گی۔

گھر کے ماحول کو بھی ایسا بنایا جائے جہاں ہر نعمت پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہا جائے، ہر جائز و نیک کام سے پہلے "بسم اللہ" پڑھی جائے، ہر مشکل میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے اور ہر معاملے میں دعا کا اہتمام ہو۔ بیٹی جب اپنی ماں کو ہر خوشی اور غم میں اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے دیکھے گی تو اس کے دل میں بھی یہی یقین پیدا ہوگا کہ اصل سہارا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

یاد رکھیں! بیٹیوں کی بہترین تربیت صرف انہیں دنیاوی کامیابی دلانا نہیں بلکہ انہیں ایسا مضبوط ایمان عطا کرنا ہے کہ زندگی کی ہر خوشی اور ہر آزمائش میں ان کا دل اپنے رب سے وابستہ رہے۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ میری امت میں ستر ہزار ایسے خوش نصیب لوگ ہوں گے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، ان کی صفات میں یہ بھی ہے کہ وہ اپنے رب پر کامل بھروسا کرتے ہیں۔[7] یہ فضیلت اس بات کی دلیل ہے کہ توکل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ(۱۵۹)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔[8] اس لیے والدین، خصوصاً ماؤں کو چاہیے کہ وہ اپنی بیٹیوں کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی قدرت پر یقین، دعا کا ذوق، صبر و شکر کی عادت اور توکل علی اللہ کی عظیم دولت پیدا کریں، انہیں قرآن و سنت سے وابستہ کریں، دینی مطالعے کی ترغیب دیں، مدنی چینل اور مدنی مذاکرہ سے جوڑیں اور ایسا دینی ماحول فراہم کریں جہاں ہر معاملے میں اعتماد صرف اللہ پاک کی ذات پر ہو۔ یہی تربیت بیٹیوں کو مضبوط ایمان، پُرسکون زندگی اور دنیا و آخرت کی حقیقی کامیابی عطا کرے گی۔

---

(1) پ4، اٰل عمران:122 (2) پ28، الطلاق:3 (3) ابن ماجہ، 4/452، حدیث: 4164 (4) پ19، الشعرآء: 62 (5) پ24، المؤمن: 60 (6) دیکھیے: ترمذی، 4/231، حدیث:2524 (7) بخاری، 4/23، حدیث:5704 (8) پ4، اٰل عمران: 159۔

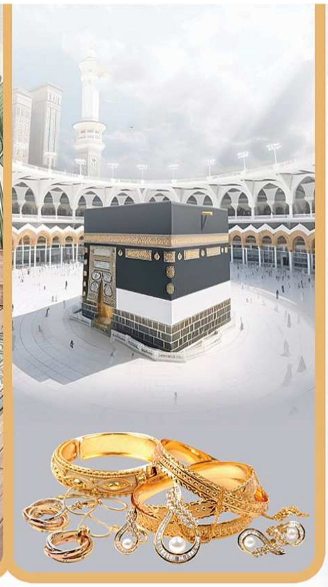

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی فضیل رضا عطاری*

1 عورت کا حالتِ احرام میں زیورات پہننا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا اسلامی بہن احرام کی حالت میں زیورات پہن سکتی ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اسلامی بہن احرام کی حالت میں زیورات پہن سکتی ہے کہ عورت کا حالتِ احرام میں زیورات پہننا ناجائز و گناہ نہیں البتہ بچنا بہتر ہے کیونکہ زیورات، زینت میں داخل ہیں اور حالتِ احرام میں زینت مکروہِ تنزیہی ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

2 نماز میں بلاعذر قیام چھوڑنے کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض عورتوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ چار رکعت فرض نماز میں صرف پہلی دو رکعتیں کھڑے ہو کر ادا کرتی ہیں جبکہ آخری دو رکعتوں میں کھڑی نہیں ہوتیں، بیٹھے بیٹھے ہی ادا کرتی ہیں حالانکہ انہیں کوئی عذر بھی نہیں ہوتا، معلوم یہ کرنا ہے کیا نماز میں عورتوں کو کھڑا ہونا لازم نہیں ہے؟ اور اگر لازم ہے تو جو نمازیں اس طرح ادا کرتی ہیں، ان کی نمازوں کا کیا حکم ہوگا؟ برائے کرم رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

چار رکعت فرض نماز کی تمام رکعتوں میں قیام فرض ہے، اگر ایک رکعت بھی بلاعذرِ شرعی بیٹھ کر ادا کی تو نماز نہ ہوگی اور اس مسئلہ میں مردوں کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ عورتوں پر بھی مردوں کی طرح فرض نماز میں قیام فرض ہے، علمِ دین سے دوری کی وجہ سے کچھ خواتین اس طرح کرتی ہیں مگر ان کا یہ عمل شرعی اعتبار سے ہرگز درست نہیں، ان پر لازم ہے کہ مکمل چار رکعت قیام کے ساتھ ادا کریں، بلاعذرِ شرعی قیام ترک نہ کریں اور جتنی نمازیں اس طرح بلاعذرِ شرعی بیٹھ کر ادا کیں یا کسی ایک رکعت میں بھی قیام چھوڑا، وہ تمام نمازیں فرض چھوڑنے کی وجہ سے ادا نہیں ہوئیں، ان پر فرض ہے کہ ان نمازوں کو دوبارہ پڑھیں اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ بھی کریں۔

نوٹ: فرض، واجب اور فجر کی سنتوں کی تمام رکعتوں میں قیام فرض ہے، اس کے علاوہ سنن و نوافل میں قیام فرض نہیں، لہٰذا ان نمازوں کو اگر کوئی مرد یا عورت بلاعذر بھی بیٹھ کر پڑھے تو نماز بلا کراہت ہوجائے گی اور لوٹانے کی بھی حاجت نہیں۔ البتہ قیام پر قدرت ہونے کی صورت میں قیام کے ساتھ ادا کرنا افضل و باعثِ تکمیلِ ثواب ہے۔

تنبیہ! سنتِ مؤکدہ نماز کی ایک قسم تراویح کی نماز ہے کہ یہ بھی سنتِ مؤکدہ ہے اور اسے بلاعذر بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے، کچھ علماء کے نزدیک سنتِ فجر کی طرح اسے بلاعذر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے مگر صحیح یہی ہے کہ تراویح کی نماز بلاعذر بھی بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں البتہ اسے بیٹھ کر پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

Go To Index

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا حسین علاؤالدین عطّاری مَدَنی*

کراچی میں ایگریکلچر اینڈ لائیو اسٹاک سے وابستہ عاشقانِ رسول کا سنتوں بھرا اجتماع

شعبہ رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو اسٹاک ڈیپارٹمنٹ (دعوتِ اسلامی) کے زیرِ اہتمام 4 اور 5 جولائی 2026ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں دو دن کا سنتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں ملک بھر سے لائیو اسٹاک، پولٹری، کیٹل فارمنگ اور زراعت سے وابستہ عاشقانِ رسول اور شعبہ جات کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ شرکائے اجتماع نے امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے مدنی مذاکرے میں خصوصی شرکت کی اور علمی و تربیتی راہنمائی حاصل کی۔ دورانِ اجتماع نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری نے ”رزقِ حلال کی برکت“ کے موضوع پر بیان کیا۔ انہوں نے والدین پر زور دیا کہ وہ بچوں کو ہنر سکھانے کے ساتھ ساتھ صرف حلال کمانے اور جھوٹ، دھوکے اور ملاوٹ سے بچنے کی ذہن سازی کریں۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری نے واضح کیا کہ اسلام مالدار بننے سے نہیں روکتا، بشرطیکہ مال حلال طریقے سے کمایا جائے اور انسان حقوق العباد کی پامالی اور تکبر سے بچے۔ اس دو روزہ تربیتی سیشن میں رکنِ شوریٰ قاری سلیم عطاری سمیت دعوتِ اسلامی کے مبلغین نے بھی شرکا کی تنظیمی و اخلاقی راہنمائی کی۔

انگلینڈ کے اجتماع میں نگرانِ شوریٰ کا بیان

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 7 جولائی 2026ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سلاؤ (Slough) انگلینڈ میں سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں بزنس کمیونٹی، مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے عاشقانِ رسول، اراکینِ شوریٰ حاجی محمد رفیع عطاری اور حاجی محمد خالد عطاری، نگرانِ یوکے مشاورت، اور یورپی ممالک فرانس، اٹلی وغیرہ کے ذمہ داران و مبلغین شریک ہوئے۔ نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری مدَّ ظلُّہ العالی نے ”نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے“ کے موضوع پر بیان فرمایا۔ انہوں نے برائی پر خاموش رہنے کے اُخروی نقصان سے ڈراتے ہوئے تاکید کی کہ دوسروں کو برائی سے روکنے کے لیے ہمیشہ نرمی، عاجزی اور پیار و محبت کا طریقہ اختیار کریں۔ دورانِ اجتماع رکنِ شوریٰ حاجی محمد خالد عطاری نے شرکا کو دینِ متین کی خدمت اور دعوتِ اسلامی کے تنظیمی کاموں میں عملی حصہ لینے کی ترغیب دی۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

ماریشس میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام عظیم الشان سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد

افریقی ملک ماریشس (Mauritius) کے علاقے کاسٹیلینا (Castellina) کے Hall Quartier میں دعوتِ اسلامی کے تحت ایک عظیم الشان سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں علاقے بھر سے بزنس کمیونٹی اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے عاشقانِ رسول نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس اجتماع میں جامعۃ المدینہ و مدرسۃ المدینہ کے اساتذۂ کرام اور دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران بھی موجود تھے۔ اجتماع کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد نعت خواں اسلامی بھائیوں نے بارگاہِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں عقیدت کے پھول نچھاور کیے جس کے بعد رکنِ شوریٰ حاجی عبد الحبیب عطاری نے بھی کلام پیش کیا۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری نے "برکت کس چیز کا نام ہے؟" کے موضوع پر نہایت اصلاحی اور فکر انگیز بیان کیا۔ دورانِ بیان انہوں نے نشہ آور اشیاء اور دیگر معاشرتی برائیوں کے نقصانات پر روشنی ڈالی اور ان سے بچنے کا ذہن دیا۔ بیان میں شرکا کو کثرت سے توبہ و استغفار کرنے اور بری صحبتوں سے دور رہنے کی ترغیب دی گئی جبکہ قبر اور آخرت کی دائمی کامیابی کے لیے تیاری کرنے کا ذہن دیا۔

چٹاگانگ کے سیلاب متأثرین میں فلاحی خدمات رکنِ شوریٰ نے امدادی کاموں کا جائزہ لیا

چٹاگانگ بنگلہ دیش کے Banshkhali Upazila میں حالیہ مسلسل بارشوں اور سیلابی صورتِ حال کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی کے شعبہ FGRF نے دُکھی انسانیت کی خدمت کے لیے چٹاگانگ کے مختلف مقامات پر پکا ہوا کھانا، راشن اور دیگر ضروری اشیاء کے بیگز تیار کر کے متأثرین میں تقسیم کیے۔ رکنِ شوریٰ عبد المبین عطاری نے متأثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ انہوں نے امدادی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور FGRF کے رضاکاروں (Volunteers) اور مبلغینِ دعوتِ اسلامی سے ملاقات کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی اور کام کو مزید منظم کرنے کی راہنمائی فرمائی۔ رکنِ شوریٰ نے خود سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کر کے مقامی لوگوں سے ملاقاتیں کیں اور ان میں راشن بیگز اور پکا ہوا کھانا تقسیم کیا۔

رکنِ شوریٰ حاجی اسد عطاری کی ترکی میں مشائخِ عظام اور علمائے کرام سے ملاقاتیں

ماہِ جولائی 2026ء کے مختلف دنوں میں دعوتِ اسلامی کے رکنِ شوریٰ مولانا حاجی محمد اسد عطاری مدنی نے اپنے دورۂ ترکی (Turkey) کے دوران شہر غازی انتیب (Gaziantep) کے مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ اس دورے میں ان کے ہمراہ سب کانٹینینٹ نگران اور دعوتِ اسلامی کے دیگر مبلغین بھی موجود تھے۔ اس دورے کے دوران رکنِ شوریٰ اور ان کے وفد نے مختلف سلاسل سے تعلق رکھنے والے مشائخِ عظام، جید علمائے کرام اور معاشرے کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے عاشقانِ رسول سے خصوصی ملاقاتیں کیں۔ اس کے علاوہ دین کی سربلندی اور فلاحی کاموں کے فروغ کے لیے مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے دوران علمائے کرام اور مشائخِ عظام نے دعوتِ اسلامی کی خدمات کو سراہتے ہوئے اسے عصرِ حاضر کی اہم ضرورت قرار دیا۔ انہوں نے دعوتِ اسلامی کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور دینی کاموں میں ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کروائی۔

For more updates
news.dawateislami.net

Go To Index

نشتر پارک کراچی میں دعوتِ اسلامی کا عظیم الشان

"استقبالِ ربیع الاول" اجتماع

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا ابو اسید حاجی عبید رضا عطاری مدنی کا جامع ومُدَلَّل بیان اور خصوصی دعا
نمائش چورنگی تک سڑکیں عوام سے بھر گئیں، فضا "سرکار کی آمد مرحبا" کے نعروں سے گونج اٹھی

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 26 جولائی 2026ء کو استقبالِ ماہِ ربیع الاول شریف کے سلسلے میں عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا۔ اس اجتماع کا انعقاد ایم اے جناح روڈ کراچی پر واقع تاریخی میدان "نشتر پارک" میں کیا گیا۔ اجتماع کا باقاعدہ آغاز قرآن پاک کی نورانی تلاوت سے ہوا جس کے بعد مدنی چینل کے نعت خواں حضرات نے بارگاہِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔ نعت خوانی کے بعد امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کے جانشین و خلیفہ مولانا ابو اسید حاجی عبید رضا عطاری مدنی مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے ربیع الاول شریف کی اہمیت اور فضیلت پر جامع اور مدلل بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ربیع الاول شریف کا مہینا عالمِ اسلام کے لیے عظیم ترین خوشی کا پیغام لاتا ہے، آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ طیبہ پر عمل پیرا ہو کر ہی دنیا و آخرت میں کامیابی ممکن ہے۔ انہوں نے شرکا کو آمدِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی شرعی حدود میں رہ کر منانے اور سنتوں پر عمل کرنے کی ترغیب دی۔ بیان کے فوراً بعد استقبالِ ربیع الاول کی مناسبت سے خصوصی کلام پڑھے گئے جس کے دوران پورا پنڈال اور اطراف کے راستے "سرکار کی آمد! مرحبا" اور "مرحبا یا مصطفیٰ" کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھے جبکہ شرکا نے ہاتھوں میں مدنی پرچم لہرا کر اپنی والہانہ محبت کا اظہار کیا۔ اجتماع میں کراچی اور اطراف کے اضلاع سے ہزاروں کی تعداد میں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ عوامی مجمع اس قدر کثیر تھا کہ نشتر پارک کا وسیع و عریض میدان مکمل طور پر بھر گیا اور جگہ کم پڑ گئی۔ پارک کے اردگرد کی شاہراہیں، مزارِ قائد کا اطراف اور نمائش چورنگی تک کا علاقہ انسانوں کے سمندر میں تبدیل ہو چکا تھا، جہاں دور دور تک عاشقانِ رسول دکھائی دیے۔ اجتماع میں مختلف سیاسی، سماجی، اور شہر کی ممتاز کاروباری شخصیات نے بھی خصوصی شرکت کی۔ اتنے بڑے اجتماع کو منظم رکھنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے رضاکاروں اور ضلعی انتظامیہ نے مثالی انتظامات کر رکھے تھے۔ دور بیٹھے شرکا کے لیے بڑی بڑی ڈیجیٹل ایس ایم ڈی (SMD) اسکرینز نصب کی گئی تھیں تاکہ ہر کوئی اجتماع کے مناظر کا واضح نظارہ کر سکے۔ گاڑیوں کی آمد و رفت کے لیے پارکنگ کا وسیع انتظام تھا جبکہ سیکیورٹی کے حوالے سے سندھ پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں نے فل پروف انتظامات کیے تھے۔ اجتماع کے آخری لمحات میں جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت نے ملکِ پاکستان کی سلامتی، امتِ مسلمہ کے اتحاد اور شرکا کی مغفرت کے لیے خصوصی دعا کروائی۔ اجتماع کا اختتام بارگاہِ رسالت میں صلاۃ و سلام کے نذرانوں اور درود و سلام کے گلدستوں کے ساتھ ہوا۔

Go To Index

ربیعُ الآخر کے چند اہم واقعات

تاریخ/ماہ/سِن	نام/واقعہ	مزید معلومات کے لیے پڑھیے
5 ربیعُ الآخر 953ھ	یومِ عرس: حضرت علّامہ سیّد ابراہیم ایرچی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1439ھ
6 ربیعُ الآخر 1370ھ	یومِ وصال: خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فقیہِ اعظم محمد شریف محدثِ کوٹلوی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1439ھ
11 ربیعُ الآخر 561ھ	یومِ عرس: غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1438 تا 1445ھ اور "غوثِ پاک کے حالات"
17 ربیعُ الآخر 701ھ	یومِ وصال: ولیِ کامل حضرت سیّد محمد شاہ دولہا سبزواری رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1439ھ
18 ربیعُ الآخر 725ھ	یومِ وصال: سلطانُ المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1439ھ
21 ربیعُ الآخر 1252ھ	یومِ وصال: حضرت علّامہ محمد امین ابنِ عابدین شامی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1439ھ
25 ربیعُ الآخر 1046ھ	یومِ وصال: قُطبِ عالَم حضرت سیّد عالَم شاہ بخاری سہروردی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1441ھ
29 ربیعُ الآخر 627ھ	یومِ وصال: صوفی بزرگ حضرت شیخ فرید الدین محمد عطار رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1441ھ
ربیعُ الآخر 4ھ	وِصالِ مبارکہ: اُمُّ المؤمنین حضرت بی بی زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہُ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1438، 1439ھ اور "فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین"
ربیعُ الآخر 6ھ	شہدائے سَریۂ محمد بن مَسْلَمہ: رسولِ کریم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے 10 صحابۂ کرام کو ذُوالقَصّہ کے قبائل کی سرکوبی کے لیے بھیجا اس سریہ میں اکثر صحابہ شہید ہوئے۔	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1442ھ

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کرکے پڑھیے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجیے۔

ربیعُ الآخر کی مناسبت سے قابلِ مطالعہ کتب و رسائل

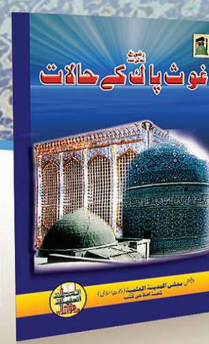

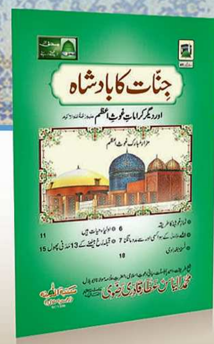

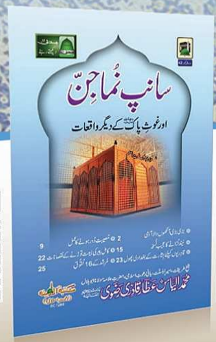

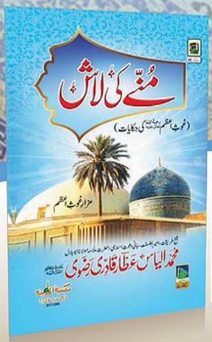

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
September 2026

ماہنامہ فیضانِ مدینہ
ستمبر 2026ء

"دعوتِ اسلامی" کی دینی خدمات میں مسلسل جدوجہد کے 45 سال مکمل ہونے پر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا خصوصی شمارہ

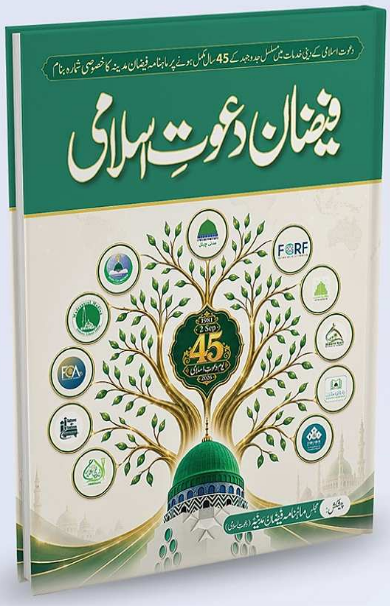

فیضانِ دعوتِ اسلامی

ستمبر 2026ء

اللہ کی نعمت ہے یہ دعوتِ اسلامی

امیرِ اہلِ سنت؛ استقلال و خدمات

امیرِ اہلِ سنت کا 45 سالہ استقلال اور اس کے عالمی نتائج
حالاتِ حاضرہ پر امیرِ اہلِ سنت کی نظر، نظریہ اور فکر
دعوتِ اسلامی والوں کے لیے بعض نصیحتیں

دعوتِ اسلامی؛ امتیازات و خصوصیات

محاسنِ اسلام کی عملی تصویر: دعوتِ اسلامی
اصلاحِ معاشرہ کی تین بنیادیں
دعوتِ اسلامی ہم سب کی

دعوتِ اسلامی؛ عالمگیر دینی خدمات

مبلغینِ دعوتِ اسلامی کے بیرونِ ملک اسفار اور ان کے ثمرات
دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا اجمالی جائزہ
گھر سے معاشرے تک اصلاح کا منظم سفر

دعوتِ اسلامی؛ علمی، تربیتی اور اصلاحی خدمات

امیرِ اہلِ سنت کی مطالعہ بیداری مہم
اولین مدنی قافلہ اور نیکی کی دعوت
"مدنی مذاکرہ": رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے اسوۂ سوال کا فیضان
بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا عصری تعلیمی و فکری ضروریات کے مطابق جائزہ
اسپیشل پرسنز کی دینی و اخلاقی خدمت میں دعوتِ اسلامی کا مؤثر کردار
محاسبۂ نفس اور نیک اعمال
مرحومین کے حقوق اور دعوتِ اسلامی کی خدمات

یہ شمارہ یکم ستمبر کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے مفت ڈاؤنلوڈ کیجیے۔

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔
بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037
اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net
978-969-722-952-9
01130353